بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا

الحمد للہ کہ یہ فیوض و سعادات بخش مل بر شرح مضامین کتاب مائۃ عامل المسمّٰی بنام

البشیر الکامل

فی حل

شرح مائۃ عامل

تالیف

فقیر سید غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی اندر کوٹ میرٹھ

مع اضافۃ المفیدۃ

۱ اشعار مفیدہ در علوم عدیدہ

علم نحو و صرف

۲ صاحب مأۃ عامل۔

۳ مفصل حالات علم النحو۔

۴ علم النحو۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

انا ارسلناك بالحق بشيرًا ونذيرًا

الحمد للہ کہ یہ نسخہ مستطاب مشتمل بر شرح مضامین کتاب نحوی الموسومی بنام

البشیر الکامل

عجل اللہ

شرح مائۃ عامل

تالیف

فقیر سیّد غلام جیلانی صدر المدرّسین مدرسہ اسلامی عربی اندرکوٹ میرٹھ

مع اضافۃ المفیدۃ

1. اشعار مفیدہ در علوم عدیدہ
2. صاحب مائۃ عامل ۔ علم نحو و صرف ۔
3. مفصّل حالات علم النحو ۔
4. علم النحو ۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

صاحبِ مائۃ عامل

تعارف

عبد القاہر نام، ابو بکر کنیت، والد کا نام عبد الرحمٰن ہے۔ جرجان کے باشندے ہیں جو طبرستان کا مشہور ضلع ہے۔ اکابر نحاۃ میں سے ہیں۔ علوم عربیہ میں آپ کی شخصیت مسلم ہے۔ معانی و بیان کے امام مانے جاتے ہیں۔ آپ کی نظر وسیع و فکر صحیح و قلم بخیح سے علمِ معانی کی جو خدمت منتہی الغایات واقصی النہایات بہم پہنچی ہے اس کا عشر عشیر بھی کوئی نہ کر پایا۔ انواع مجاز کے درمیان فرق قائم کرنا۔ بعض کو مرسل اور بعض کو استعارہ قرار دینا، انواعِ متشابہہ کے درمیان تمیز کرنا، مسائل ملتبسہ کو متمیز بالحدود کرنا اسی امام عالی مقام کی سعی بلیغ اور کامل جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ آپ کی تحقیقات غامضہ اور آپ کے زریں اقوال علماء بلاغہ کے لئے آج تک مشعلِ راہ بنے ہوئے ہیں۔ آپ کی بے پایاں خدمات کی بناء پر علماء بلاغہ نے آپ کو واضع علمِ بیان کے خطاب سے یاد کیا ہے۔

تحصیل علم

زمرۂ متقدمین کے ائمہ و شیوخ کا عام شیوہ تھا کہ وہ تحصیلِ علم کی خاطر صحرانوردی اور بادیہ پیمائی کرتے اور مختلف ملکوں کا سفر اختیار کر کے سینکڑوں اساتذہ سے اپنی علمی پیاس بجھاتے تھے۔ مگر شیخ عبد القاہر نے ابو علی فارسی کے خواہر زادہ کے علاوہ نہ کسی اور سے علم حاصل کیا اور نہ شہر جرجان سے باہر قدم نکالا۔ انہیں سے آپ کی تحصیل کا آغاز ہے اور انہیں سے فاتحہ فراغ۔ اس کے باوجود آپ آسمانِ علم و فضل پر مہر تاباں بن کر نمودار ہوئے اور علوم عربیہ نحو، معانی، بیان، بدیع وغیرہ میں وہ شہرت حاصل کی کہ آج تک آپ کا نام روشن ہے۔ طاش کبریٰ زادہ آپ کی توصیف میں رقمطراز ہیں کہ عربی دانی اور فصاحت و بلاغت کے بڑے اماموں میں تھے اور مسلک کے لحاظ سے شافعی اور اشعری تھے۔" احمد بن عبد اللہ الضریر المہابازی صاحب "شرح اللمع" اور ابو المظفر محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن اسحاق الابیوردی صاحب "المختلف والمؤتلف" وغیرہ آپ کے تلامذہ میں داخل ہیں۔ ومن شعرہ رحمہ اللہ ؎

کبر علی العلم یا خلیلی، ومل الی الجہل میل ہائم ❊ وعش حمار التعش سعیدا، فالسعد فی طالع البہائم

وقال ؎

لا تامن النفثۃ من شاعر، مادام حیا سالما ناطقا ❊ فان من یمدحکم کاذبا، یحسن ان یہجو کم صادقا

وفات

آپ نے سنہ ۴۷۱ھ میں بزبانِ جگر لکھنوی یہ کہتے ہوئے ؎ لو خدا حافظ وہاں جاتے ہیں اب ❊ جس جگہ جا کر کوئی آتا نہیں۔ وفات پائی۔ بعض حضرات نے سنہ وفات (۴۷۴) ذکر کیا ہے۔

تصانیف

(۱) المغنی۔ شیخ ابو علی فارسی کی "الایضاح" کی شرح ہے جو تیس جلدوں میں بتائی جاتی ہے۔ (۲) المقتصد شرح مذکور "المغنی" کا خلاصہ ہے۔ ایک جلد میں ہے۔ (۳) اعجاز القرآن (۴) تفسیر الجرجانی۔ یہ غالباً سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ (۵) الجمل۔ علم نحو میں مختصر سا رسالہ ہے۔ (۶) العمدہ یہ علم تصریف میں ہے۔ (۷) دلائل الاعجاز (۸) اسرار البلاغہ، دونوں معانی و بیان کی مایۂ ناز کتابیں ہیں جن کے متعلق حسبِ ذیل الفاظ میں تعریف کی گئی ہے۔ یہ دونوں بڑی نشانی ہیں اور دونوں علوم میں یدِ بیضا کی حیثیت رکھتی ہیں۔ بعد کے لوگ سب آپ ہی کے خوشہ چیں ہیں۔ (۹) مختار الاختیار فی فوائد معیار النظار، معانی، بیان، بدیع اور قوافی میں ہے۔ (۱۰) مائۃ عامل، عوامل نحو کے موضوع پر بہترین اور مشہور و متداول متن ہے۔

شروح و تعلیقات مائۃ عامل

(۱) شرح العوامل۔ از شیخ حاج باباطوسی (۲) شرح العوامل از شیخ حسام الدین توقانی۔ (۳) شرح العوامل۔ از شیخ احمد بن مصطفیٰ معروف بطاشکبری زادہ متوفی سنہ ۹۶۸ھ (۴) شرح العوامل۔ از شیخ یحییٰ ابن بخشی متوفی فی اوائل سنہ ۱۰ھ (۵) شرح العوامل۔ از شیخ یحییٰ بن نصوح ابن اسرائیل (۶) شرح العوامل۔ از علامہ بدر الدین محمود بن احمد عینی متوفی سنہ ۸۵۵ھ (۷) الاعراب فی ضبط عوامل الاعراب۔ از شیخ ابراہیم بن احمد جزری (۸) تعلیق بر عوامل از سید شریف علی بن محمد جرجانی متوفی سنہ ۸۱۶ھ (۹) شرح عوامل جرجانیہ۔ از ملا سعد اللہ (۱۰) شرح عوامل جرجانیہ۔ از حسن بن موسیٰ کردی[1] متوفی سنہ ۱۱۴۸ھ۔

[1] نزہۃ الخواطر۔ [2] قال السیوطی فی البغیۃ ولیس لعبد القاہر استاد سوی محمد بن الحسین بن محمد بن الحسین بن عبد الوارث الفارسی النحوی۔

مفصّل حالات علم النحو

لغوی معنی لفظ نحو لغت میں مختلف معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اوّل قصد وارادہ یقال نحوتُ ہذا نحوًا ای قصدت قصدًا دوم جہت مثل" ہن نحو البیت عامدات " سوم مثل یقال ہذا نحوًا ای مثلہ چہارم نوع یقال ہذا علی اربعۃ انحاءٍ " ای انواعٍ پنجم راستہ مثل" ہذا النحو السوی ای الطریق المستوی ششم فصاحت یقال" ما احسن نحوک فی الکلام " ہفتم پھرانا یقال" نحوتُ بصری الیہ" ای صرفتُ وقال الامام الداؤدی ؎ للنحو سبع معان قد اتت لغۃ + جمعتہا ضمن بیت مفرد کملا۔ قصدٌ ومثلٌ ومقدارٌ وناحیۃٌ + نوعٌ وبعضٌ وحرفٌ فاحفظ المثلا ۔

اصطلاحی تعریف علم نحو وہ علم ہے جس میں اواخر کلمات موضوعہ کے احوال اعراب دینا، ترکیب وافراد سے بحث کی جائے، کشاف اصطلاحات الفنون میں ہے کہ علم نحو جس کو علم الاعراب بھی کہتے ہیں وہ علم ہے جس کے ذریعہ ترکیب عربی کی کیفیت از روئے صحت وسقم اور اس چیز کی کیفیت معلوم ہو جو ترکیب عربی میں الفاظ کے وقوع یالاوقوع سے متعلق ہے ۔

موضوع علم نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔ کیونکہ اس میں انہیں کے احوال سے بحث ہوتی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ علم نحو کا موضوع لفظ موضوع ہے مفرد ہو یا مرکب، یعنی لفظ موضوع باعتبار ہیئت ترکیبیہ اور باعتبار ادائیگی معانی اصلیۃ، وقال فی مدینۃ العلوم وموضوعہ المرکبات والمفردات من حیث وقوعہا فی التراکیب والادوات لکونہا روابط التراکیب۔

غرض وغایت گفتگو کے وقت معانی وضعیہ پر تراکیب کلام کو تطبیق دینے اور کلمات کو باہم ملا کر تلفظ کرنے میں غلطی واقع سے بچنا ہے ۔

شرف علم نحو صاحب مدینۃ العلوم وصاحب مفتاح السعادہ نے لکھا ہے کہ علم نحو کا حاصل کرنا فروض کفایہ میں سے ہے کیونکہ کتاب اللہ وسنّتِ رسولؐ سے استدلال کرنے میں اس کی احتیاج واقع ہوتی ہے حضرت عمرؓ کا قول منقول ہے" تعلموا النحو کما تعلمون السنن والفرائض کہ علم نحو کو اسی طرح حاصل کرو جیسے تم فرائض وسنن کو سیکھتے ہو۔ ایوب سختیانی فرماتے تھے" تعلموا النحو فانہ جمال للوضیع وترکہ ھجنۃ للشریف کہ علم نحو سیکھو کیونکہ یہ فرومایہ کے لئے بھی باعثِ جمال ہے اور شریف آدمی کا اس سے کورا رہنا باعث عیب ہے۔ وللہ درالکسائی فی النحو ؎ انما النحو قیاس یتبع + وبہ فی کل علم ینتفع ، واذا ما ابصر النحو الفتی ۔ مرّ فی المنطق مرا فاتسع ، واتقاہ کل من یعرفہ + من جلیس ناطق او مستمع ، واذا لم یعرف النحو الفتی + ہاب ان ینحق جنبا فانقمع ، فتراہ ینصب الرفع وما × کان من نصب ومن خفض رفع ، اہما فیہ سواء عندکم × لیست السنۃ فینا کالبدع ،

تدوین ابوبکر محمد بن الحسن زبیدی کہتے ہیں کہ دورِ جاہلیت اور آغازِ اسلام تک اہل عرب اپنی جبلی وفطری عادت کے مطابق بلا تکلف فصیح وبلیغ زبان میں گفتگو کرتے تھے کما قال الشعر ؎

ولست بنحوی یلوک لسانہ ∴ ولکن سیلقی اقول فاعرب

لیکن جب دینِ اسلام کو تمام ادیان ومذاہب پر غلبہ حاصل ہوا اور مختلف اللغات ومتفرق زبانیں بولنے والے لوگ جوق در جوق داخلِ اسلام ہوئے تو عرب وعجم کے اختلاط کی وجہ سے عربی زبان میں فساد نے راہ پائی اور لوگ غلط سلط بولنے لگے اس کو دیکھ کر سلیم الفطرۃ وصحیح الذوق لوگوں کو اس کے انسداد کی فکر ہوئی ،

نزہتہ الاولیاء وغیرہ میں حضرت ابوالاسود ظالم بن عمرو بن جندل بن سفیان الدؤلی سے مروی ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیکھا کہ آپ کے دستِ مبارک میں ایک رقعہ ہے۔ میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے کلامِ عرب میں غور کیا اور دیکھا کہ وہ عجمیوں کے اختلاط کی وجہ سے بگڑ چلا ہے، اس لئے میں نے کچھ اصول منضبط کئے ہیں تاکہ ان کی طرف رجوع کرنے سے اس خرابی کا ازالہ ہوسکے۔ یہ فرما کر آپ نے وہ رقعہ مجھے عنایت

فرمایا اور حکم کیا کہ تم اس کی طرف توجہ کرو اور اس کے مطابق قواعد جمع کرو اور اگر کوئی مزید بات تمہارے ذہن میں آئے اس کو بھی شامل کرلو۔ میں نے اس رقعہ کو دیکھا تو اس میں یہ مضمون تھا "الکلام کلہ اسم وفعل وحرف۔ فالاسم ما انبأ عن المسمی والفعل ما انبیٔ بہ والحرف ما افاد معنی"۔ چنانچہ میں نے آپ کے ان اصول کی روشنی میں کچھ قواعد نحو یہ جمع کئے عطف ولغت، تعجب واستفہام وغیرہ کے چند ابواب مرتب کئے اور جب باب انّ اور اس کے اخوات تک پہنچا تو میں نے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ باب لکن کو بھی اس کے ساتھ منضم کرلو۔ میں آپ کی ہدایات کے مطابق ابواب نحو مرتب کرتا رہا یہاں تک کہ جب وہ اچھا خاصا مجموعہ ہوگیا تو آپ نے دیکھ کر فرمایا۔ "ما احسن ہذا النحو الذی قد نحوت، فلذلک سمی النحو"۔

روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ عہدِ فاروقی میں ایک اعرابی نے لوگوں سے کہا، کوئی ہے جو مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ کلام الٰہی کا کچھ حصہ پڑھائے؟ اس پر ایک شخص نے اس کو سورۂ براۃ کی چند آیتیں پڑھائیں اور آیت "ان اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہ" میں لفظ "رسولہ" کو جر کے ساتھ تلقین کی۔ اعرابی نے کہا، کیا اللہ اپنے رسول سے بری ہے؟ اگر ایسا ہی ہے تو میں بھی اس سے بری ہوں"۔ یہ قصہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا۔ آپ نے اس اعرابی کو بلا کر فرمایا کہ یہ اس طرح نہیں ہے بلکہ یوں ہے "ان اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہٗ"۔ اس کے بعد آپ نے حضرت ابوالاسود دوئلی کو وضع نحو کی طرف توجہ دلائی اور ابوالاسود دوئلی نے قواعد نحو جمع کئے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ علمِ نحو کا واضع اول عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج ہے اور بعض نے نصر بن عاصم کو واضع اول مانا ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ واضع اول حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ہی ہیں۔ آپ ہی کے بنائے ہوئے چند اصول کو سامنے رکھ کر ابوالاسود دوئلی نے قواعد نحو یہ جمع کئے ہیں۔ چنانچہ روایات میں ہے کہ ابوالاسود دوئلی سے سوال ہوا "امن این لک ہذا النحو؟ قال لفقت حدودہ من علی بن ابی طالب"۔

نحاۃ قرن اوّل

حضرت ابوالاسود دوئلی کے بعد آپ کے تلامذہ نے بتدریج اس علم کو ترقی دی اور کچھ زمانہ کے بعد ابوعمر بصری اور ان کے شاگرد خلیل بن احمد نے اس کو باضابطہ مرتب ومہذب کیا۔ خلیل کے مشہور شاگرد سیبویہ نے اس علم میں ایک جامع کتاب "الکتاب" لکھی جو تمام بعد والوں کا ماخذ ہے۔ ہم یہاں قرن وار کچھ نحاۃ کا مختصر تعارف اور ان کے مؤلفات کا تذکرہ لکھتے ہیں۔ (۱) عنبسہ بن معدان معروف بعنبۃ الفیل متوفی ۹۳ھ (۲) میمون الاقرن متوفی ۱۰۲ھ یہ دونوں ابوالاسود دوئلی کے مشہور تلامذہ میں سے ہیں (۳) ابوبحر عبداللہ بن ابی اسحٰق حضرمی متوفی ۱۱۷ھ عربیت اور قرأت کے امام تھے۔ امام یونس سے ان کے علم کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ عبداللہ اور دریا دونوں برابر ہیں۔ یہ فرزدق کے اشعار پر نکتہ چینی کرتے تھے۔ ایک مرتبہ فرزدق نے ان کی ہجو میں یہ شعر کہا ؎

فلوکان عبد اللہ مولی ھجوتہ ❊ ولکن عبد اللہ مولی موالیا

آپ نے فرمایا تو نے اس میں بھی غلطی کی ہے کیونکہ مولیٰ موالیا کے بجائے مولی موال ہونا چاہیے۔

(۴) ابوسلیمان یحییٰ بن یعمر عدوانی متوفی ۱۲۹ھ تابعی ہیں اور ابوالاسود دوئلی کے شاگرد ہیں تفضیل اہل بیت کے قائل تھے۔

(۵) عطاء بن ابی الاسود متوفی ۱۳۰ھ علم نحو کے بہت بڑے عالم اور ماہر تھے۔ یہ سب حضرات ایک ہی طبقہ سے متعلق ہیں۔

نحاۃ قرن ثانی

(۶) ابوعمر عیسیٰ بن عمر ثقفی متوفی ۱۴۹ھ عربیت ونحو اور قرأت تینوں کے بہت بڑے عالم تھے۔ علمِ نحو میں آپ نے دو کتابیں لکھی ہیں۔ ایک "الاکمال" دوسری "الجامع"۔ دونوں نہایت عمدہ کتابیں ہیں، جن کے متعلق خلیل بن احمد نحوی نے کہا ہے ؎

ذھب النحو جمیعا کلہ غیر ما احدث عیسیٰ بن عمر ❊ ذاک اکمال وھذا جامع، للناس شمس وقمر

(۷) ابوعمرو بن العلاء بن عمار بن عبداللہ بن الحصین التمیمی المازنی متوفی ۱۵۴ھ ان کے نام کی بابت اکیس اقوال ہیں اصح یہ ہے کہ ان نام زبان ہے بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے، مشہور ماہر عربیت اور عالم نحو ہیں علمِ نحو میں نصر بن عاصم لیثی کے شاگرد ہیں اور ان سے یونس بن حبیب، خلیل بن احمد اور ابومحمد علی بن مبارک وغیرہ نے نحو حاصل کیا ہے وفی حقہ یقول الفرزدق ؎

ما زلت اغلق ابوابا وافتحھا ❊ حتی اتیت ابا عمرو بن عمار

کہتے ہیں کہ ان کے علمی دفاتر ان کے گھر کی چھت تک اٹے ہوئے تھے آخر عمر میں جب زہد وورع اختیار کیا تو پورے ذخیرہ میں آگ لگادی۔ (۸) ابوعبدالرحمٰن خلیل بن احمد بصری فراہیدی متوفی ۱۶۰ھ سید اہل ادب اور فن عروج

کے سب سے پہلے واضع ہیں۔ ابوعمرو بن العلاء کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں اور سیبویہ اور نضر بن شمیل وغیرہ ان کے شاگرد ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عروض کی تقطیع کر رہے تھے اسی حالت میں ان کا صاحبزادہ ان کے پاس آیا اور حالت دیکھ کر لوگوں سے کہنے لگا کہ میرے والد تو پاگل ہو گئے۔ لوگوں نے آپ کو اطلاع کی تو آپ نے یہ شعر کہا ؎

لو کنت تعلم ما اقول عذرتنی ⁂ او کنتُ اعلم ما تقول عذلتکا

لکن جھلت مقالتی فعذلتنی ⁂ وعلمتُ انک جاھل فعذرتکا

(۹) ابو بشر عمرو بن عثمان بن قنبر معروف بسیبویہ متوفی ۱۶۱ھ متقدمین ومتاخرین میں سب سے زیادہ عالم نحو ہیں۔ خلیل بن احمد یونس بن حبیب اور عیسیٰ بن عمر وغیرہ سے علم حاصل کیا اور آپ سے ابوالحسن اخفش اور قطرب وغیرہ نے تعلیم پائی۔ آپ کی تصنیف "کتاب سیبویہ" علم نحو کی بے نظیر کتاب ہے جو تمام کتب نحویہ کے لئے امہات الکتاب کا درجہ رکھتی ہے وللہ در القائل ؎

الا صلی الملیک صلاۃ صدق ⁂ علی عمرو بن عثمان بن قنبر

فان کتابہ لم یغن عنہ ⁂ ذو وقلم ولا ابناء منبر

علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ فیض الباری میں املا کراتے ہیں کہ "فن نحو میں معتبر کتاب رضیؔ ہے اور مسائل کو جمع کرنے کے لحاظ سے الاشمونیؔ ہے اور صحیح معنی میں کتاب تو سیبویہ کی "الکتاب" ہے مگر وہ بہت دشوار ہے۔ امام جاحظ کہتے ہیں کہ میں نے معتصم باللہ کے وزیر محمد بن عبد الملک کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو میں نے سوچا کہ ان کے لئے کون سی مفید اور بیش قیمت چیز ہدیہ کے طور پر لے جاؤں بہت فکر و جستجو کے بعد میری نظر سیبویہ کی کتاب پر پڑی جو میں نے فراء نحوی کی میراث سے خریدی تھی۔

(۱۰) ابوالحسن علی بن حمزہ کسائی متوفی ۱۸۹ھ نحو ولغت اور قراءت کے امام ہیں۔ انہوں نے ابوجعفر رواسی اور معاذ ہراء سے تعلیم پائی۔ ابو زکریا یحییٰ بن زیاد الفراء اور ابوعبیدہ القاسم وغیرہ ان کے شاگرد ہیں۔

(۱۱) ابو زکریا یحییٰ بن زیاد الفراء الکوفی متوفی ۲۰۷ھ کوفیین میں سب سے زیادہ لغت اور فنون ادب سے واقف تھے۔

نحاۃ قرن ثالث

(۱۲) ابوالحسن سعید بن مسعدہ مجاشعی معروف باخفش متوفی ۲۱۵ھ (وقیل ۲۲۱ھ) بصرہ کے ممتاز نحاۃ میں سے ہیں اور سیبویہ کے شاگرد ہیں۔ صاحب کشف الظنون نے علم نحو میں ان کی ایک کتاب "الاوسط" ذکر کی ہے۔

(۱۳) ابو عمر صالح بن اسحاق جرمی متوفی ۲۲۵ھ یہ عالم نحو ولغت ہونے کے ساتھ ساتھ فقیہ بھی تھے۔ علم نحو اخفش وغیرہ سے اور علم لغت ابوعبیدہ، ابوزید انصاری اور اصمعی وغیرہ سے حاصل کیا اور علم نحو میں "المختصر" ایک عمدہ کتاب لکھی جو الفرح کے نام سے مشہور ہے۔

(۱۴) ابوعثمان بکر بن محمد بن عثمان المازنی البصری متوفی ۲۴۹ھ نحو و ادب میں اپنے زمانہ کے امام تھے۔ علم نحو میں آپ کی کتاب "علل النحو" عمدہ کتاب ہے۔

(۱۵) ابو العباس محمد بن یزید معروف بالمبرد بصری متوفی ۲۸۵ھ شیخ عربیت وامام نحو، ابو عمر جرمی، ابوعثمان مازنی اور ابو حاتم سجستانی وغیرہ کے شاگرد ہیں۔ علم نحو میں ان کی کتاب "المقدمہ" کے نام سے مشہور رہے۔

(۱۶) ابو العباس احمد بن یحییٰ معروف بثعلب متوفی ۲۹۱ھ علم نحو میں ان کی کتاب "الاوسط" جید کتاب ہے۔

(۱۷) ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن السری بن سہل معروف بزجاج نحوی متوفی ۳۱۶ھ اکابر اہل عربیت سے ہیں۔ مبرد اور ثعلب وغیرہ کے شاگرد ہیں۔

(۱۸) ابوبکر محمد بن السری بن سہل معروف بابن السراج متوفی ۳۱۶ھ نحو و ادب کے مشہور ائمہ میں سے ہیں۔

(۱۹) ابوالحسن محمد بن احمد معروف بابن کیسان بغدادی متوفی ۳۲۰ھ علم نحو میں ان کی دو کتابیں ہیں ایک "مہذب" دوسری "علل النحو" دونوں عمدہ ہیں۔

نحاۃ قرن رابع

(۲۰) ابوجعفر احمد بن محمد معروف بنحاس نحوی متوفی ۳۳۸ھ ان کی بھی دو کتابیں ہیں۔ ایک "تفاحہ" دوسری "الکافی"۔ (۲۱) ابو القاسم عبد الرحمٰن بن اسحاق زجاجی متوفی ۳۳۹ھ ان کی کتاب "الجمل الکبیرۃ" بڑی مبارک اور بہت نافع کتاب ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے یہ کتاب مکہ مکرمہ میں اس طرح تالیف فرمائی کہ ہر باب لکھنے کے بعد بیت اللہ کا طواف کرتے اور اپنے لئے مغفرت کی اور خلق خدا کے لئے اس کتاب

سے انتفاع کی دعا کرتے۔

(۲۲) محمد بن مرزبان متوفی ۳۴۵ھ مشہور نحوی ہیں مبرد اور زجاج کے شاگرد ہیں۔ طبیعت میں کچھ بخل تھا اس لئے کتاب سیبویہ پڑھانے پر ایک سو اشرفیاں لیتے تھے اس کے بغیر پڑھاتے نہ تھے۔ انہوں نے کتاب سیبویہ کی ایک شرح لکھی ہے جو ناتمام ہے۔

(۲۳) ابو محمد عبداللہ بن جعفر معروف بابن درستویہ الفارسی متوفی ۳۴۷ھ مشہور ادباء و نحاۃ میں سے ہیں۔ ابو العباس مبرد اور عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ کے شاگرد ہیں۔ نحو میں ان کی کتاب "الارشاد" بہت عمدہ کتاب ہے۔

(۲۴) ابو سعید حسن بن عبداللہ بن المرزبان معروف بسیرانی متوفی ۳۶۸ھ اکابر فضلاء و افاضل ادباء میں سے ہیں اور فن عربیت میں تو آپ کی نظیر نہیں ملتی۔ آپ کی تصانیف میں سب سے زیادہ عظیم الشان تصنیف "شرح کتاب سیبویہ" ہے۔ جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ اگر اس کے علاوہ آپ کی کوئی اور تصنیف نہ ہوتی تب بھی یہ کافی تھی۔

(۲۵) حسین بن احمد معروف بابن خالویہ ہمدانی متوفی ۳۷۰ھ مشہور نحوی ہیں، علم نحو میں "جمل" نامی کتاب انہیں کی ہے۔

(۲۶) ابو علی حسن بن احمد بن عبدالغفار الفارسی متوفی ۳۷۵ھ اکابر ائمہ نحو میں سے ہیں۔ بلکہ بعض حضرات نے آپ کو ابو العباس مبرد پر فضیلت دی ہے۔ ابو طالب عبدی کہتے ہیں کہ سیبویہ اور ابو علی کے درمیان آپ سے افضل کوئی ہوا ہی نہیں۔ آپ ابو بکر بن السراج اور ابو اسحاق کے تلامذہ میں ہیں۔ ابو الفتح عثمان بن جنی، علی بن عیسیٰ ربعی، ابو طالب عبدی اور ابو الحسن زعفرانی وغیرہ نے آپ سے علم نحو حاصل کیا ہے۔ نحو میں آپ کی کتاب "الایضاح" (۱۹۶) ابواب پر مشتمل ہے جن میں سے ایک سو ابواب علم نحو میں ہیں اور باقی تعریف میں۔ دوسری کتاب "التکملۃ" ہے۔

(۲۷) ابو الحسن علی بن عیسیٰ الرمانی متوفی ۳۸۲ھ۔ ابو بکر بن السراج اور ابو بکر بن درید وغیرہ کے شاگرد ہیں۔ علم نحو، علم لغت، علم فقہ اور علم کلام وغیرہ میں ماہر و متبحر تھے۔

(۲۸) ابو الفتح عثمان بن جنی الموصلی متوفی ۳۹۲ھ بڑے اونچے درجے کے ادیب اور عالم نحو و تصریف تھے۔ علم تصریف میں آپ سے بڑھ کر کسی کی تصنیف نہیں۔ آپ نے ابو علی فارسی سے علم حاصل کیا اور چالیس سال ان کی خدمت میں رہے۔ ابو القاسم ثمانینی، ابو احمد عبدالسلام بصری اور ابو الحسن علی بن عبداللہ سمسمی وغیرہ آپ کے شاگرد ہیں۔ آپ کی کتاب "الخصائص" اور "اللمع" نحوی شاہکار ہیں۔

اہل کوفہ و اہل بصرہ کے نحوی جھگڑے

یہ بات تو مسلم ہے کہ علماء کوفہ اور علماء بصرہ دونوں نے علم نحو پر خوب شرح و بسط کے ساتھ کام کیا ہے لیکن علم نحو کی ایجاد و تدوین میں فضیلت کا سہرا علماء بصرہ کے سر ہے۔ انہیں میں ابو الاسود دؤلی موجد علم نحو اور ابن اسحاق حضرمی مبین قوانین نحو اور ہارون بن موسیٰ ضابطہ نحو ہیں، جب علم نحو بصرہ اور اس کے قرب و جوار کے علاقہ میں پھیل چکا تو اہل کوفہ نے اس میں حصہ لینا شروع کیا اور انہوں نے پہلے یہ علم بصریوں ہی سے سیکھا، پھر اس کے پڑھنے، پڑھانے، مدون کرنے اور شرح و تفصیل میں انہوں نے بصریوں سے برابری اور مقابلہ شروع کر دیا، یہاں تک کہ فریقین میں چپقلش اور کشمکش رہنے لگی اور فریقین میں سے ہر ایک کا جداگانہ مذہب ہو گیا جس کی ہر ایک فریق تائید و مدد کرتا تھا، مخالفت کی بنیاد یہ تھی کہ اہل بصرہ سماع کو ترجیح دیتے اور صرف بصورت مجبوری قیاس کی اجازت دیتے تھے، روایت کے سختی سے پابند اور صرف خالص فصیح عربوں کو قابل سند سمجھتے تھے اور اس قسم کے عربوں کی بصرہ اور اس کے مضافاتی علاقوں میں کثرت تھی، اہل کوفہ نبطیوں اور اہل سواد کے اختلاط کی وجہ سے بیشتر مسائل میں قیاس پر اعتماد کرتے اور ان عرب دیہاتیوں کو بھی قابل سند سمجھتے تھے جن کی فصاحت بصری تسلیم نہیں کرتے تھے، لیکن اہل کوفہ چونکہ عباسیوں کے زیر سایہ اور بنو ہاشم کے حمایتی تھے اور اس لئے بھی کہ کوفہ بغداد سے زیادہ قریب تھا، عباسیوں نے کوفیوں کو ترجیح دی اور اس کی وجہ سے کوفیوں کا مذہب دار الخلافہ میں پھیل گیا اور جب فریقین کے جھگڑے بڑھتے ہی چلے گئے اور انتہائی شباب پر پہنچ گئے یہاں تک کہ یہ دونوں شہر ویران ہو گئے تو یہاں کے علماء بغداد منتقل ہو گئے۔ جہاں بغدادیوں کا مذہب پیدا ہوا جو ان دونوں مذہبوں کا آمیزہ تھا جس طرح علم نحو کے اندلس میں پہنچنے سے اندلسیوں کا ایک مذہب پیدا ہو گیا تھا، لیکن ابھی چوتھی صدی کا آغاز بھی نہ ہوا تھا کہ ہر دو مذہب کے شہسوار دنیا سے رخصت ہو گئے اور فریقین کے حمایتیوں کی طاقت کمزور ہو گئی اور اس طرح یہ جھگڑا ختم ہو گیا۔ بعد میں آنے والے مؤلفوں نے بصری مذہب کو اساسی حیثیت دی اور مذہب کوفی میں سے انہوں نے صرف اس کے اختلافات بتانے پر اکتفاء کیا، بعد ازاں اس علم نے وسعت اختیار کر لی، متاخرین نے اس کے طول کو مختصر کیا اور صرف اصول و مبادی پر اکتفاء کی جیسے "تسہیل" میں ابن مالک نے اور "مفصل" میں زمخشری نے کیا ہے۔ درس نظامی میں علم نحو کی حسب ذیل کتابیں داخل نصاب ہیں:۔ مائۃ عامل، کافیہ، ہدایۃ النحو، نحو میر، شرح مائۃ عامل، شرح جامی، الفیہ، شرح ابن عقیل۔

عِلمُ النّحو

تعریفہ:۔ علم باصول یعرف بها احوال واخر الکلم الثلاث من حیث الاعراب والبناء۔

کیفیت:۔ ترکیب بعضها مع بعض۔

موضوع:۔ الکلمۃ والکلام۔

غرض:۔ صیانۃ الذهن عن الخطأ اللفظی فی کلام العرب

واضع:۔ ابو الاسود الدوئلی احد الکبار التابعین۔

وجہ تسمیت:۔ النحو فی اللغۃ القصد یقال نحوتُ نحیۃ وههنا هو قصد سمۃ کلام العرب لیلحق من لیس من اهل اللغۃ باهلها فی الفصاحۃ فیطلق بها۔ وقیل اول من اسس النحو امیر المؤمنین علیؓ بن ابی طالب رضی الله تعالی عنہ وهو لا یعمل شیئًا الا وهو یقرب بہ الی الله تعالی لما روی عن ابی الاسود الدوئلی وهو استاذ امیری المؤمنین الحسن والحسین رضی الله تعالی عنهما انہ سمع رجلا یقرأ القرآن ان الله بریٌ من المشرکین ورسولِہ بالکسر فانکر ذلک علیہ فقال لہ هذا کفر ثم رجع الی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم الله تعالی وجهہ وقال نحوت ان اضع میزانا للعرب لیقوموا بہ لسانهم فقال لہ علی کرم الله تعالی وجهہ اقصد نحوہ ومن هذا اسمی هذا العلم بالنحو وسمی بعلم الاعراب ایضا لان لہ تعلقا بالاعراب دخولا ومعنی فیتناول الاعراب والمبنی (درایۃ)

شرف:۔ النحو ابو العلوم ولنعم ما قیل: "النحو فی الکلام کالملح فی الطعام"

ائمۃ النحو:۔ الامام الفراء النحوی والامام المبرد النحوی

الفائدۃ ان التحقیق الانیق ان موضوعہ واحد وهو اللفظ الموضوع للمعنی والتعدد باعتبار النوعین۔

له قیل ان علیا رضی الله تعالی عنہ وضع لہ (لابی الاسود) الکلام کلہ علی ثلاثۃ اضرب اسم و فعل وحرف ثم دفعہ الیہ وقال تمم علی هذا وسمی النحو نحوا لان ابا الاسود قال استاذنت علی علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنہ فی ان اضع نحو ما وضع فسمی لذلک نحوا (حیوۃ الحیوان) له القراءۃ الصحیحۃ لایۃ القرآن ان الله بریٌ من المشرکین ورسولُہ بالضم ای بالتحقیق الله بریٌ من المشرکین وبالتحقیق رسولہ (رسول الله) بریٌ من المشرکین۔ له النحو فی اللغۃ القصد مثل یقال نحوت نحوا ای قصدت قصدا والفاعل مرفوع نحو جاءنی زید وبمعنی الجانب التشبیہ

(البقیۃ فی الآتیۃ)

(الف)

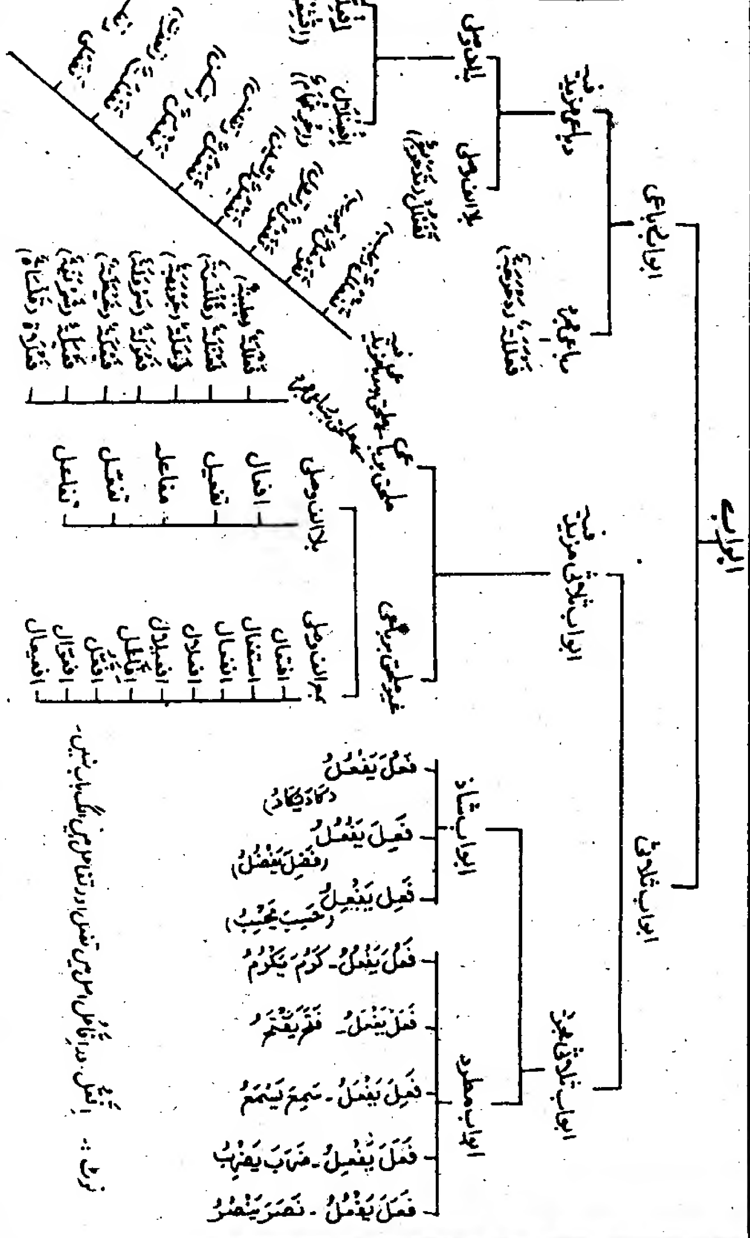

ا(ب)

اقسام الاسم المعرب باعتبار وجوه الاعراب

	اقسام الاسم المعرب	مثال	رفعاً	نصباً	جراً	تنبیہ
١	مفرد منصرف صحیح	زید	بالضمة جاء زید	بالفتحة رأیت زیدا	بالکسرة مررت بزید	علامة هو عند النحاة ما لا یکون فی آخره حرف علة کزید
٢	مفرد منصرف جاری مجری الصحیح	دلو، ظبی	بالضمة جاء دلو وظبی	بالفتحة رأیت دلوا وظبیا	بالکسرة مررت بدلو وظبی	هو ما یکون فی آخره واو و یاء
٣	جمع مکسر منصرف	رجال	بالضمة جاء رجال	بالفتحة رأیت رجالا	بالکسرة مررت برجال	
٤	مثنی	رجلان	بالالف المفتوح ما قبلها جاء رجلان	بالیاء المفتوح ما قبلها رأیت رجلین	بالیاء المفتوح ما قبلها مررت برجلین	ان نون التثنیة مکسورة ابدا. ان نون التثنیة تسقط عند الاضافة
٥	کلا وکلتا مضافا الی مضمر	کلا وکلتا	(=) جاء رجلان کلاهما	(=) رأیت رجلین کلیهما	(=) مررت برجلین کلیهما	
٦	مشابہ تثنیہ	اثنان واثنتان	(=) جاء اثنان	(=) رأیت اثنین	مررت باثنین	
٧	جمع المذکر السالم	مسلمون	بالواو المضموم ما قبلها جاء مسلمون	بالیاء المکسور ما قبلها رأیت مسلمین	بالیاء المکسور ما قبلها مررت بمسلمین	ان نون الجمع السالم مفتوحة ابدا و تسقط عند الاضافة
٨	عشرون الی تسعون	عشرون الی تسعین	(=) جاءنی عشرون رجلا	(=) رأیت عشرین رجلا	(=) مررت بعشرین رجلا	
٩	مشابہ جمع المذکر	اولو مال	(=) جاءنی اولو مال	(=) رأیت اولی مال	(=) مررت باولی مال	
١٠	جمع المؤنث السالم	مسلمات	بالضمة جاءت مسلمات	بالکسرة رأیت مسلمات	بالکسرة مررت بمسلمات	هو ما یکون فی آخره الف و تاء کمسلمات
١١	الاسماء الستة المکبرة مضافة الی غیر یاء المتکلم	اب، اخ، حم، هن، فم، ذو مال	بالواو جاءنی ابوک	بالالف رأیت اباک	بالیاء مررت بابیک	جاءنی اخوک، رأیت اخاک، مررت باخیک
١٢	اسم مفرد غیر منصرف	احمد، عمر	بالضمة جاءنی عمر	بالفتحة رأیت عمر	بالفتحة مررت بعمر	
١٣	الاسم المنقوص	قاضی	بتقدیر الضمة جاءنی القاضی	بالفتحة لفظا رأیت القاضی	بتقدیر الکسرة مررت بالقاضی	هو ما فی آخره یاء ما قبلها مکسور کالقاضی
١٤	الاسم المقصور	موسی	(=) جاءنی موسی	(=) رأیت موسی	(=) مررت بموسی	هو ما فی آخره الف مقصورة کعصا
١٥	غیر جمع المذکر السالم مضافا الی یاء المتکلم	غلامی	(=) جاءنی غلامی	(=) رأیت غلامی	(=) مررت بغلامی	
١٦	جمع المذکر السالم مضافا الی یاء المتکلم	مسلمیّ	بتقدیر الواو جاءنی مسلمیّ	بالیاء لفظا رأیت مسلمیّ	بالیاء لفظا مررت بمسلمیّ	

ا(ج)

اسم

- معرب
  - جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم، مُسْلِمِیَّ
  - اسمائے ستہ مکبرہ - اب، اخ، حم، ہن، فم، ذو مال
  - غیر جمع مذکر مضاف بیائے متکلم - غُلَامِیْ
  - اسم مقصور، مُوْسٰی
  - اسم منقوص - قَاضِیْ
  - غیر منصرف، اَحْمَدُ
  - جمع مؤنث سالم، مُسْلِمَاتٌ
  - عشرون تا تسعون، عِشْرُوْنَ
  - مشابہ جمع، اُوْلُوْ مَالٍ
  - جمع مذکر سالم، مُسْلِمُوْنَ
  - اثنان واثنتان، اِثْنَانِ
  - کلا وکلتا، کِلَاهُمَا
  - مثنی، رَجُلَانِ
  - جمع مکسر منصرف، رِجَالٌ
  - اسم جاری مجری الصحیح، دَلْوٌ، ظَبْیٌ
  - اسم مفرد منصرف صحیح، زَیْدٌ
- مبنی
  - ضمائر
    - مرفوع متصل (ضربتُ الی ضربنَ)
    - مرفوع منفصل (انا الی هنّ)
    - منصوب متصل (ضربنی الی ضربهنّ)
    - منصوب منفصل (ایای الی ایاهنّ)
    - مجرور متصل (لی الی لهنّ)
  - اسمائے اشارات
  - موصولات
  - اسمائے افعال
    - بمعنی ماضی
    - بمعنی امر
  - اسمائے اصوات
  - اسمائے ظروف
    - زمان
    - مکان
  - کنایات
    - فی العدد
    - فی الحدیث
  - مرکب بنائی

اقسام التنوين

١	تنوين التمكن	هو الذى يدل على تمكن مدخوله فى الاسمية كزيد
٢	تنوين التنكير	هو الذى يفرق بين المعرفة والمنكرة كصہٖ وصہٍ
٣	تنوين المقابلة	هو الذى تقابل نون جمع المذكر السالم كمسلمات
٤	تنوين العوض	هو الذى عوض عن المضاف اليه نحو يومئذٍ اصله يوم اذ كان كذا
٥	تنوين الترنم	هو الذى يجعل مكان حروف المد فى القوافى۔
٦	تنوين الغالى	هو ما يلحق القافية المقيدة وهى القافية الساكنة
٧	تنوين الضرورة	سلاسلًا و اغلالًا (ويقال له تنوين التناسب)
٨	التنوين الندائى	يا مطرٌ
٩	التنوين الحكائى	
١٠	تنوين الشاذ	

(بقية ص) والنوع و اصرف مثل قصدت نحوه اى جانبه ورأيت رجلا نحو الاسد وهو على نحو واحد اى نوع واحد وجمعه انحاء ونحوت نحوى اليك اى صرفت ١٢

المغالطة النحويّة انّ زيدٌ كريمٌ (حل) انّ على وزن مدّ صيغة الفعل الماضى وزيدٌ بحالة الرفع فاعل ان والكاف جارة و ريم مجرور بحرف الجر ١٢

اقسام الالف واللام

- الف لام اسمى: الالف واللام بمعنى الذى مثل الضارب اى الذى ضرب
- الف لام حرفى
  - الف لام زائدة
    - الف لام زائدة عارض
      - عارض اضطرارى
      - عارض غير اضطرارى
      - اسماء البلدان (مثل الكوفة والبصرة)
    - الف لام زائدة لازم
      - غير عوض داخل على الاعلام
        - داخل على الاعلام غالب الاطلاق على فرد واحد (مثاله النجم)
        - داخل على الاعلام المنقولة (مثاله اللات والعزى)
        - داخل على الاعلام المرتجلة (مثاله السموئل واليسع)
      - عوض عن [illegible] مثاله الله
  - الف لام تعريف
    - الف لام جنسى
      - [illegible]: مثاله الرجل خير من المرأة
      - استغراق (افراد عامه): مثاله ان الرجل عالم
      - استغراق (افراد حقيقة): مثاله ان الانسان لفى خسر الا الذين امنوا وعملوا الصلحٰت
    - الف لام عهدى
      - حضورى: مثاله خرج الامير
      - ذكرى: مثاله اليوم اكملت لكم دينكم
      - ذهنى: مثاله اخاف ان ياكله الذئب
      - خارجى: مثاله كما ارسلنا الى فرعون رسولا فعصى فرعون الرسول

الفوائد الجليلة فی اصول النحو

١ـ اذا کان الفاعل مضمرا وحد الفعل للواحد نحو زید ضرب وثنی للمثنی نحو الزیدان ضربا وجمع للجمع نحو الزیدون ضربوا وفی ایة القرآن الکریم یاایها الذین اٰمنوا استجیبوا لله وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم وحد صیغة الفعل دعاکم والفاعل مضمر ومرجع الضمیر الله ورسوله والاصل فی هذا المقام تثنیة الفعل للمثنی اذا کان الفاعل مضمرا فثبت ان معاملة الله ورسوله واحد فنعم ما قال ابن التیمیة[1] فی تصنیفه الصارم المسلول علی شاتم الرسول اقامه الله مقام نفسه فی امره ونهیه واخباره لایجوز الفرق بینه وبین الله تعالٰی فی هذه الامور۔

٢ـ کل فاعل مرفوع :۔ نحو جاءنی زید وظبی ودلو ورجال وعمرو وابوك والرجلان والمسلمون واولوا مال۔

٣ـ کل مفعول منصوب :۔ نحو رأیت زیدا ودلوا وظبیا ورجالا وعمروا واباك والرجلین والمسلمین واولی مال۔

٤ـ کل مضاف الیه مجرور :۔ نحو مررت بزید ودلو وظبی ورجال وعمرو وابیك والرجلین والمسلمین واولی مال۔

٥ـ فی الحاشیة علی شرح الکافیة للجامی ـــ

گر ہمی خواہی کہ دانی نام ہر پیغمبرے ⁂ تا کدام است اسے برادر نزد نحوی منصرف

صالح وہود ومحمد باشعیب ونوح ولوط ⁂ منصرف دان ودگر باقی ہمہ لا ینصرف

[1] قال السبکی هو رجل علمه اکبر من عقله حتی قیل من سمی ابن التیمیة بشیخ الاسلام فهو کافر (مانہ بزس) وله هفوات کثیرة یقول ان الله متصف بالجسمیة والجهة والانتقال وان رسول الله صلی الله علیه وسلم لایتوسل به وانشاء السفر الیه بسبب الزیارة معصیة ویقول ان الطلاق الثلث مرة واحدة لایقع الا طلقة قال العلامة الصاوی فقد رد علیها ائمة مذهبه حتی قال العلماء انه ضال مضل . بعد ذلك حکم قاضی القضاة بحبسه وکان ذلك ششنه شهر نودی بدمشق وغیره من کان علی عقیدة ابن التیمیة حل ماله ودمه کذا فی مرأة الجنان فثبت انه ضال مضل لاریب فیه ۱۲

کتب النحو

العدد	اسماء الکتب	اسماء المصنفین
١	نحو میر	میر السید السند شریف الجرجانی
٢	مائة عامل (عربی)	الشیخ[1] عبد القاهر الجرجانی
٣	شرح مائة عامل (۔)	ملا محمد صادق النحوی
٤	،، (فارسی)	شیخ عبد الرحمٰن الجامی وقیل مولانا عبد الرسول
٥	هدایة النحو	ابو حیان النحوی
٦	کافیة[2]	الامام جلال الدین ابو عمرو عثمان بن عمر المعروف بابن الحاجب
٧	شرح جامی	مولانا الشیخ عبد الرحمٰن الجامی
٨	مفصل	العلامة جار الله الزمخشری
٩	رضی شرح الکافیة	العلامة رضی[3] النحوی
١٠	الفیة	محمد بن مالك الجیانی النحوی
١١	ابن عقیل شرح الفیة	الامام عبد الله بن احمد المعروف بابن عقیل
١٢	خضری شرح ابن عقیل	الشیخ محمد الخضری
١٣	متن متین	مولانا عبد الرسول
١٤	مغنی اللبیب	الشیخ جمال الدین ابو محمد عبد الله بن یوسف المعروف بابن هشام النحوی
١٥	حاشیة الغفور علی الجامی	مولانا عبد الغفور تلمیذ جامی

[1] الشیخ ای فی علم النحو لا فی علم الدین والتصوف والشریعة لانه من المعتزلة المتعصبین ومعانی الشیخ هینا خواجه وامام وپیشوا من عمره بین خمسین وستین (فی الطب)، وفی العرف العام الذی فاق علی اهل عصره فی فن کالشیخ ابن الحاجب ، وفی التصوف هو المتصرف فی العالم باذن الله کالشیخ عبد القادر الغوث الاعظم رضی الله تعالٰی عنه ۱۲ [2] التاء فی اخر کلمة الکافیة (والشافیة) قیل للنقل وقیل للمبالغة وقیل للتانیث باعتبار الرسالة اعنی الرسالة الکافیة کذا قال مولانا عبد الحکیم ۱۲ الکافیة ملخص ومختصر من المفصل للعلامة الزمخشری المعتزلی [3] الرضی هو رافضی یقال الرافضی الشیعة ۱۲

انا ارسلناک بالحق بشیرا و نذیرا

الحمد للہ کہ یہ نسخہ مستطاب مشتمل بر شرح مضامین کتاب نحوی اعراب المسمّی بنام

البشیر الکامل

مجلد

شرح مائة عامل

تالیف

فقیر سید غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی اندرکوٹ میرٹھ

مع اضافة المفیدة

١ اشعار مفیدہ در علوم عدیدہ

٢ صاحب مائة عامل - علم نحو و صرف -

٣ مفصّل حالات علم النحو -

٤ علم النحو -

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی نعمائہ الشاملۃ وآلائہ الکاملۃ والصلوٰۃ علی سید الانبیاء محمد ن المصطفیٰ وعلی آلہ المجتبیٰ

الدیباج فی الحمد والنعت والمنقبۃ

ترکیب صفحہ ۲

عہ یا ہر چند کہ صیغہ صفت کے صیغے بمعنی ثبوت ہوں تو اس پر داخل شدہ الف لام بالاتفاق حرف تعریف ہوتا ہے۔ الفوائد

(رباعی صفحہ ۲) وسلم
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ اور حدیث میں بعض مؤمنین کا ذکر [illegible] جنت میں [illegible]
لا یؤمنون [illegible] نبات [illegible] قیامت کا دن [illegible]
[illegible] محمد شخص [illegible] بلاوا [illegible]
صاحب [illegible] محمد [illegible] اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی [illegible] نام
ہے جس کا [illegible] مذکور ہو [illegible] کا [illegible] ہو [illegible] فضائل ہیں [illegible]
[illegible] تسمیہ [illegible] بالاجماع [illegible]
[illegible] ضعیف [illegible] جس میں صورت [illegible] اشتقاق
[illegible] موسوم [illegible] تفعیل [illegible] اشتقاق [illegible]
تفعیل [illegible] ذات [illegible] فضائل [illegible] عبد الحق محدث دہلوی
[illegible] الاعلان [illegible] شیخ عبد الحق [illegible] النبوۃ
مطلق علی الاعلان [illegible] القوی [illegible] ہے [illegible]

شعر
با امر [illegible] ارکان [illegible]
عہ قولہ وعلی آلہ [illegible] صل علی محمد وعلی آل محمد کی اتباع
[illegible] آل کا مناسب ہوا اور آل کے معنی ہیں
اہل وعیال [illegible] دوست [illegible] بیان [illegible]
معنی مراد ہیں۔ آل اسم جمع ہے جمع [illegible]
المجتبیٰ کا صفت ہونا صحیح ہے
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ترکیب صفحہ ۲
(با) حرف جار (اسم) مضاف (اللہ) اسم
جلالت موصوف۔ الف لام برائے تعریف
(رحمٰن) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں
(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
راجع ہوئے موصوف (رحمٰن) صفت مشبہ
اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر
صفت اول۔ الف لام برائے تعریف
(رحیم) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں
(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل راجع ہوئے

موصوف رحیم
صفت مشبہ اپنے فاعل سے
مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت ثانی
موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر
مضاف الیہ اسم مضاف اپنے مضاف
الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف
مستقر ہوا (اَبتدِئُ) فعل متعلق
(اَبتدِئُ) فعل مضارع معروف صیغہ
واحد متکلم (انا) ضمیر مرفوع متصل اس
میں پوشیدہ فاعل (اَبتدِئُ) کا
فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے
مل کر جملہ فعلیہ [illegible] انشائیہ ہوا
(فائدہ) جس حرف جار کا متعلق عبارت
میں مذکور [illegible] ظرف مستقر
[illegible] اور جس کا متعلق مذکور [illegible]
(قولہ) الحمد للہ [illegible] (الحمد)
(الف لام) حرف [illegible] اسم جلالت
مبتدا (للہ) حرف جار [illegible] مستقر ہوا
مجرور جار مجرور مل کر ظرف [illegible] (علی)
متعلق [illegible] مقدر کا
حرف جار (مصطفیٰ)

المتأخرین [illegible] الذی [illegible] الصفات [illegible]

عہ پڑھا جاتا ہے۔ ۔ سہ یہ اور مجتبیٰ ہم معنی ہیں یعنی برگزیدہ۔ ۱۲ [illegible]

(رکل) حرف جار (آل) [illegible] (و) حرف عطف (علیٰ) حرف جار [illegible] مضاف [illegible] مضاف الیہ [illegible] الیہ راجع ہوئے [illegible] موصوف (آل) [illegible] (المجتبیٰ) [illegible] ضمیر مرفوع متصل [illegible] فاعل [illegible] راجع ہوئے موصوف [illegible] اسم مفعول [illegible] صفت [illegible] مجرور [illegible]

[illegible] معطوف علیہ [illegible] معطوف [illegible] ظرف مستقر [illegible] اسم فاعل [illegible] ضمیر مرفوع متصل [illegible] الصلوٰۃ [illegible]

عہ ([illegible]) الفوائد [illegible] ترکیب [illegible] اگر کسی مقام پر

[illegible] المعطوف [illegible] فاضلۃ [illegible] فضائل [illegible] تفضیلۃ [illegible] المصطفیٰ [illegible]

بیان تقسیم العوامل

اعلم ان العوامل فی النحو علی ما الفه الشیخ الامام افضل علماء الانام عبد القاهر بن عبد الرحمن الجرجانی سقی الله ثراه وجعل الجنة مثواه مائة عامل لفظیة ومعنویة فاللفظیة منها علی ضربین

ترکیب صفحہ ۴

(صفحہ ۳) اسناد یہ یعنی نفس مجرد کو ہم اپنے اعمال میں استفادہ حاصل کرنے کے لئے آلات اور تربیت پاتے حروف تہجی ہیں۔ جیسے ہماری لفظی کارروائیاں۔ ہاں ہم کو ان کی ضرورت ہے۔ ہاں عمل معنوی کے قائم مقام ہیں۔ ان کا اور عمل مقصود ہیں وہ افعال ہیں۔ اس قول سے کہ جواب یہ ہے۔ آخر تک۔ ان حضرات کے قول کا لفظ انما کے جنہوں نے عامل معنوی کو دو سرے میں فرمایا کہ مبتداء و خبر ایک ہی عامل ہیں۔ اور حرف مضارع عامل ہیں۔

مضارع میں ۲ صفحہ (۳) سطر ۳

ترکیب (اعلم) الخ (اعلم) فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر اسم ضمیر مستتر فاعل (ان) الخ اسم جملہ جس میں (الخ) فعل متصل یا فاعل اور (جمیع) ان ضمیر آلہ مذکورہ۔ آل خبر میں جملہ اسمیہ خبریہ العوامل صفت مضاف الیہ ہو کر مبتدا مع خبر کے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(صفحہ ۴) مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا جملہ فعلیہ (خبر) معطوف علیہ پس (علی) مجرور ضمیر مصرف اور (اُن) الخ موصول (الکلمۃ) فعل ماضی مجہول صیغہ واحد مذکر غائب (ما) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ راجع بسوئے ما (الشئی) موصوف (الا) ما صفت اول (ما) فعل، ۲ اسم تفضیل مضاف صیغہ واحد مذکر (ما) ضمیر (اقوی) فعل ماضی مجہول شیء مضمر راجع بسوئے موصوف (علما) مضاف الیہ مضاف (الا ما) مضاف الیہ علماء مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ۱۔ اقضل مضاف اسم تفضیل مضاف کا اقضل فاعل ہے مضاف الیہ سے مل کر صفت ثانیہ موصوف اپنی دونوں صفت سے مل کر مبتدا معطوف علیہ معطوف

مضاف الیہ سے مل کر مضاف اپنے مضاف الیہ ابن مضاف الرحمٰن ملکر موصوف۔ مضاف الیہ مضاف عبد مضاف الیہ۔ عبد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ مضاف ابن مضاف کا۔ ابن مضاف ہوا۔ ابن مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت اول۔ الف لام حرف تعریف جرجانی۔ اسم منسوب دھقانی ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ نائب فاعل با عقل بسوئے موصوف۔ جرجانی۔ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت ثانی۔ موصوف اپنی دونوں صفت سے مل کر بدل۔ الشئی مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فاعل۔ آلف فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہوا موصول اپنے صلہ سے مل کر ... (صفحہ ۴)

۵ یہ تمیز رائے تاکید ہے کیونکہ ابہام لفظ فالسماعیة سے زائل ہو چکا ۔ ۱۲

سماعیة وقیاسیة فالسماعیة منها
احد وتسعون عاملا والقیاسیة منها
سبعة عوامل والمعنویة منها عددان
وتتنوع السماعیة منها علی ثلثة عشر نوعا

بیان تقسیم العوامل

لہ قولہ سماعیة وقیاسیة سماعیة وہ ہے جس کا تعین بوجہ تعدد جزئیات جمع ہو سکے اور قیاسی ہے وہ جس کی جزئیات معین نہ ہو کہ یہ بجز بعض ہو اگرچہ بعد ضبط کیا جا سکے وہ جس کا تعین با کلیہ ممکن ہو اس کا ضبط ہو سکے منہو سماعی ہوتا ہے تو سماعی ہے اور معنوی نہ سماعی ہیں نہ قیاسی کیونکہ دونوں لفظی کے اقسام ہیں اور معنوی اس کا مقابل ہے تفصیل اور افعال تعجب شیخ کے نزدیک عامل سماعی اور قیاسی نہیں اسی واسطے سماعی اور قیاسی میں ذکر نہیں کیا ۱۲

لہ قولہ فالسماعیة افعال ناقصہ، افعال مدح وذم افعال مقاربہ، افعال تعجب، مگر وہ مطلق فعل ہیں جو عامل قیاسی ہے۔ مگر بعض احکام میں مطلق فعل سے ممتاز ہونے کی بنا پر سماعی میں شمار کئے گئے۔ اسی طرح اسمائے اعداد مرکبہ جیسے احد عشر تا تسعة عشر اگرچہ اسم تام ممیز ہیں الفاظ ویں

ضمیمہ ع ہے تخصیص کے لئے یعنی بعض احکام کی وجہ سے منسوب ہیں باعث سماعی ہیں میں۔ قولہ احد وتسعون یعنی سماعیة لفظیة ایکانوے ہیں یعنی سماعیہ کے اعداد مرتبہ عامل ہیں جبکہ اسمائے اعداد مرکبہ کو ایک عامل قرار دیا جائے۔ ورنہ زائد ہو جاتے ہیں۔ قولہ سبعة عوامل یعنی عوامل لفظیہ قیاسیہ سات ہیں بشرطیکہ افعال تعجب اور اسم تفضیل کو عامل قیاسی قرار دیں (منہ)

عسہ باب تفعل سے برائے تکرار ہے جیسے تجرع بمعنی گھونٹ گھونٹ پانی پینا ۱۲

(النوع التاسع) اور اگر اس کو ذکر کئے گئے ہیں۔ اور اگر وہ تمیز ہے تو یہ عمل فقط نصب کرنے والے اسماء ہیں جو مبہمات کو منصوب کرتے ہیں (النوع الثامن) جن کا ذکر اس میں ہے۔ اور اگر وہ اسم فعل میں عمل کرے گا اور اس کا عمل جزم ہے تو یہ اسمائے جازمہ فعل مضارع ہیں جن کا بیان (النوع السابع) میں ہوا ہے اسمائے عاملہ کے یہ ہیں اتنا ہو گئے۔ اور اگر عامل ایک نہیں ہے تو ایک اسم میں عمل کرتا ہے یا ایک اسم اور ایک فعل میں یا دو اسم میں۔ اگر ایک اسم میں عمل کرے گا اور وہ عمل رفع ہے اور اس کے لئے مخصوص بالمدح مخصوص بالذم ضروری ہے تو یہ افعال مدح وذم ہیں جن کا ذکر (النوع الثانی عشر) میں ہوا ہے۔ اور اگر دو اسم میں عمل کرے گا اور وہ عمل نصب ہے تو یہ افعال قلوب ہیں جن کا ذکر (النوع الثالث عشر) میں بیان کیا ہے۔ اور اگر وہ عمل رفع ونصب ہے تو یہ افعال ناقصہ ہیں جن کو (النوع العاشر) میں تحریر کیا ہے۔ اور اگر ایک اسم اور ایک فعل میں عمل کرے گا تو یہ افعال مقاربہ ہیں جن کا ذکر (النوع الحادی عشر) میں کیا گیا ہے۔ اس طرح یہ تیرہ انواع ہو گئیں۔

[illegible]

(وہو) (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ بہل فعل اپنے فاعل اور مفعول ہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (الفاظ) (السماعیۃ الخ) واؤ عاطفہ تفصیل الفالام حرف تعریف اسماعیۃ (ہی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ہو کر موصوف مفید اسم منصوب راجع ہوئے موصوف سماعیۃ نائب فاعل اپنے نائب فاعل جملہ اسمیہ مل کر صفت ہوئی۔ العوامل مقدر کی صفت سے مل کر موصوف اپنی صفت جارہ (ها)

ترکیب صفحہ ۶

تنبیہ صفحہ (۶) علامت میم حرف جار والف علامت الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جملہ شبیہ احد مضمون ہو کر مبتدا اور (و) حرف عطف سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا ثانی مضاف اسمیہ خبریہ ہوا مقصد اسمیہ مضاف الیہ راجع ثانی بھما ضمیر متصل مجرور یہ مضاف الیہ الف ها ضمیر مجرور مبنی میم حرف علامہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت تثنیہ ثانی مضاف اسم علامت تثنیہ مبتدا قیاسیۃ اسمیہ ہے مل کر مبتدا ضمیر مرفوع متصل ہیں ایہ سے ہی ضمیر پوشیدہ راجع ہوئے منصوب نائب فاعل مرفوع ۱ اسم منصوب پوشیدہ ثانی بھما مقصد جملہ اسمیہ مبتدا ہے مل کر جملہ اسمیہ اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ ہوا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ پوشیدہ خبر مطعوفہ ہوا۔ سماعیۃ میں ہی پوشیدہ سوال۔ احدھما اور قیاسیۃ ضمیر ہی کا مرجع ثانیھما کا مرجع ضمیر ہی پوشیدہ ضمیر ہو بیان کیا گیا ہے۔ ضمیر مؤنث ہے اور مرجع مذکر

تو راجع اور مرجع میں مطابقت نہیں ہوئی حالانکہ مطابقت ضروری ہے۔ جواب۔ مطابقت عام ہے خواہ لفظ مرجع کے ساتھ ہو یا معنی مرجع کے ساتھ۔ اگرچہ یہاں مطابقت لفظ مرجع کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور کبھی اس کے معنی کے ساتھ۔ وقالوا مهما تاتنا به من ایة لتسحرنا بها فما نحن لك بمؤمنين۔ اس آیت میں ضمیر (بہ) کا مرجع لفظ مهما ہے الا ضمیر (بها) کا مرجع بھی وہی ہے۔ مگر اول ضمیر باعتبار لفظ مهما مذکر لائی گئی ہے۔ اور ضمیر دوم باعتبار معنی مؤنث۔ کیونکہ مهما کے معنی اس مقام پر آیۃ ہیں اور وہ مؤنث ہے۔ تفسیر مدارک میں ہے۔ والضمير في به وبها راجع الى مهما الا ان الاول

ذکر على اللفظ والثانی انث على المعنى لانها فی معنى الاية اھ اسی طرح یہاں احدھما اور ثانیھما سے مراد عوامل ہیں۔ اور لفظ عوامل مؤنث ہے اس لئے مطابقت ہو گئی۔ سماعیۃ وقیاسیۃ کی ترکیب مجرور بنانے کی تقدیر پر یہ مرفوع ہے اور اگر ان کو مجرور پڑھا جائے تو یہ ترکیب سابق معطوف معطوف علیہ ہو کر ضمیر بدل سے بدل ہو جائیں گے۔ پھر بدل اور مبدل منہ مل کر مجرور باقی ترکیب حسب سابق۔ اور اگر ان کو منصوب پڑھا جائے تو یہ معطوف معطوف علیہ مل کر اعنی فعل مقدر کے مفعول بہ ہوں گے۔ اور ترکیب یوں ہوگی۔ اعنی فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا)

موصوف اپنی صفت سے مل کر موصوف (من) حرف جار (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور راجع ذوالحال فامجرور جار مجرور اللفظیۃ ہوئے اسبب ثابتۃ سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتۃ) مقدرکا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں ہی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ راجع ہوئے ذوالحال ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا۔ احدھما معطوف علیہ (و) حرف عطف ثانیھما معطوف۔ معطوف معطوف علیہ اپنے سے مل کر مبتدا (ها) خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ والقیاسیۃ معطوفہ (و) حرف عطف الفلام حرف تعریف (قیاسیۃ) منصوب اس میں ہی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع ہوئے موصوف مقدر العوامل قیاسیۃ اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ العوامل موصوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال (من) حرف جار (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور راجع ہوئے اللفظیۃ۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتۃ) مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث ہی (م × ۲)

[illegible]

اس میں ہی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع ہوئے موصوف مقدر العوامل معنویۃ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ العوامل موصوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال (من) حرف جار (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور راجع ہوئے مائۃ عامل جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتۃ) مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں ہی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے ذوالحال۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر

[illegible]

النوع الاول

حروف تجر الاسم فقط وتسمى حروفا جارة وهي سبعة عشر حرفا الباء للالصاق وهو اتصال الشئ بالشئ اما حقيقة نحو به داء واما مجازا نحو مررت بزيد اي التصق مروري بمكان يقرب منه زيد وللاستعانة نحو كتبت بالقلم

النوع الاول حروف الجر

[illegible]

متصل بلا ضمیر راجع ہے مجرور ہو کر اتصال حقیقی مضاف مضاف الیہ۔ بنا اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ لفظ نحو وغیرہ کی مثال میں جب کہ ایسے ہو جیسے بعید ہو یہ سے نہ ایسی ہو گی معنی مراد نہیں ہوتے معنی وہ جملہ ہوں۔ پر تقدیر ارادہ لفظ نحو حرف جر مضاف الیہ معنی مراد ہوں۔ کی اور لفظ جب جو مجرور میں ایسے ہیں اس واسطے کہ ہم بحروف مضاف ہے من حیث ہے۔ تب۔ بلکہ وہ الفاظ مراد ہوں تو ترکیب میں یہ کہا کر لفظ اللفظ مراد ہوں تو ترکیب یوں ہوگی ہم کے ب۔ یاء کے معنی مراد لئے جائیں۔ تو ترکیب یوں ہوگی۔ با حرف جار۔ ھا ضمیر مجرور متصل مجرور راجع ہے غائب۔ مثلاً زید با۔ ثابت۔ مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ضمیر فاعل مقدر کا۔ ثابت اسم فاعل راجع ہے جار مجرور سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل الخ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قولہ نحو مضاف لفظ مررت الخ مضاف الیہ مل کر نحو مررت بزید مضاف مضاف الیہ سے مل کر

(بقیہ صفحہ ۸)
ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ راجع ہے حروف نائب فاعل۔ حروف موصوف جارۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث (ھی) ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ فاعل راجع ہے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول تسمی فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ قولہ وھی الخ (و) حرف عطف (ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا راجع ہے حروف جارۃ وسبعۃ عشر جارۃ (فا) خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ قولہ الباء الخ

(الباء) مبتدا۔ (للام) حرف جار (الالصاق) مجرور جار مجرور مل کر معطوف علیہ۔ (و) حرف عطف۔ لام حرف جار الاستعانۃ مجرور۔ جار مجرور مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قولہ وھو اتصال الخ

(و) حرف عطف (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا راجع ہے الالصاق (اتصال) مصدر مضاف جار (الشیء) مضاف الیہ (با) حرف جار (الشیء) مجرور۔ اتصال مضاف ظرف لغو۔ اتصال مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر تمیز۔ (امّا) حرف تردید حقیقۃ معطوف علیہ (و) حرف زائدہ برمذہب جمہور۔ (امّا) حرف عطف (مجازا) معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر تمیز۔ تمیز اپنی تمیز سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ قولہ نحوبہ داء الخ نحو مضاف لفظ ابہ داء مضاف اپنے مضاف الیہ۔ مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مثالہ الیہ محذوف کی۔ مثال (ہ) ضمیر مضاف ھا مجرور

قولہ نحو کتبت بالقلم لفظ کتبت بالقلم مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مثالہ مبتدا کی۔ اس میں مثال مضاف مقدر کی۔ ھا ضمیر مجرور منفصل مضاف الیہ راجع ہے مضاف الاستعانۃ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی کتبت صیغہ فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل۔ با حرف جار۔ القلم مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ۱۲

ترکیب صفحہ ۸

مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہے اتصال مجازی۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اور بر تقدیر ارادہ معنی ترکیب یوں ہوگی۔ مررت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل۔ با حرف جار۔ زید مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ قولہ ای التصق الخ ای حرف تفسیر۔ التصق فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب۔ مضاف ضمیر فاعل۔ متصل مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ با حرف جار۔ مکان موصوف۔ فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب یقرب۔ ھا ضمیر مجرور متصل حرف جار۔ (مجرور) [?]

البشیر الکامل بھ شرح مسائل عامل

۱۲

[illegible]

النوع الاول حروف الجر

وَقَدْ تَكُونُ لِلتَّعْلِيلِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ وَلِلْمُصَاحَبَةِ نَحْوُ اشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ وَلِلتَّعْدِيَةِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَنَحْوُ ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ اَيْ اَذْهَبْتُهٗ وَلِلْمُقَابَلَةِ نَحْوُ اشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ بِالْفَرَسِ وَلِلْقَسَمِ نَحْوُ بِاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا وَلِلْاِسْتِعْطَافِ نَحْوُ ارْحَمْ بِزَيْدٍ

(نغیہ صفحہ ۱) بِاللّٰہِ تَعَالٰی

اگر اقسمت ... دونوں ...

[illegible]

(ترکیب صفحہ ۱۰)

دونوں ... ہے

وقولہ (و) حرف عطف ... فعل ناقص ...

[illegible]

ترکیب
صفحہ ۱۰

[illegible]

باقی صفحہ ۱۔ اور اسکے لئے حروف قسم میں سے صرف (باء) آتی ہے۔ نظر برآں مثال شرح درست نہیں اسیواسطے شرح

[illegible]

بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف ۔ اسمیں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل (کذا) اسم کنایہ مفعول بہ ۔ لافعلن فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر
جملہ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی۔ ادحم فعل امر حاضر معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اسمیں انتَ پوشیدہ جسمیں آنْ ضمیر مرفوع متصل فاعل ۔ ت علامت

النوع الاول حروف الجر

وللظرفية نحو زيد بالبلد وللزيادة نحو قوله

تعالى وَلَا تُلْقُوا بِاَيْدِيكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ

واللام للاختصاص نحو الجل للفرس

وللزيادة نحو رَدِفَ لَكُم اى ردفكم وللتعليل

نحو جئتك لاكرامك وللقسم نحو لله لا

يؤخر الاجل

سے اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن ١٢

ترکیب صفحہ ۱۲

(ھی) ضمیر بارز مرفوع متصل اس میں فاعل، راجع ہوئے (الامر) ۔ فاعل اپنے فاعل اور ... مل کر جملہ ... ہوا ... مبتدا خبر ... مضاف مضاف الیہ ... مثال مضاف ... مثالہ مقدر کی ... متصل مضاف ... الیہ راجع ہوئے (الاختصاص) مضاف الیہ مل کر ...

(یعنی مبتدا) ... مثال مضاف الیہ راجع ... مقدر کی ... متصل مضاف مضاف الیہ ... (ھا) ضمیر مجرور ... الظرفیۃ ... مضاف مضاف الیہ مل کر ... مبتدا، خبر ... تقدیراً ... (البلاغۃ) ... (ثابت) ... اسم فاعل ... صیغہ واحد ... ضمیر بارز مرفوع متصل ... فاعل ... مل کر جملہ ... خبر ...

[illegible]

النوع الاول حروف الجر

وللمعاقبة[1] نحو لزم الشر للشقاوة ومن وهي[2] لابتداء الغاية نحو سرت من البصرة الى الكوفة وللتبعيض[3] نحو اخذت من الدراهم اي بعض الدراهم وللتبيين[4] نحو قوله تعالى فاجتنبوا الرجس من الاوثان اي الرجس الذي هو الاوثان[5]۔

[1] قوله وللمعاقبة۔ یہ لغوی معنی ہیں کسی کے پیچھے آنا۔ یہاں پر مراد یہ ہے کہ لام اس پر دلالت کرتا ہے کہ اس کے مجرور کا حصول جو مطلوب نہیں، فعل مذکور کے بعد ہوا۔ یہ مثال مذکور کے معنی یہ ہوئے

یعنی بدعملی اور برائی کی صحبت کا التزام کیا تو اس التزام کے بعد بدنصیبی حاصل ہوئی جو مطلوب نہیں۔ اور اس لام کا نام لام صیرورت اور لام عاقبت اور لام تعقیب بھی ہے۔ قول شاعر: فللموت تغذو الوالدات سخالها

کما بحار المسالک۔ الدور یعنی اللام التعلیل نہیں ہے بلکہ یہی لام ہے اور پرورش اور تعمیر سے موت اور بربادی مطلوب نہیں۔ البتہ حاصل ہوتی ہیں۔ اور بھی اس میں تکلم مذکورہ معانی کے علاوہ ہیں۔ علی ابن یعنی (صف)

[illegible]

(۲۰۳) لزم (الشی للشقاوۃ) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بعض مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مثال مضاف مضاف الیہ راجع ہے (المعاقبۃ) سے مل کر جملہ اسمیہ بمعنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر بتقدیر ارادہ مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (النار) فعل ماضی (ھی) ضمیر مرفوع متصل نائب (الثانی) شبیہ فاعل راجع سبوئے جار (الشقاوۃ) مجرور۔ مفعول بہ لام حرف ظرف لغو ہوا۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ (اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ہی لابتداء الغایۃ)

قولہ و(من) وہی لابتداء اول
(و) حرف عطف (من) مبتدائے منفصل (و) زائدہ (ھی) ضمیر مرفوع (من) لام مبتدائے ثانی راجع سبوئے (الغایۃ) مضاف حرف جار (ابتدا) مضاف الیہ مل کر مجرور الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ (و) حرف عطف جار مجرور مل کر معطوف علیہ (التبعیض) مجرور لام حرف جار (و) حرف عطف لام معطوف (و) مجرور جار (التبیین) مجرور جار (الزائد) جار (و) حرف عطف لام حرف جار (الابتداء) مجرور جار مجرور مل کر معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع سبوئے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر۔ (ھی) مبتدائے ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر۔ (من) مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قولہ نحو سرت من البصرۃ الی الکوفۃ (نحو) مضاف لفظ سرت مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مثال مبتدا محذوف کی۔ مثال مضاف الیہ مضاف ۔۔۔

(باقی صفحہ ۱۱) مفعول بہ صریح (شیئًا) ہے کیونکہ اسکی علامت یہ ہے کہ اسکی جگہ لفظ (بعض) کے رکھنے سے معنی درست رہیں۔ چنانچہ شارح علیہ الرحمۃ نے اپنے قول (ای بعض الدراہم) سے اس جانب اشارہ فرمایا ہے۔ مبرد اور عبد القاہر اور زمخشری اس (من) کو ابتدائیہ قرار دیتے ہیں کہ مثال مذکور میں دراہم مبدء اخذ ہے۔ للعلۃ قولہ من اصل میں مبنی بر سکون ہے۔ مگر جب اس کے بعد الف لام واقع ہو تو الف کی حرکت فتح اس کو دیدیتے ہیں تو یہ مفتوح ہو جاتا ہے جیسے یہاں ہے اور اگر اسکے بعد الف لام کے سوا کسی اور ساکن ہو تو مکسور ہوتا ہے جیسے من ابنک و من اجلک آیا التی	لیمت قلبی * فانت بخیلۃ بالوصل عنی۔ من کثیر الاستعمال ہیں تھی کہ نون ساکن سے احتراز کرتے ہیں فتح دیدیا گیا ہے۔ ۵ قولہ للتبیین یعنی امر مبہم سے مراد ظاہر کرنے کیلئے کبھی اسکی علامت یہ ہے کہ اسم موصول کو اسکی جگہ رکھنا درست ہو۔ چنانچہ شارح کے قول ای الرجس الذی ہو میں اس طرف اشارہ ہے۔ یا یہ کہ ظرف دیگر یوں کہا جائے کہ مجرور کو مبہم کی خبر بنا سکیں۔ چنانچہ مثال مذکور میں یہ کہہ سکتے ہیں الرجس ھو الاوثان بخلاف من تبعیضیہ کہ اسکے مجرور کو خبر بنانا درست نہیں ہے۔ مثلاً اخذت عشرین من الدراہم میں دراہم سے معین کرنا درست نہیں کہ عشرین کے زائد میں یہی من برائے تبعیض ہے اھ العقود	دراہم۔ کہنا درست نہیں کیونکہ کل کا حمل جزء پر لازم آتا ہے اور جز اس وقت درست نہیں اور اگر دراہم سے جنس مراد ہے تو من برائے تبیین ہے۔ اور العشرون دراہم کہنا درست ہے۔ کیونکہ جنس کا حمل بعض افراد پر ۱۲ جو صحیح ہے۔ اور (عن) من قائل میں (من) برائے تبیین ہے اور قائل کا حمل ضمیر (عن) پر صحیح۔ امر مبہم اگر معرفہ ہو تو (من) اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہو کر حال ہوتا ہے۔ اور اگر نکرہ ہو تو صفت جیسے یلبسون ثیابا خضرًا من سندس۔ ۶ قولہ الاوثان استبرق ۱۲ اجتناب کیا یعنی جس طرح بتوں سے کرو یونہی اسی طرح بتوں سے اور انکی عبادت جاتا ہے۔ کیونکہ بت نجاست سے تنفر عظیم ۱۲ ترکیب صفحہ ۱۲ قولہ نحو لزم الشی للشقاوۃ (نحو) مضاف لفظ (۲۰۳)

(اخذت من الدراہم) (نحو) مضاف لفظ فعلیہ خبریہ ہوا۔ قولہ نحو دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ سرت فعل اپنے فاعل اور (الکوفۃ) مجرور ہو کر ظرف لغو (من) حرف جار (البصرۃ) مجرور۔ جار مجرور (تا) ضمیر مرفوع متصل فاعل۔ سرت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم۔ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ کے ملکر خبر مبتدا محذوف کی ابتدا۔ مضاف الیہ۔ مجرور متصل مضاف الیہ مثال مضاف (ھا) ضمیر ۔۔۔

[illegible]

فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (ای) حرف تفسیر (الرجس) موصوف (الذی) اسم موصول (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا راجع بسوئے اسم موصول (الاوثان) خبر

(من) حرف جار (الدراہم) مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا۔ ثابتا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف مقدر (شیئًا) اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت (شیئًا) موصوف اپنی صفت سے ملکر مفعول بہ۔ اخذت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ای) حرف تفسیر (بعض) مضاف (الدراہم) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ ہوا فعل مقدر (اخذت) کا۔ اخذت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ مفسرہ ہوا۔

قولہ نحو قولہ تعالیٰ فاجتنبوا الرجس من الاوثان (نحو) مضاف (قول) مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل ذوالحال (تعالیٰ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضاف الیہ لفظ (فاجتنبوا الرجس من الاوثان) مضاف الیہ۔ مقولہ قول مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مبتدا محذوف و مثال مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (التبیین)

[illegible]

النوع الاول حروف الجر

وللزيادة[٤] نحو قوله تعالى يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ

وَ إلى لانتهاءِ الغاية فى المكان

نحو سِرت مِنَ البصرةِ الى الكوفة

وللمصاحبة[٥] نحو قوله تعالى وَلَا تَأْكُلُوا

أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِكُمْ اى مَعَ[٦] اموالكم

ترکیب صفحہ ۱۶

(بقیہ صفحہ ۱۶) ... انتہائے غایت میں ابتداء مسافت ... ابتداء غایت میں حرف مصاحبت ... ادر صاحبت میں حرف مع ... قولہ الی ... اموالکم ...

قولہ نحو قولہ تعالیٰ یغفر لکم من ذنوبکم ... مضاف ... قول مصدر مضاف ...

... اموال مضاف ... علامت جمع ... مضاف الیہ ... لا تاکلوا اموالھم ... اموال مضاف ...

السہیل الکامل شرح عامل

مکتبہ مدرسہ اسلامی عربی اندرکوٹ میرٹھ

النوع الاول حروف الجر

وقد یکون ما بعدها داخلاً فی ما
قبلها ان کان ما بعدها من جنس ما
قبلها نحو قوله تعالیٰ فاغسلوا وجوهکم
وایدیکم الی المرافق وقد لا یکون
ما بعدها داخلاً فی ما قبلها ان
لم یکن ما بعدها من جنس ما قبلها
نحو قوله تعالیٰ ثم اتموا الصیام الی اللیل

(رحم) راجع ہوئے اسم جلالت ذوالجلال (تعالیٰ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب ضمیر مرفوع متصل اس میں (ھو) پوشیدہ فاعل راجع ہوئے فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر حال ہوئے ذوالحال فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (قولہ) مضاف الیہ ... (فاغسلوا) ... (الی المرافق) ... مضاف مضاف الیہ ملکر ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول ... جیسا کہ مثال مقدر کی ... (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے ... اقبل ... اپنے مضاف الیہ سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ... فاعلوا ...

(بقیہ صفحہ ۱۸) (ھا) (قبل) مضاف مضاف الیہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے الی۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثبت) مقدر کا۔ ثبت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (ھو) ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ فاعل راجع ہوئے اسم موصول ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا (ما) اسم موصول اپنے صلے سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا (تی) اخلاف فعل اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر نعت ہوئے (یکون) فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزائے مقدم۔ (ان) حرف شرط (کان) فعل ناقص (ما) اسم موصول (بعل) مضاف (ھا) ضمیر مجرور

متصل مضاف الیہ راجع ہوئے الی۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا (ثبت) مقدر کا۔ ثبت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے اسم موصول ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلے سے ملکر اسم ہوا فعل ناقص (کان) کا۔ (من) حرف جار جنس (ما) اسم موصول (قبل) مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے الی۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثبت) مقدر کا ثبت فعل ماضی معروف

صیغہ واحد مذکر غائب ضمیر مرفوع متصل اس میں (ھو) ضمیر راجع ہوئے اسم موصول پوشیدہ فاعل راجع اور مفعول فیہ ثبت فعل اپنے فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا۔ اسم موصول اپنے صلے سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف مستقر جس مضاف اپنے مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتا مقدر کا ثابتا اسم فاعل اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے اسم فعل ناقص۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط مؤخر۔ شرط مؤخر اپنی جزائے مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔ قولہ نحو قولہ تعالیٰ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق (نحو) مضاف (ھا) (قول) مصدر مضاف (ھ) ضمیر مجرور متصل (مہ)

ترکیب صفحہ ۱۸

ہو کر خبر (لم یکون) فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جزائے مقدم۔ (ان) حرف شرط (ما) اسم (لم یکن) فعل ناقص (ما) اسم موصول (بعل) مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے الی۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا (ثبت) مقدر کا۔ ثبت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے اسم موصول۔ ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا (ما) اسم موصول اپنے صلے سے ملکر اسم ہوا فعل ناقص کا (من) حرف جار (جنس) (ما) مضاف (قبل) مضاف اسم موصول (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے الی قبل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا (ثبت) مقدر کا۔ ثبت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے اسم موصول (ما) ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر صلہ ہوا۔ (ما) اسم موصول اپنے صلے سے ملکر مضاف الیہ ہوا جنس مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور ہوا (من) حرف جار اپنے مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثابتا) مقدر کا ثابتا اسم فاعل اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فعل ناقص (لم یکن) اسم فاعل راجع ہوئے اسم فاعل اپنے فاعل اور

اور یہ بھی باطل ہے پس (یکن) کا مجزوم ہونا باطل ٹھہرا جواب (لم) جازم ہے اور قریب ہے مرجح پس ترجیح بلا مرجح لازم نہ آئی اور (لم یکن) میں (ان) جازم بھی

النوع الاول حروف الجرّ

وحتّٰى لانتهاء الغاية فى الزمان نحو نمت البارحة حتّى الصّباح وفى المكان نحو سرت البلد حتّى السّوق وللمصاحبة نحو قرأت وردى حتّى الدعاء اى مع الدّعاء وما بعدها قد يكون داخلا فى حكم ما قبلها نحو اكلت السّمكة حتّى رأسها وقد لا يكون داخلا فيه نحو المثال المذكور

الترکیب صفحہ

(بقیہ صفحہ ۲۰) انتہاء مسبب مضاف الیہ ... (الصباحۃ) ... ثابتۃ ... (ھی) ضمیر مرفوع ... نعت البارحۃ ... (حتی الصباح) ... مثال ... (ھا) ضمیر مجرور متصل ... انتہاء الغایۃ فی الزمان ... مضاف الیہ ... قولہ نحو ... قرأت ...

[illegible]

شرح عامل مائۃ الکامل التشبیر

النوع الاول حروف الجر

وَهِيَ مُخْتَصَّةٌ بِالاسْمِ الظَّاهِرِ بِخِلَافِ إِلَى فَلَا يُقَالُ حَتَّاهُ وَيُقَالُ إِلَيْهِ وَعَلَى لِلاسْتِعْلَاءِ نَحْوُ زَيْدٌ عَلَى السَّطْحِ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَقَدْ تَكُونُ بِمَعْنَى الْبَاءِ نَحْوُ مَرَرْتُ عَلَيْهِ بِمَعْنَى مَرَرْتُ بِهِ وَقَدْ تَكُونُ بِمَعْنَى فِي

[illegible]

(بقیہ صفحہ ۳۳) پر
موصوف (الظاہر) یعنی الذی
(ال) حرف تعریف ... اسم فاعل صیغہ واحد
(ظاہر) اسم فاعل ... ضمیر مرفوع
... فاعل راجع ...
متصل ... اسم فاعل ...
اسم موصوف ... صفت موصوف ...
فاعل سے مل کر ... جار
صفت سے ... ظرف لغو ہوا
مجرور ...
(با) حرف جار (ظاہر) مضاف
(الی) مضاف الیہ ... مجرور
اپنے مضاف ... ظرف مستقر ہوا

اور ظرف لغو سے مل کر
شبہ جملہ ... خبر (ھی)
جزا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہوا۔ قولہ فلا یقال
(فا) فصیحہ (لا یقال)
فعل مضارع مجہول صیغہ
واحد مذکر غائب (حسنات)
نائب فاعل۔ لا یقال
فعل مجہول اپنے نائب فاعل
سے مل کر جزا شرط مقدر
(اذا کان الامر کذالک)
[illegible]

... ضمیر راجع
... فاعل
مرفوع متصل ... ثابتا اسم فاعل
... اسم کان ... مستقر ہے مل کر خبر
اپنے فاعل اور ظرف ...
جملہ اسمیہ ہو کر خبر کان ...
... مفعول ... مقدم
اسم ... خبر ... جزا سے مل کر
... شرط ... جزا ...
جملہ شرطیہ ہوا۔ قولہ ویقال الیہ
... فعل مضارع
(و) حرف عطف (یقال) ...
مجہول صیغہ واحد مذکر غائب (الیہ)
[illegible]

ترکیب
صفحہ ۳۲

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن

یہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ العزیز کا ترجمۂ قرآن کریم ہے جس کے متعلق ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ اردو تراجم میں صرف یہی ترجمہ غلطیوں سے پاک ہے۔ ورنہ بہارے ترجمے ... ہوئے ہیں جن میں غلطیاں ہیں جن کے اعتقاد سے ایمان رخصت ...

[illegible]

نحو قوله تعالى إن كنتم على سفرٍ اى فى سفرٍ
وعن للبعد والمجاوزة نحو رميت السهم
عن القوس وفى للظرفية نحو المال فى
الكيس ونظرت فى الكتاب وللاستعلاء
نحو قوله تعالى ولأصلبنكم فى جذوع النخل.

النوع الاول حروف الجر

ترکیب صفحہ ۲۴

(بقیہ صفحہ ۲۳)

قولہ ترکیب ... مضاف الیہ ... مثال ...

قولہ نحو قولہ تعالیٰ ... فعل ماضی معروف ... ضمیر مرفوع متصل ... فاعل ... مفعول ... مضاف ... مضاف الیہ ...

مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ... مثال مضاف ... (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ...

(الحمد) مبتدا ... (للہ) ... خبر ... جملہ اسمیہ خبریہ ...

فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب ... ضمیر مرفوع متصل (ھو) ... فاعل ... مفعول ... جار مجرور ... ظرف لغو ... فعل اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(فی) حرف جار ... (النحل) مضاف ... مضاف الیہ ... جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو ...

مثال ... (الا استقلال) ... مثال ...

(و) حرف عطف ... معطوف علیہ ... معطوف ... ثابتۃ ... اسم فاعل ... ضمیر ... فاعل ... شبہ جملہ ...

(فی الکتاب) ... (ای) حرف تفسیر ... (المثال) ... (فی الکتاب) ... جار مجرور ... ظرف مستقر ...

ترکیب سابق ... کلام ... فعل ناقص ... اسم ... خبر ...

النوع الاول حروف الجر

والكاف للتشبيه نحو زيد كالاسد وقد تكونُ زائدة نحو قوله تعالى ليس كمثله شئ ومذ ومنذ لابتداء الغاية في الزمان الماضي نحو ما رأيته مذ يوم الجمعة او منذ يوم الجمعة اي ابتداءُ عدم رؤيتي اياه كان يومَ الجمعة إلى الآن۔

ثانیاً اگر تسلیم کر لیں کہ نہیں لفظ میں زیادہ ہے تو دونوں میں فرق یہ کہ پہلی پر دوسری قرات قرینہ ہے اور یہاں کوئی قرینہ نہیں **قولہ** مذ و منذ۔ اول بضم میم و سکون ذال ہے دوسرا ساکن سے ملاتی ہو تو اسکا آخر اکثر مضموم ہوتا ہے اور بعض لغات میں ساکن سے ملاقات مضموم ہوتا ہے مذ اسم منذ کی میم ہوا تو یہ لفظ ہے اور ...... پر مبنی ہے یعنی ابتداء الملک اس میں تقدیر یہ ہے یا یعنی جمیع المدۃ اس میں ... مبتداء ہے اسی اسم مقصود بالبیان ہے مذ اور منذ اسمی شارح علیہ الرحمۃ نے ذکر نہیں فرمایا ہے **قولہ** ۔۔۔ یعنی اس بات کا افادہ کرتے ہیں کہ ابتداء الماضی منفی یا مثبت فعل سے جس زمانہ میں ہو وہ زمانہ ماضی ہے یا وقت تکلم تک اور وہ زمانہ اگرچہ عموماً مقصود ہو اسکا ...

بیان سے سکوت کیا گیا اس صورت میں انکا دخول معرفہ پر ہوتا ہے۔ اور یہ یعنی (من) ابتدا یعنی اس بات کا افادہ کرتے ہیں کہ فعل منفی یا مثبت کا کل زمانہ ان کا مدخول ہے جسکا آخر وقت تکلم سے پیوستہ ہے اس صورت میں انکا دخول نکرہ معدودہ پر ہوتا ہے اور یہ یعنی (من) اور (الی) فعل منفی کی مثال کتب میں ذکر ہوئی۔ اور مثبت کی یہ ما سافرت من البلد منذ یوم الجمعۃ یا منذ یوم الجمعۃ بر تقدیر اول معنی یہ ہونگے کہ میں نے شہر سے جمعہ کے دن سفر شروع کیا تھا اور زمانہ سفر تکلم تک منقطع ہے اور بر تقدیر دوم مثال یہ ہو گی ما سافرت من البلد مذ یومین یا منذ یومین جس کے یہ معنی

... سے سفر کرنے ... دونوں ... یہ ... کا ... ہے حاصل بہ ... ہے ... سو اول ... ابتدا ... ہے ... مقصود بالبیان ابتدا ... اول میں مقصود ابتدا و انتہا دونوں یعنی کل ... ودم میں ابتداء و انتہا ... کا افادہ کرتے ہیں کہ ... دخول ... یعنی ظرفیت ... یعنی (فی) ... زمانہ حاضر معرفہ ہو اس وقت یہ ... ہوتے ہیں جیسے ما رأیتہ مذ یومنا

ترکیب صفحہ (٢٦)

قولہ فالکاف للتشبیہ الخ (ف) حرف عطف (الکاف) مبتداء لام ... جار (التشبیہ) مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اسمیں (ہی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہے والکاف ثابتہ ... فاعل ... خبر ... جملہ اسمیہ خبریہ ... قولہ نحو زید کالاسد (نحو) مضاف ... زید کالاسد ... مضاف الیہ ... مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل ...

ترکیب صفحہ ٢٦

معطوف علیہ (الف) تقدیر حرف عطف (منذ) یوم الجمعۃ معطوف علیہ اپنے (مَا رأیتُہ) معطوف الیہ نحو مضاف معطوف سے ملکر خبر مثالہا محذوف اپنے مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل کی۔ مثال مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل کی۔ مثال مضاف الیہ راجع ہے مذ اور منذ مضاف الیہ راجع ہے مذ اور منذ (م) حرف جار (ا) علامت تثنیہ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی (مَا رأیتُ) نفی فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم (تُ) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل (ہ) ضمیر منصوب متصل بارز مفعول بہ راجع بسوئے غائب (منذ) حرف جار (الیوم) مضاف الجمعۃ مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور ہوا جار اپنے مجرور سے ملکر ظرف لغو ہوا۔ ما رأیت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (منذ) حرف جار (یوم) مضاف (الجمعۃ) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور ہوا۔ منذ حرف جار اپنے مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہے مقدر کا ثابتۃ ... (ما رأیت) نفی فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم (تُ) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل (ہا) ضمیر منصوب متصل بارز مفعول بہ راجع بسوئے غائب ما رأیت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ ... ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ای) حرف تفسیر (ابتداء) مصدر مضاف (رؤیتی) مصدر مضاف (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ سے ملکر فاعل ... (ایاہ) ضمیر منصوب منفصل راجع بسوئے غائب مفعول بہ (ہ) علامت غیبت رؤیت مصدر مضاف

النوع الاول حروف الجر

وَقَدْ تكونان بمعنى جميع المدة نحو مارأيته[١] مذيومين اومنذ يومين[٢] اى جميع مدة انقطاع رؤيتى اياه يومان و رُبَّ[٣] للتقليل[٤] ولايكون مجرورها الا نكرة[٥]

ترکیب صفحہ ۲۸

تقریب صفحہ (۲۸) موصوف ہوتا
اور ان نکرہ کا موصوف تقلیل کے لئے
بھی ضروری ہے نکرہ کا مدلول ہے یعنی
ہو سکے جو رب کا مدلول ہے تقلیل کیونکہ
جنس کی نوع مبہم کی تقلیل کریگا اور
وہ جنس پر دلالت کرے گا تو
صفت اسکی تخصیص کریگی اور
جنس نوع مبہم ہو جائیگی اور
وہ بھی تقلیل کا افادہ کرتا ہے
(ربّ) یہی کی تقلیل کا افادہ کرتا ہے یعنی وہ
(ے قولہ یوملین یعنی وہ
معدوم جن کا آخر زمانہ نکلم سے پہلے
ہے اور یوملین اگرچہ لفظا نکرہ
ہے مگر یہاں اردو سے معنی ان دونوں
کے ساتھ متعلق ہے جو زمانہ تکلم
مقدم ہیں اس کا آخر زمانہ تکلم
سے متصل ہے۔ اسلئے کہ من اور
منذ تمام استعمالات میں زمانہ
کی تعیین کیلئے موضوع ہیں جنکا
آخر زمانہ تکلم سے اتصال رکھتا ہے
یعنی وقتاً تقلیل کیوں ہے
کیلئے یہ جس کیلئے صدر کلام واجب
ہے اس وجہ سے کلام صدر کلام اور
ہے جیسے کم خبریہ وغیرہ
کے جملہ خبریہ ...

کے واسطے آئیگا

(ترکیب صفحہ ۲۸)
قولہ (و) تکونان الخ (و)
حرف عطف (عاطفہ) حرف
برائے تقلیل (تکونان)
فعل ناقص صیغہ تثنیہ مونث
غائب (ا) ضمیر مرفوع متصل اور
اسم راجع ہوئے من اور منذ
(با) حرف جار (معنی ...)
(جمیع) مضاف الیہ مضاف
(الملتقی) مضاف الیہ
جمیع مضاف اپنے مضاف الیہ
سے ملکر مضاف الیہ معنی مضاف
اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور
جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا
ثابتتین مقدر کا ثابتتین
اسم فاعل صیغہ تثنیہ مونث
(فیہما) بوشیدہ جس میں
(ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل
و جمع ہوئے اسم فعل ناقص
(م) حرف عماد (ا)
علامت تثنیہ

ثابتتین اسم فاعل اپنے فاعل شبہ
فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر
جملہ اسمیہ ہوکر خبر تکونان نیس ناقص
اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ خبریہ معطوفہ ہوا
قولہ نحو ما رأیته الخ (نحو) مضاف
(ما رأیتہ مذ یومان) معطوف علیہ
(ما رأیتہ منذ یومین) تقدیر
(او) حرف عطف معطوف علیہ اپنے
ما رأیتہ معطوف الیہ ہوا نحو
معطوف سے ملکر مضاف الیہ
مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر
مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف (ہا)
ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے
مذ اور منذ کا جمیع مدت کے معنی میں
ہونا۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ
سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ
اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی (ما)
(رأیت) نفی فعل ماضی معروف صیغہ
واحد متکلم (ت) ضمیر مرفوع متصل بارز
فاعل (ہا) ضمیر منصوب متصل بارز مفعول
(منذ) حرف جار (یومان) مجرور
جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا
(ص ۱۵)

جسکی خصوصیات
مندرجہ ذیل ہیں (۱) احادیث کو
زیر زبر پیش اعراب لگادیے گئے ہیں
تاکہ عربی ناخواندہ حضرات
بھی اسکی تلاوت سے مشرف
ہو سکیں۔ (۲) ہر حدیث کا
بین السطور بامحاورہ اردو میں
ترجمہ کر دیا گیا ہے تاکہ اردو خواں
اصحاب بھی حدیثوں کے معانی پر
واقف ہو جائیں۔ (۳) بخاری شریف
کا پہلا باب (باب کیف کان
بدء الوحی الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم) زمانۂ قدیم
سے معرکۃ الآراء چلا آرہا ہے
کہ احادیث مذکورہ کی
باہمی تطبیق میں متقدمین اور
متاخرین علماء کرام
نے بڑی کاوشیں
فرمائیں مگر پھر
بھی احادیث تشنۂ تطبیق رہیں
اس شرح میں احادیث کی
نہایت عمدہ وجہ تطبیق بیان کی گئی
ہے جس کے پیش نظر تمام احادیث
ترجمۃ الباب کے ساتھ منطبق ہو جاتی
ہیں۔ (۴) بخاری شریف کی پہلی
حدیث (انما الاعمال بالنیات)
پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے جو غالباً
دوسری شروح میں
یکجا نہ ملے گی۔ شوافع و احناف
کے اختلافی مسائل کو بسط کے ساتھ بیان کیا
گیا ہے۔ ہر حدیث سے استنباط کردہ
مسائل بھی ذکر کر دیے گئے ہیں۔ صرف،
نحو، معانی، بیان، بدیع و نعوت
سے حدیث کے ہر جملہ
کو واضح کر دیا

النوع الاوّل حروف الجرّ

موصوفةً ولا يكون متعلّقه الا فعلاً ماضياً
نحو رُبَّ رجلٍ كريمٍ لقيتُ وقد تدخل على الضمير
المبهم ولا يكون تمييزه الا نكرةً موصوفةً
نحو رُبَّه رجلاً جواداً والواو للقسم وهي لا
تدخل الا على الاسم الظاهر لا على المضمر
نحو واللهِ لاشربنّ اللبنَ

ترکیب صفحہ ۳۰

(واللہ لا تشربن اللبن) مضاف الیہ۔ نحو مضاف، پنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی۔ مثالہ میں مثال مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع

م م (اقسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا (لا تشربن) صیغہ واحد متکلم بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف۔ اقسم میں (انا) ضمیر

النوع الاول حروف الجر

وَقَدْ تَكُوْنُ بِمَعْنَى رُبَّ نَحْوُ وَعَالِمٍ يَعْمَلُ بِعِلْمِهِ
اى رب عالم يعمل بعلمه وَالتَّاءُ لِلْقَسَمِ وَ
هِيَ لَا تَدْخُلُ اِلَّا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى نَحْوُ
تَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا اِعْلَمْ اَنَّهُ لَابُدَّ لِلْقَسَمِ
مِنَ الْجَوَابِ فَاِنْ كَانَ جَوَابُهُ جُمْلَةً اِسْمِيَّةً
فَاِنْ كَانَتْ مُثْبَتَةً وَجَبَ اَنْ تَكُوْنَ مُصَدَّرَةً
بِاِنَّ اَوْ لَامِ الْاِبْتِدَاءِ نَحْوُ وَاللّٰهِ اِنَّ زَيْدًا
قَائِمٌ وَوَاللّٰهِ لَزَيْدٌ قَائِمٌ

ترکیب
صفحہ ۳۲

(بقیہ صفحہ ۳۲) بِھٰذَا المَقَام
سورۃ الا الذی انزلت فیہ سورۃ البقرۃ ای لھٰذا المقام اور
البقرۃ ای بِھٰذَا المقام۔ اور
یا ان بھذا المقام ولا
بدون حدا ازی تجویز و نون اور
نادر ہے جیسے واللہ لزیدٌ قائم
قولہ واللہ لزید الخ
والناس انسانین اور انسان کی
بعض نحوی میں بفیدواو علت
ہیں۔ اس تقدیر پر اکثر شاذ ہے
تعداد شمار کیا جائے یا حرف عطف
مقدمات میں ہے جیسے الوزید سے
حکایت کیا ہے۔ اکلت خبزًا
لحماً طریًا ای لحماً طریًا
اور ابو الحسن نے حکایت کی ہے

ای واللہ ان الامت
متعلق ہوا فعل۔ ۱۲
ترکیب۔ صفحہ ۳۲
قولہ وَقَد تَکُونُ الخ (و)
حرف عطف (تکون) فعل مضارع
معروف صیغہ واحد مؤنث غائب
فعل ناقص اس میں (ھی)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم
راجع ہوئے الواو۔ (با) حرف
جار (معنی) مضاف (رب)
مضاف الیہ معنی مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا۔
جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔
ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم
فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں
(ھی) ضمیر مرفوع متصل

(ثم) مضاف (رھا) الیہ مضاف الیہ جو مضاف ہے
(علماء) مضاف الیہ۔ مثالہ مقدر کی
مضاف الیہ سے مل کر خبر متصل مضاف
مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف
مثال مضاف (واو) کا معنی رب ہونا۔
الیہ راجع ہوئے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا
مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ تقدیر
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (عالم)
معنی (واو) بمعنی (رب) حرف جار (عالم)
الارادہ معنی مضارع معروف صیغہ واحد
موصوف (یعمل) فعل مضارع متصل
مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع (با) حرف
پوشیدہ فاعل راجع ہوئے موصوف متصل
جار (علم) مضاف (ھا) ضمیر مجرور
مضاف الیہ راجع ہوئے عالم علم مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر
ظرف لغو یعمل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو
سے مل کر صفت عالم موصوف

۵ دوسری شرط اول الی جزائے مل کر جوابِ شرطیہ ہوا۔ (نحو) مضاف (واللہ ان زیدًا قائم) معطوف علیہ (و) حرف عطف (واللہ لزید قائم) معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف کے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ راجع ہوئے جواب کا (انّ) اور لام ابتدا کیا۔ مصدر ہونا برتقدیر جملہ اسمیہ خبریہ ہونے کے۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے

النوع الاول حروف الجر

وان كانت منفية كانت مصدرة بما
ولا وإن مثل والله ما زيد قائماً و
والله لا زيد في الدار ولا عمرو والله
ان زيد قائم وان كان جوابه جملة
فعلية فان كانت مثبتة كانت
مصدرة باللام وقد او باللام وحده
مثل والله لقد قام زيد ووالله
لا فعلن كذا وان كانت منفية فان
كانت فعلاً ماضياً كانت مصدرة بما

ترکیب
صفحہ ۳۴

(تفیر صفحہ ۳۴) (و) حرف عطف (لا) معطوف (و) حرف عطف (ان) معطوف (و) حرف عطف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ما معطوف علیہا جار مجرور مل کر ظرف سے مل کر مجرور ہوا جار مجرور مفعول اپنے لغو (ہو) مصدر (ق) اسم مفعول شبہ ہاتھ فاعل معطوف نعت سے مل کر فعل ناقص جملہ اسمیہ ہو کر خبر کا جملہ فعلیہ ہو کر جملہ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ شرطیہ معطوف شرط اپنی جزاء سے مل کر مثل واللہ ہو جملہ شرطیہ دوم ہو کر قولہ مثل (ما) (زید) مضاف واللہ شما (زید) مضاف (و) حرف عطف (عمرو) معطوف علیہ (و) فانما معطوف (الا دولاد عمرو) واللہ لا زید فی اللادولاد (عمرو) اللہ معطوف (و) حرف عطف مجرور (قائم) معطوف سے مل کر ان زید قائم معطوف (ان) علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ مثل مضاف مثال مقدر مضاف الیہ سے مل کر مثال ضمیر مجرور مضاف الیہ (ہ) ضمیر راجع کی مثال مضاف الیہ راجع متصل مضاف الیہ تا اللہ جواب شرط

(۱۷۰) مضاف ...

اور ان کیا تو مصدر ہو تا بر تقدیر جملہ اسمیہ منفیہ ہو جیسے مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ثانی معنی (ف) حرف جار (ما) اسم جلالت مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ اقسم جمعہ مقدر کا۔ اقسم فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل اقسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ (ما) شاید بلیس (زید) مسکام اسم (ر قائما) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بجانب اسم ما۔ قائما اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ما شاید بلیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ

(۱۷۱) ...

ہو کر جواب (و) قسم ہوا حرف جار (اللہ) اسم جلالت مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا اقسم مقدر کا۔ اقسم فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل اقسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا (لام) تاکید نفی جنس ملغی عن العمل (زید) معطوف علیہ (و) حرف عطف (لا) تاکید زائدہ (عمرو) معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا (فی) حرف جار (الدار) مجرور جار مجرور مل کر ثابتان مقدر کا ثابتان اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (ہما) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ جس میں (ہما) ضمیر راجع ہے زید و عمرو (۳) فاعل راجع ہے ثابتان اسم فاعل علامت تثنیہ مستتر سے مل کر شبہ جملہ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جواب قسم ہوا (۳)

(ب) کا فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ہوا موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر کانت فعل ناقص اپنے اسم اور خبر (۳) سے

(۱۷۴) جزاء ہوئی شرط اول کی۔ شرط اول اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔ شرط دوم ہو ۔ ۱۲

النوع الاول حروف الجر

مثل واللّٰه ما قام زيدٌ وان كانت
فعلاً مضارعاً كانت مصدرة بما و لا
ولن مثل واللّٰه ما افعلن كذا او واللّٰه
لا افعلن كذا و واللّٰه لن افعل كذا
وقد يكون جواب القسم محذوفاً
ان كان قبل القسم جملة كالجملة
التي وقعت جوابه مثل زيدٌ عالمٌ
واللّٰه اي واللّٰه ان زيداً عالماً او كان
القسم واقعاً بين الجملة المذكورة

ترکیب صفحہ ٣٦

ترکیب صفحہ ٣٦

قولہ (مثل) واللہ ما قام

(و) حرف جار قسم (اللہ) مضاف (مثل) مثل مضاف ... مثال مضاف

(××) راجع بسوئے جواب قسم کا محذوف ہونا برینا تقدیر کہ قسم سے پیشتر ایسا امر ہو چکا ہے کہ جواب پر دلالت کرے ۔ مثال مضاف

(×٣) بالفعل (زید عالم) اسم (عالم) صیغہ صفت مشبہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے زید

مستقل ہوں تو اُن کا اسم ہمیشہ مستتر ہوتا ہے جیسے جاءنی القوم لیس زیداً اور جاءنی القوم لا یکون زیداً۔۱۲

مثل زید واللّٰہ عالم ای واللّٰہ اِنّ زیداً عالمٌ وحاشا وخلا وعدا کُلُّ واحدٍ منھا للاستثناء مثل جاءنی القوم حاشا زیدٍ وخلا زیدٍ وعدا زیدٍ وقال بعضھم ان الاسم الواقع بعدھا یکون منصوباً علی المفعولیۃ فحینئذٍ تکون ھٰذہ الالفاظ افعالاً والفاعل فیھا ضمیر مستتر دائماً فالمثال المذکور فی معنی جاءنی القوم حاشا زیداً وخلا زیداً وعدا زیداً۔

(۴۴) ای بترۃ اللّٰہ تعالٰی) زیداً (عن الحیض الخ) اور بعض نے فرمایا کہ یہ کلمات مبنی ہوا الخ) جب بعد دخل بنا بر استثناء (۴۴)

النوع الاول حروف الجر

ے بعنی حامد کو واقف کی تعلیم سے خارج کرنے کے لئے ۱۲ سے یعنی غیر منصرف ۱۲ سے غیر منصرف ہونیکا باعث ۱۲ سے بتقدیر جاءنی القوم سے یہ بھی بتقدیر مذکور ۱۲

ترکیب صفحہ ۳۸

(۸) المثال مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا برتقدیر اراد، معنی ...

ترکیب صفحہ ۳۸ والله تعالیٰ اعلم
قولہ مثل زید و الله تعالیٰ
(مثل) مضاف (زید) مضاف الیہ مثل مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر خبر مثال مبتدا
مثال مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل
مضاف الیہ۔ راجع ہے جواب قسم کی طرف
مضاف الیہ ... تقدیر یہ ہے
محذوف ہوا ... واقع ہے جو قسم کے جواب
جملہ کے بیان واقع ہے مثال مضاف اپنے
دلالت کرنے ... مبتدا اپنی
مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ... برتقدیر
خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (عالم)
اراده معنی (زید) مبتدا (عالم)
صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
... جملہ عالم صفت مشبہ
... سے مل کر ...

متصل پوشیدہ فاعل
اقسم فعل اپنے فاعل اور ظرف
مستقر سے مل کر جملہ انشائیہ
قسمیہ ہوا۔ جس کا
جواب محذوف
(ای) حرف تفسیر (و)
حرف جار (اسم) جلالت مجرور جار
مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ اقسم
متعلق ... اقسم فعل مضارع
معروف صیغہ واحد متکلم اس میں
(انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل۔ اقسم فعل اپنے فاعل
... ظرف مستقر سے مل کر جملہ انشائیہ
... قسمیہ
(الاعظم) صفت مشبہ صیغہ
... متصل ...

قولہ حاشا زید و خلا زید ...
(و) حرف عطف (حاشا) معطوف علیہ
(و) حرف عطف (خلا) معطوف ...
عطف (خلا) معطوف ... حاشا ... اپنے
دونوں معطوف ... موصوف (من) ...
(حاشا) ضمیر مجرور متصل مجرور جار
مجرور ... ظرف مستقر ... اسم ...
... ثابت اسم فاعل صیغہ واحد ... فاعل
(ھو) ضمیر مرفوع ... ثابت اسم فاعل اپنے
... موصوف ... صفت
صفت ... موصوف اپنی صفت
... مضاف الیہ ... مضاف اپنے
... مضاف الیہ سے مل کر ...
... استثناء مجرور ... ثابت
ظرف مستقر ... اس میں (ھو)
... فاعل ...
ضمیر مرفوع متصل ... اسم فاعل
... جملہ ...

تقدیر ارادہ ... حاشا ... فعل ماضی معروف
صیغہ واحد مذکر غائب ... (القوم) فاعل
... منصوب ... مجرور
(حاشا) ... فعل ... فاعل اور
... مجرور ... فعل ... جملہ فعلیہ
... مفعول ... (زید) مجرور ...
... القوم ...
... فعل ماضی معروف ...
... فاعل ... مفعول ...
(القوم) ... مستثنیٰ ...

فاعل ... مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ...
... (فا) حرف عطف برائے تفریع ...
(فا) حرف عطف ... بدل الکل من الکل ...
مبدل منہ (الف) بدل الکل ...
مضاف الیہ ... اسم الواقع بعدھا
... مبدل منہ اپنے بدل
... المفعولیۃ ... مقدم ... ترکیب
الکل ... مفعول ... مضاف
... مضاف الیہ ... مضاف
... مضاف الیہ ... مضاف
جملہ ... مضاف الیہ ...
... مضاف الیہ ... مقدم ... ترکیب
مضاف الیہ سے مل کر ...
فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر (ذا) اسم
(فعل) ... ضمیر (ھا) ... (الالفاظ) صفت
اشارہ ... موصوف (الالفاظ) ... اسم
موصوف اپنی صفت سے مل کر ...
(الفاظ) خبر ... مل کر
... فعل ناقص اپنے
اسم ... مفعول ... مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ
خبریہ ... (و) حرف عطف (الفاعل)
... (حا) ... ضمیر ... مجرور
... الالفاظ ...
... ضمیر ... موصوف ...
... صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر
... اسم فاعل صیغہ ... موصوف
... متصل پوشیدہ فاعل ...
... (استثنا) ...
ضمیر مرفوع ... (استثناء) ...
موصوف محذوف ... مل کر ...
... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت
... صفت (استثناء) موصوف اپنی
... مفعول مطلق ...
صفت ... مفعول ...
... فاعل ... مفعول ...
مفعول فیہ ...

(XXX) ... (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہے بسوئے القوم ... مفعول بہ حاشا اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال ... القوم ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل

وإذا وقعت خلا وعدا بعد ما مثل ما خلا زيدًا وما عدا زيدًا أو في صدر الكلام مثل خلا البيتُ زيدًا وعدا القومُ زيدًا تعيّنتا للفعليّة

النوع الثاني

الحروف المشبّهة بالفعل وهي تدخل على المبتدأ والخبر تنصب المبتدأ

النوع الثاني الحروف المشبّهة بالفعل

ترکیب صفحہ ۳۰

(تقریبہ صیغہ ہے) ... فعل ہے
کے ساتھ موسوم کیا گیا۔ اور فعل متعدی
فعل اصل ہے اور فعل ہونے کی وجہ
کے ساتھ مشابہت ...
سے یہ حروف عمل کرتے ہیں ...
... مشابہت ... لفظی ...
... معنوی ...
باعتبار جمیع حروف ...
جاننا چاہیے کہ فعل ان اقسام ...
منضم ہوتا ہے اور فتح پر مبنی ہوتا ہے ...
... (ماضی) ...
صیغہ جمع مؤنث غائب ماضی۔
اور یکتن بروزن (ضاربن) ...
جمع مؤنث حاضر از مفاعلت ...
اصل میں بروزن (لیس) ... لغت کے
... (قطن) صیغہ ...
اعتبار سے بروزن ...
جمع مؤنث غائب ...
عربی ... ہے

نزدیک معتبر نہیں ... معنوی
ان معانی کا جزئی ہونا جیسے
فعل کے معنی جزئی ہوتے ہیں
کیونکہ ان کے مفہوم میں نسبت
الی فاعل معین ... داخل ہے۔ تو جس طرح
(حققت) کے معنی تضمنی تحقیق
جزئی ہیں اسی طرح (اِنَّ) اور
(اَنَّ) کے اور جس طرح (شبہت)
کے معنی تضمنی تشبیہ جزئی ہیں
اسی طرح (کَاَنَّ) کے اور جس
طرح (استدرکت) کے معنی
تضمنی استدراک جزئی ہیں۔
اسی طرح (لٰکِنَّ) کے اور جس
طرح (تمنیت) کے معنی تضمنی
تمنا کے جزئی ہیں۔ اسی طرح
(لَیْتَ) کے اور جس طرح
(ترجیت) کے معنی تضمنی ترجی
جزئی ہیں اسی طرح (لَعَلَّ) کے ...
... جاء نی القوم ...

بنا پر ... (اختصار
القوم ... جاؤنی القوم) ...
ان مثالوں میں ... مقصود
ذکر نہیں کیا۔ ... نہیں
بالبحث میں ... قصداً ۱۲
نون کا ذکر ...
للہ حروف مشبہ بالفعل ...
مشبہ ... بلیس ... مشمرات
وجہ یہ ... حروف فعل ...
مشابہت ... متصرف کے ساتھ
وہ دونوں فعل ... نہیں ہے ...
مشابہت ... فعل ...
فعل تام ... اصل ہے ...
پر شرافت حاصل ہے ...
کو دوم ...
ساتھ مشابہت ...
یوم ... شرافت حاصل ہے۔ ۱۲
(ترکیب صفحہ ۳۰)
قولہ والثالث وقعت الجر (و) حرف
استثنائیہ (اذا) ظرف زمان متضمن
معنی شرط مفعول فیہ مقدم

(۴) بر فتح فاعل مرفوع محلاً راجع بسوئے الحروف المشبہۃ بالفعل۔ (المبتدا) مفعول بہ (۴×۴)

النوع الثاني الحروف المشبهة بالفعل

وترفع الخبر وهي ستة حروف إنّ وأنّ وهما للتحقيق مضمون الجملة الاسمية مثل إنّ زيداً قائمٌ أي حققت قيام زيدٍ و بلغني أنّ زيداً منطلق أي بلغني ثبوت انطلاق زيدٍ وكأنّ وهي للتشبيه نحو كأنّ زيداً اسدٌ ولكنّ وهي للاستدراك أي لدفع التوهم الناشي من الكلام السابق

ف بنی تمیم اور قبیلہ قیس (لعنّ) بولتے ہیں۔

سبق ۳

ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح ذو ح ہوئے مبتدا شا ثابتۃ اسم فاعل

ترکیب صفحہ ۲۲

(قیام) مضاف (زید) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ حقیقت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ

(×) فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم اَنّ۔ منطلق اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر اَنّ کا اسم اپنی خبر سے مل کر صلہ۔ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر

فاعل بلغ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (بلغ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح (ق) وقایہ کا مبنی بر کسرہ (ی)

النوع الثاني
الحروف المشبهة
بالفعل

ولهذا لا تقع الا بين الجملتين اللتين
تكونان متغايرتين بالمفهوم مثل
غاب زيد لكن بكرا حاضر وما جاءني
زيد لكن عمرا جاءني وليت وهي
للتمني مثل ليت زيدا قائم اي
اتمنى قيامه ولعل وهي للترجي
مثل لعل السلطان يكرمني

ترکیب صفحہ ۴۲

(۲) اسم اور جملہ اسمیہ ملکر جملہ خبریہ ہوا۔ (ما جاء) نفی فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (ن) ضمیر واحد مذکر غائب مبنی بر سکون مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ (لکن) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح، (جاء) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب ضمیر مستتر مرفوع محلاً منصوب (ر) ... (زید) ...

(بقیہ صفحہ ۴۴) محلاً ... (لا تقم) مبنی بر سکون مجرور ... ظرف لغو مقدم ... صیغہ واحد مذکر ... فعل مضارع معروف ضمیر مرفوع متصل نفی فعل مضارع (یقی) ... مبنی بر فتح راجع ... ثابت ... مرفوع محلاً مبنی بر ... (ان) حرف استثنائی ... پوشیدہ فاعل ... (الا) ... مضاف (الجملتین) ... لیکن ... (بین) اسم موصول ... بر سکون (اللذین) ... (تکونان) فعل موصوف مؤنث مبنی بر ... تثنیہ مؤنث غائب ... مضارع معروف صیغہ تثنیہ ضمیر (الف) ... مرفوع محلاً راجع ... (فعل ناقص) اسم ... مرفوع متصل مبنی بر سکون ... اسم موصول فاعل ضمیر ... لیوے (بین) اسم (هتما) پوشیدہ ... مفعول ... مرفوع متصل ... تثنیہ مؤنث (هما) ضمیر ... مبنی بر ضم راجع ... جس میں مرفوع محلاً ... (م) حرف ... فاعل مرفوع فعل ناقص (الف) ... بوے اسم مبنی بر فتح ... عماد ... تثنیہ مبنی بر سکون

(با) حرف جار مبنی بر کسر (المقدم) مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق بر (تبین) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، تکونان فعل ناقص اپنا اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف (بین) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر مفعول فیہ ہوا، لا تقع فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو مقدم اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ خبریہ معطوف ہوا۔ قولہ مثل غاب زید (۱۲) مثل ... مضاف (غاب) ... بکر ... ماضی معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ما جاء) ... (فی) ... معطوف علیہ اپنے معطوف سے ...

مل کر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مقدر ہوا۔ مثل مضاف ... مثالہ ... ضمیر مجرور (ها) مضاف الیہ محلاً مبنی ... مثال مضاف الیہ مجرور محلاً۔ مثال متصل ... لیکن ... ضمیر راجع ہو کر مضاف الیہ سے مل کر جملہ مضاف اپنے ... مبتدا ... بر تقدیر ارادہ معنی مبتدا ... ہوا۔ ... فعل ماضی معروف صیغہ واحد (غاب) فعل مبنی بر فتح (زید) فاعل ... مرکب ... جملہ فعلیہ ... (لکن) حرف ... اسم ... (بکرا) ... مبنی بر فتح ... فاعل صیغہ واحد ... مرفوع محلاً ... (حاضر) ... فاعل ... متصل پوشیدہ فاعل ... راجع ... مبنی بر فتح ... فاعل اپنے فاعل ... لکن ... (+)

(۳۰۴) بکسر (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون۔ یکرم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ

ترکیب ... لیت اپنے اسم اور خبر ... (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون ... (اتمنی) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم ... (انا) ضمیر ... مرفوع متصل پوشیدہ فاعل ... (ک) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ... (قیام) مضاف ... مضاف الیہ سے مل کر ... اتمنی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ ... (و) حرف عطف ... (هی) ... ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً ...

محلاً مبنی بر ضم ... لیت ... متصل مضاف الیہ ... مضاف (ها) ضمیر مجرور ... مثالہ مقدر ... مضاف الیہ ... مضاف (لیت) ... مبتدا ... ثابتۃ ... اسم فاعل ... متعلق ... ضمیر ... فاعل ...

(۱۰۰) ... فاعل مرفوع محلاً ... ضمیر مرفوع متصل ... (السلطان) ... اسم (بکر) ... ارادہ معنی ... مبتدا ... خبر ... مضاف الیہ ... مثال مضاف ... متعلق ...

النوع الثاني
الحروف المشبهة بالفعل

الحمام لنا + الى حمامتنا او نصفه فقد. الحمام کا نصب اور رفع دونوں مروی ہے۔ (۲۴xxx)

والفرق بين التمنى والترجى
أنّ الاول يستعمل فى الممكنات كما
مرّ والممتنعات مثل ليت الشّباب
يعود والترجى مخصوص بالممكنات
فلا يقال لعل الشّباب يعود و
تدخل مَا الكافة على جميعها
فتكفها عن العمل كقوله تعالى
إنّما الهكم اله واحد وانّما
زيد منطلق

۵ ما کا ان حروف کو ما بعد میں عمل کرنے سے روک دینا۔ بر لغت افصح ہے اور لغت غیر فصیح پر عمل ہوتا ہے (۲۴xxx)

(۲۳xxx) زرقاء یمامہ نامی عرب کی ایک عورت تیزی بینائی میں ضرب المثل ہے۔ ایک دن کی مسافت سے سوار کو دیکھ لیتی تھی۔ اسکے پاس (قطاۃ) نامی ایک پرندہ تھا جسکو فارسی میں

ترکیب صفحہ ۴۶

ترکیب و اعراب قولہ

(قولہ) وتدخل ما الکافۃ الخ (و) حرف عطف یا حرف استیناف مبنی بر فتح (تدخل) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (ما) موصوف مبنی بر سکون (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (کافۃ) اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اسمیں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ما موصوف کافۃ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر فاعل (علی) حرف جار مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے الحروف المشبہ بالفعل جمیع مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف لغو متعلق تدخل فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ...

(رفا) حرف عطف (الغیٰ) فعل ماضی مجہول صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً (ھا) ضمیر مبنی بر فتح راجع بسوئے ما ... مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے الحروف المشبہ ... (عن) حرف جار ... (العمل) مجرور ... جار مجرور سے ملکر ظرف لغو متعلق ... فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ... (قول) ...

(۲۰) ظرف لغو ... ہیں منصوب اسم مفعول ... اور ظرف ... مضاف الیہ ... معطوف علیہ ... (لیت) ... مثل (الشباب) ... مضاف ... مثال ... مثل ... مضاف (لا) ...

(۲۰۹) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (۴۳)

(صفحہ ۴۴) باقی مبنی بر ضم مرفوع محلاً موصوف مقدر راجع بسوئے موصوف علامت (الاسود) نون مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح ممکنات (...) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ (ما) (اِن) حرف جار مبنی بر سکون (ما) اسم موصول مبنی بر سکون صیغہ فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً اسمیں پوشیدہ فاعل مرفوع راجع بسوئے اسم مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول ... فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر مجرور ... جار مجرور (ثابت) متعلق ثابت ... اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں پوشیدہ ... ضمیر مرفوع متصل ... فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ... مقدر ...

(ھذا) (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون مبتدا ... خبر سے ملکر جملہ اسمیہ معترضہ ہوا (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (مستغنات) اسم فاعل صیغہ جمع مؤنث اسمیں (ھن) پوشیدہ ... اسمیں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بجانب موصوف مقدر (ن) نون مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح مستغنات اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ... معطوف ... الممکنات

(۲۴×۱) ...

معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صفت ... موصوف مجرور ... محل ... صفت سے ... متعدد اپنی صفت سے ملکر ... لیستعمل ... جار مجرور ملکر ظرف لغو اور ظرف ... فعل اپنے نائب فاعل ... سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (...) اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے الذی (ال) حرف جار مبنی بر کسر (با) حرف جار مبنی بر سکون ... حرف تعریف مبنی بر ... اسم فاعل صیغہ جمع مؤنث اسمیں (ھا) ... (ھن) پوشیدہ فاعل مرفوع ضمیر مرفوع متصل راجع بسوئے موصوف مقدر (الاسود) ... فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ... اپنے فاعل ... ہوکر صفت موصوف مقدر ... صفت سے ملکر ... (۳)

(۴۹) مبنی بر ضم (م) علامت جمع ... آلہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا (الہ) موصوف (واحد) صفت (۴۲)

قولہ فلا یقال ... ترکیب ...

(۴۳) راجع بسوئے مبتدا مقدر۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر۔ مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ

النوع الثالث

مَا وَلَا الْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ فِي النَّفْيِ وَالدُّخُولِ عَلَى الْمُبْتَدَأِ وَالْخَبَرِ تَرْفَعَانِ الْاِسْمَ وَتَنْصِبَانِ الْخَبَرَ وَتَدْخُلُ مَا عَلَى الْمَعْرِفَةِ وَالنَّكِرَةِ مِثْلُ مَا زَيْدٌ قَائِمًا وَلَا تَدْخُلُ لَا إِلَّا عَلَى النَّكِرَةِ نَحْوُ لَا رَجُلٌ ظَرِيفًا

النوع الثالث
ما ولا المشبهتان بليس

عـــه يعني زيرک وخوش طبع ۱۲

قولہ (ترفعان) الخ

(ترفعان) فعل مضارع معروف (ا) ضمیر

صیغہ تثنیہ مؤنث غائب ... فاعل مرفوع محلاً

مرفوع متصل ... راجع بسوئے ... مفعول بہ

مبنی برسکون ... فاعل اور

ترکیب
صفحہ ۴۸

عوامل مائۃ نحو تحفۃ الکامل البشیر

النوع الرابع

حروفٌ تنصب الاسم فقط[1] وهي سبعة احرف الواو[2] وهي بمعنى مع نحو استوى الماء والخشبة[3] والّا وهي للاستثناء[4] نحو جاءني القوم الا زيدًا

النوع الرابع حروف تنصب الاسم

[1] قوله فقط - اس میں (فا) جزائیہ ہے اور (قط) اسم فعل بمعنی امر حاضر (انتہ) اگر معنی الاسم سے متعلق ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ ان کا عمل اسم کے ساتھ مخصوص ہے غیر اسم میں عمل نہیں کرتے

تقدیر عبارت یوں ہوگی اذا نصبت بها الاسم فانته عن الاعمال فی غیر الاسم - یہیں تقدیر کی طرف اشارہ ہوا کہ وہ (لا تاکل السمك و تشرب اللبن) میں واو

واو کو ناصبہ فعل مضارع قرار دینے میں (واو) کے بعد (ان) ناصبہ مقدر ہے یہ مانع نہیں اور اگر معنی نصب سے متعلق ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ ان حروف کا عمل صرف نصب ہے (ص)

(ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح (رابع) فاعل ... منصوب بمفعول ہے ... بفعل ... منفعول بہ ... (انت) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا ... جملہ اسمیہ ... مل کر ... مبنی بر فتح (راشد) ... (فقط) ... ضمیر مرفوع متصل فاعل ... علامت خطاب مبنی بر سکون (ت) ... اپنے فاعل سے مل کر

(۲×۲) مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف (۲×۲)

(تقریبہ صفحہ ۵۰) ما زیداً میں مالک تصنع ہے جو ما لک عامل مفہوم ہوتا ہے۔ اور واو شیخ کے نزدیک مجرد واو ناصب ہے، چنانچہ کتاب میں یہی مذکور ہے۔ اور زجاج کے نزدیک واو کے بعد عامل مقدر فعل ہے۔ اور وہ (لا تلبس) تو مثال کتاب کی تقدیر یہ ہوگی۔ استوی الماء و لابس الخشبۃ۔ اور کوفیین کے نزدیک عامل معنوی ہے جس کو وہ خلاف سے تعبیر کرتے ہیں۔ اسکو یوں سمجھو کہ بر تقدیر عطف جاء زید و عمرو سے معیت مفہوم نہیں ہوتی۔ اور جاء زید و عمرا ہوتی ہے تو قول سے مفہوم ہوتی ہے تو قول دوم کی قول اول سے مخالفت ہوئی۔ اسی کو خلاف کہتے ہیں اور یہی انکے نزدیک عامل ہے۔

قولہ الا زیداً۔ سہ مستثنیٰ کے ناصب میں اختلاف ہے۔ زجاج اور شیخ کے نزدیک مستثنیٰ بصیغہ متکلم کے قائم مقام ہو کر الا ناصب ہے جیسے حروف نداء ادعو کے قائم مقام ہو کر ناصب تھے۔ اور بصریہ کے نزدیک فعل متقدم یا معنی فعل بتوسط الا جیسے جاء القوم اخوتک الا زیداً۔ میں کہ اخوۃ سے مواخاۃ کے معنی مفہوم ہوتے ہیں کیونکہ قول مذکور یعنی القوم ہوا خیناً الا زیداً ہے۔ اور کسائی کے نزدیک ان حرف مشبہ بالفعل مقدر بعد الا جس کی خبر محذوف ہے۔ تو کسائی کے نزدیک

جاء نی القوم الا زیداً کی تقدیر یہ ہوگی۔ الا ان زیداً لم یجیٔ۔ اور فراء کے نزدیک الا ان مخففہ اور لا عاطفہ سے مرکب ہے۔ تو اگر اسم مابعد منصوب ہو تو اس کا ناصب ان ہوگا۔ اور اگر اعراب میں ماقبل کے تابع ہے تو پھر لا عاطفہ ہوگی۔ پس انکے نزدیک تقدیر یہ ہوگی جاء نی القوم ان زیداً لا جاء ای لم یجیٔ۔ اور بعض کے نزدیک مستثنیٰ منصوب بضمیر الا علامت ہے جیسے حروف نداء ادعو بہ تھے۔ اور بعض نے کہا مستثنیٰ منہ عامل ہے۔ ۱۲

ترکیب صفحہ (۵۰) (النوع) موصوف (الرابع) صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا (وھو) موصوف (المنصوب) ... (نصب) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (ہ)

(۱۲) راجع ہوئے الا۔ (ل) حرف جار مبنی بر کسر (الاستثناء) مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (۲)

ترکیب صفحہ ۵۰

مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا الا اسم ... (انا) مفعول ... ظرف زمان ... منصوب محلاً مبنی بر سکون ... فعل ماضی معروف ... ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً ... (یا) حرف جار مبنی بر سکون ... مجرور ... [illegible]

الواو سے پیشتر (احدھا) مبتدا مقدر زائد ہیں اور (الا) سے پیشتر (ثانیھا) اور (یا) سے پیشتر (ثالثھا) اور (ایا) سے پیشتر (رابعھا) اور (ھیا) سے پیشتر (خامسھا) اور (ای) سے پیشتر (سادسھا) اور الہمزۃ المفتوحۃ سے پیشتر (سابعھا)۔ قولہ (وھی) بمعنی مع۔ (و) حرف عطف۔ یا حرف استثناء مبنی بر فتح (ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے الواو (معنی) (با) حرف جار مبنی بر کسر (مع) مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث وسمیں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدا ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (وفیہا) مثالیہ واو الخشبۃ۔ قولہ نحو استوی الماء و الخشبۃ (نحو) مضاف (استوی الماء و الخشبۃ) مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف۔ (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضمہ راجع ہوئے الواو

(۲×۲) ابتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی (جاء) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح (ن) وقایہ کا مبنی بر کسر (ی) ضمیر منصوب متصل (

النوع الرابع حروف تنصب الاسم

ويا وهي لنداء القريب والبعيد و
أيا وهيا وهما لنداء البعيد وأي
والهمزة المفتوحة وهما لنداء
القريب وهذه الحروف الخمسة
تنصب الاسم اذا كان مضافا
الى اسم آخر

ترکیب صفحہ ٥٢

(ترکیب صفحہ ٥٢) ... صفت اور ... مجرور ... اٰل تابعین کو تجلیہ اور ...

(ترکیب) ... (وقیتنا بالعباد) ... (القریب والعجیب) ...

قولہ وهي السنہ ... (و) حرف عطف ... ضمیر مرفوع متصل ... (العریب) ... مضاف ... (رهط) ...

[illegible]

(۱) علامت ... ثابتتان اسم ... (۲) حرف ... تثنیہ مبنی بر ...

[illegible]

(ا) حرف عطف ... مستانفہ ... (ہا) اسم اشارہ ... (الحروف) صفت اول ... صفت دوم ...

دونوں صفت ... موصوف اپنی ... اسم اشارہ مبدل منہ ... موصوف اپنی صفت ... اپنے بدل سے مل کر بدل ... مبتداء ... اسم اشارہ کو معطوف علیہ ... بدل اور الحروف ... صفت سے مل کر عطف بیان ... معطوف علیہ اپنے ... عطف بیان سے مل کر مبتداء ... (النصب) ... صیغہ واحد مونث غائب ... ضمیر مرفوع متصل

مضاف الیہ ... سے مل کر مفعول فیہ ... فاعل اور مفعول بہ ... مفعول فیہ سے مل کر ... جملہ فعلیہ خبریہ ... جملہ اسمیہ خبریہ ...

[illegible]

نحو یا عبد اللّٰہ ویا غلام زید وھیا شیخ القوم وای افضل القوم وأعبد اللّٰہ وترفع الاسم ان لم یکن ذلک الاسم مضافا مثل یا زید ویا رجل

النوع الخامس

حروف تنصب الفعل المضارع وھی اربعۃ احرف اَنْ ولَنْ وکَیْ واِذَن

النوع الخامس حروف تنصب الفعل المضارع

۵۵

ترکیب صفحہ ۵۴

مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسببے تردف موصوف (اربعۃ) تمیز مضاف (احرف) تمیز مضاف الیہ (۲۲)

(بقیہ صفحہ ۵۴) فعل ... لو نصب ... اس نوع میں ... ذریعے ... ناصب اسم ... نواصب ... فعل مرتبہ میں ... نواصب ... ہیں وجہ ... ۱۲ ... میں ... قولہ وھی اربعۃ احرف ... اور کوفیینکے نزدیک ... اور ... لام کی ... ہیں۔ (۱) حتی و (۲) لام کی ... (۳) کا جواب ... لام جحود (۴) ... نفی ... تمنی ... نہی ... استفہام ... (۵) ... عرض کے بعد واقع ہو ...

وقت تخفیف ہوتی ہے اور مصدری باین طور کروہ اپنے ما بعد کو بتاویل مصدر کر دیتا ہے اور یہ بھی یہ عمل میں اصل ہے۔ اور باقی اسپر محمول ہیں بوجہ عمل معنی استقبالی میں مشابہت ہے ... خلیل سے منقول ہے کہ اَنْ عامل ہے اور باقی عامل نہیں۔ اُن کے بعد اَنْ مقدر ہوتا ہے ۱۲ قولہ نحو یا عبد اللہ الخ (نحو) مضاف (یا عبد اللہ) مجرور تقدیرا ...

اسمیں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسببے موصوف مضارع اسم فاعل (۲۲)

(صفحہ ۲۲) اربعۃ تمیز مضاف ابہی تمیز مضاف الیہ سے ملکر جملہ ... (و) حرف عطف مبنی فتح (لکن) معطوف مرفوع تقدیرا (و) حرف عطف

النوع الخامس حروف تنصب الفعل المضارع

فَاَنْ للاستقبال وَاِنْ دخلت على الماضي نحو اسلمت اَنْ ادخل الجنّة وَاَنْ دخلتُ الجنّة وتسمّى هٰذه مصدريّة ولن لتاكيدِ نفي المستقبل مثل لَنْ تَرانِي

(۵۴) اسلمت فعل، یہ فاعل اور ظرف مستقر یا مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ قولہ و (تسمی) الخ (و) حرف استئنافیہ (تسمی) فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مؤنث غائب مبنی بر فتح (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ نائب فاعل مبنی بر سکون مرفوع محلاً (المصطلح) صفت ...

ترکیب صفحہ ۵۶

(تیج صفحہ ۵۶) فتح (انّ) فعل مضارع معروف ... (دخلت) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب ... فاعل مرفوع محلاً ... (ال) حرف تعریف ... اسم فاعل ... صفت ... اپنے موصوف سے مل کر ... جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ... قولہ (اسلمت ان ادخل الجنۃ) معطوف علیہ ... (و)

النوع الخامس حروف تنصب الفعل المضارع

واصلها لا ان عند الخليل فحذفت الهمزة تخفيفا فصارت لان ثم حذفت الالف لالتقاء الساكنين فبقت لن وكي للسببية اى يكون ما قبلها سببا لما بعدها مثل اسلمت كي ادخل الجنة فان الاسلام سبب لدخول الجنة واذن

له قوله اصلها لا ان — ان لن کی اصل میں اختلاف ہے سیبویہ اور جمہور کے نزدیک لن اپنی اصل پر ہے کوئی تغیر و تبدل نہیں

[illegible]

[illegible]

ترکیب صفحہ ۵۸

(۲۴۲) (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الجزاءُ) معطوف معطوف علیہا اپنے معطوف سے ملکر مجرور (۲X)

(X) ذ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف. ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور (XX)

(۲۶۲) جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا (ثابتۃٌ) مقدر کا. ثابتۃٌ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے جملہ.

للجواب والجزاء وهو لا يتحقق الا في الزمان المستقبل فهي لا تدخل الا على الفعل المستقبل مثل اذن تدخل الجنة في جواب من قال اسلمت

النوع السادس

حروف تجزم الفعل المضارع وهي خمسة احرف لم ولما ولام الامر ولا النهي

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

ترکیب صفحہ ۶۰

(۱۱) صفحہ ۶۰

سوال۔ جار مجرور اسم نہیں اور مستثنیٰ اسم ہی ہوتا ہے پھر جار مجرور کو مستثنیٰ کہنا کس طرح درست ہوا۔

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

وان للشرط والجزاء فلم يجعل المضارع
ماضيا منفيا مثل لم يضرب بمعنى ما ضرب
ولما مثل لم لكنها مختصة بالاستغراق
مثل لما يضرب زيد اي ما ضرب زيد في
شيء من الازمنة الماضية

[illegible]

بھی استمرار سے بھی بغیر استمرار کے ساتھ بایا جاتا ہے۔ اور اس میں تاکید نہیں ... سابق ہاشیہ میں تلکید سے تحقیق مراد ہو ... درست ہے کیونکہ بصیغہ ... ثابت ... لفظ ... فعل ماضی ... (لما) حرف ... مبنی بر ... ضمیر مرفوع ... فاعل ... مبتدا ... المضارع ...

(بقیہ صفحہ ٦٢) تماضیا منفیا ہے۔ قریبا نہیں ۱۲

تماضیا منفیا قریبا۔

۵ قولہ مختصۃ۔ اسم فاعل ہے اور اسم مفعول ہونا بھی محتمل ہے اور ایرا ینعدی کر اختصاص لازم ہے

۶ دونوں طرح مستعمل ہے۔ یعنی قولہ بالاستغراق۔ یعنی متکلم تک وقت انتفاء سے وقت استمرار نفی کے افادہ کیساتھ مخصوص ہے۔ مغنی اللبیب میں فرمایا کہ وقت تکلم تک استمرار نفی پر دلالت کرنے کی وجہ سے اس کے بعد قد کے تعقیب کا آنا جائز نہیں۔ بخلاف لم کہ اس کے بعد جائز ہے کیونکہ اس کی دلالت استمرار پر نہیں چنانچہ عرب کہتے ہیں ندمت فلم تنفع الندم اور ندمت فلما تنفعہ نہیں کہتے۔ اور اسی واسطے لم یکن ثم کان درست ہے۔ لیکن لما یکن ثم

کان درست نہیں بلکہ لما یکن وسوف یکون کہا جائے گا ۱۲

۵۶ قولہ بالاستغراق بائے جارہ جو اختصاص کا صلہ ہو اس کا مدخول کبھی مقصور علیہ ہوتا ہے اور کبھی مقصور پس استغراق اگر مقصور علیہ ہے تو معنی یہ ہونگے کہ لما استغراق پر مقصور ہے کہ عدم استغراق کے ساتھ مجتمع نہیں ہوتا۔ بخلاف لم کہ وہ مقصور نہیں اسی واسطے استغراق اور عدم استغراق ہر ایک کے مادہ میں مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے ولم یکن لہ کفوا احد میں مادہ استغراق ہے۔ اور هل اتی علی الانسان حین من الدهر لم یکن شیئا مذکورا۔ مادہ عدم

استغراق اس تقدیر پر استغراق مقصود علیہ اور لما مقصور ہے اور اگر مقصور استغراق ہوا۔ اور استغراق یعنی دلالت معنی یہ ہونگے کہ استغراق لما پر مقصور ہے کہ لم میں نہیں پائی جاتی کیونکہ وہ استغراق پر دلالت نہیں کرتا اگرچہ اس کے ساتھ کبھی مجتمع ہوجاتا ہے۔ کما مر۔ استغراق جہاں استغراق بادلالت میں فرق ہوتا ہے اور استغراق لم کا موضوع لہ ہے اور اول عظیم ہے کہ لما استغراق پر دلالت اس تقدیر پر دلالت کا فرض نہیں۔ اس تقدیر پر لما مقصور علیہ تھا۔ الغرض مقصور اور لما مقصور ہے کیونکہ انہوں نے اس کلام میں اپنی پہ رد ہے کہ لما احتمال استغراق نے یہ کہا تھا کہ لما استغراق میں لم کی طرح ہے ۱۲ اور عدم استغراق میں ثابت ہے الخ

۵۷ قولہ ای تماضی زمان تکلم تک یعنی وقت انتفاء سے وقت تکلم تک منتفی رہی۔ بخلاف لم ضرب کہ ہر زمانہ میں ضرب کی مطلق نفی پر دلالت کرتا ہے انتفا کا استمرار وقت تکلم تک اس کے مدلول میں (ہم)

(x) سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا ۱۲

[illegible]

ترکیب صفحہ ٦٢

(ہی) ضمیر مرفوع متصل ضمیر مرفوع محلا پوشیدہ نائب فاعل ہوئے اسم لکن مبنی بر فتح راجع ہوئے بر کسر (الاستغراق) (با) حرف جار مبنی بر کسر ظرف لغو مختصۃ مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر لکن اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ مثل لما یضرب زید الخ (مثل) مضاف (لما یضرب زید) مثل مضاف مضاف الیہ مجرور تقدیراً مثال مقدر مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر اپنے مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل کی۔ مثال مضاف مبنی بر ضم راجع بجانب مضاف الیہ محلا مجرور مضاف اپنے مضاف الیہ لما مثال مضاف مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۱۲ برتقدیر ارادہ معنی۔ (لما یضرب) نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب (زید) فاعل۔ لما یضرب فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (ما) نفی فعل ماضی معروف مبنی (ضرب) نفی فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زید) فاعل (من) حرف جار مبنی بر سکون مقدر (فی) حرف جار مبنی بر سکون متعلق (من) حرف جار مبنی بر سکون التخلص من الساکنین حرکت کسرہ (الازمنۃ) موصوف دال بمعنی التی اسم موصول مبنی بر سکون ماضیۃ ۱۲ (ہی) ضمیر مرفوع متصل فاعل صیغہ واحد مؤنث غائب اسم موصول ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم موصول ماضیۃ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ

مبنی (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون بر فتح راجع ہوئے مبتدا فاعل صیغہ واحد مذکر (مضارع) اسم فاعل متصل پوشیدہ مرفوع ضمیر راجع ہوئے (ہی) ضمیر مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع اسم فاعل اپنے فاعل سے مرفوع محلا۔ مضارع ہو کر صفت موصوف مقدر جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف مقدر لاعلی سے مل کر شبہ موصوف کی الفعل بواسطہ (ماضیا) موصوف تعدد الفعل مفعول بہ اسم مفعول صیغہ واحد (با) صفت سے مل کر مفعول متصل موصوف (منفیا) اسم ضمیر مرفوع محلا مبنی بر فتح مذکر (ہو) نائب فاعل مرفوع محلا پوشیدہ نائب فاعل۔ موصوف منفیا اسم راجع ہوئے موصوف فاعل سے مفعول اپنے نائب فاعل سے جملہ اسمیہ ہو کر صفت ماضیا موصوف اور دونوں ...

[illegible]

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

ولام الامر وهي لطلب الفعل إمّا عن الفاعل الغائب مثل ليضرب او عن الفاعل المتكلم مثل لاضرب ولنضرب او عن المفعول الغائب مثل ليُضرب او عن المفعول المخاطب مثل لتُضرب او عن المفعول المتكلم مثل لأُضرب ولنُضرب

(و) حرف عطف مبنی بر فتح (النصرت) معطوف علیہ (معطوف) معطوف بعدہ مضاف الیہ مضاف الیہ مقدر مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثال مضاف مل کر پھر مبتدا مضاف الیہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ سے مل کر پھر ...

(یا) ضمیر واحد مذکر متصل اسم فاعل صیغہ واحد ضمیر مرفوع مبنی بر فتح ...

ترکیب صفحہ ۶۴

(الف) حرف عطف مبنی بر سکون (عن) حرف جار مبنی بر سکون مثال مضاف بر سکون موجود حرکت مخلص ...

(ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (المفعول) موصوف ...

(و) حرف عطف مبنی بر فتح (النصرت) معطوف ... مثال مضاف الیہ مجرور ...

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

ولا النهي وهي ضد لام الامر اي لطلب ترك الفعل امّا عن الفاعل الغائب او المخاطب او المتكلّم مثل لا يضرب ولا تضرب ولا اضرب ولا نضرب وإنْ وهي تدخل على الجملتين والجملة الاولى تكون فعليةً والثّانية قد تكون فعليةً وقد تكون اسميةً وتسمى الاولى شرطًا۔

تركيب
صفحہ ٦٦

(۴۴) (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (×۴۴)

ترکیب صفحہ ۲۶ ف حرف عطف (الخ) قولہ (ولا النھی) (الخ) (و) حرف عطف (لا) مضاف (النھی) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے اول (و) زائدہ مبنی بر فتح (ھی) ضمیر مرفوع متصل مبتدائے دوم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (لا) (ضد) مضاف (الامر) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف لام مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ضد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ہو کر معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (ل) حرف جار مبنی بر (طلب) مضاف (ترک) مضاف الیہ مضاف

(الفعل) مضاف الیہ۔ ترک مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ طلب مضاف کا۔ (اما) حرف تردید مبنی بر سکون (عن) حرف جار مبنی بر سکون مقدر کسرہ موجودہ حرکت تخلص عن السکونین (الفاعل) موصوف (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (غائب) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف غائب اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (المخاطب)

اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مخاطب اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (متکلم) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف متکلم اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف۔ چونکہ (متکلم) اور (مخاطب) اور (غائب) بمعنی ثبوت میں ہیں اس لئے ان پر الف لام آئی نہیں بلکہ بالاتفاق حرف تعریف ہے اسی طرح یہ اسم فاعل اور یہ اسم مفعول ہیں معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر موصوف اپنی صفت۔ الفاعل موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور (۴۵)

(۲) فعلیہ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر تکون فعل ناقص اپنے اسم (×۴۵)

(الطلب ...) بر سکون ... ظرف لغو مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو تدخل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر مبتدائے دوم کی۔ مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ باعتبار ما بعد کبریٰ اور باعتبار ما قبل صغریٰ ہو کر خبر مبتدائے اول کی۔ مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ ہو کر معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ قولہ (الاولی) (الخ) (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الجملۃ) موصوف (الاولی) اسم تفضیل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف الاولی اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا۔ (تکون) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ناقص اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم ...

(ل) حرف جار ... (نضرب) ... (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لا) ... (اضرب) ... معطوف علیہ ... مثل مضاف ... مجرور تقدیراً

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

والثانية جزاءٌ فان كان الشرط والجزاء
او الشرط وحده فعلاً مضارعاً فتجزمه ان
على سبيل الوجوب مثل ان تضرب اضرب
وان تضرب ضربت وان تضرب فزيد
ضاربٌ وان كان الجزاء وحده فعلاً مضارعاً
فتجزمه على سبيل الجواز نحو ان ضربت اضرب

عہ قابل تفصیل - عہ ای لفظاً

ترکیب
صفحہ ٦٨

(۲) مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہے ... موصوف ... مضاف ... صفت ... موصوف ... جملہ ...

(xx) ...

(بقیہ ترکیب صفحہ ٦٨) ... شرط و جزا میں ... مضارع ... شرط ... جزا ... خلیل ... سیبویہ ... مبتدا ...

(امثلہ خلیل) ... دونوں ... شرط ... جزا ... مبتدا ... مجزوم ... قولہ فان کان ... ترکیب صفحہ ٦٨ ... (ان) حرف شرط مبنی بر سکون (کان) ماضی معروف فعل ...

... مبنی بر ... معطوف ... (الشرط) ... حرف عطف ... معطوف ... مضاف الیہ ... ذوالحال ... حال ... مضاف ... ضمیر ... فاعل ...

(x) فعلاً مضاف ہوا (علیٰ) حرف جار مبنی بر سکون رسبیل مضاف (الجوازم) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے

... فاعل مرفوع محلاً ... مبنی بر ضم ... ضمیر ... (ان) حرف شرط ... (تضرب) فعل مضارع ... (اضرب) ... فاعل ... جزا ...

(xx) مجرور محلاً مبنی برجزم راجع ہوئے حرف جزا کے فعل مضارع ہونے پر اِن کا اسکو جزم دینا۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ برتقدیر

النوع السابع

اسماء تجزم الفعل المضارع حال کونها مشتملة علی معنی اِنْ وتدخل علی الفعلین ویکون الفعل الاول سببا للفعل الثانی ویسمی الاول شرطا والثانی جزاء فان کان الفعلان مضارعین او کان الاول مضارعا دون الثانی فالجزم واجب فی المضارع وھی تسعة اسماء

فرع ہونے کی حیثیت سے ان اسماء کو ذکر میں مؤخر کر دیا - ١٢

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

[illegible]

قولہ (ویکون) حرف عطف (الفعل الخ) (و) حرف عطف (یکون) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص بنی برفتح (الاول) اسم ہے (ہو) اس میں ضمیر واحد مذکر متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً راجع ہوئے موصوف تفضیل صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف مبنی برفتح شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت سے مل کر اسم (الفعل) موصوف (ل) حرف جار مبنی برکسرہ (التانی) صفت مجرور جار مجرور ناقص (سببا) موصوف (الثانی) صفت مجرور جار مجرور مل کر موصوف سے مل کر مجرور جار مجرور ثابتا مقدر کا اپنی صفت مستقر ہوا۔ ثابتا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر

ترکیب صفحہ ۷۰

(بقیہ صفحہ ۷۰)
(التابع) صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا (اسملو) فعل موصوف (تجمع) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے موصوف (الفعل) موصوف (ال) حرف تعریف مبنی برسکون (مضارع) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے موصوف مضارع اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ (کون) مضاف (ھا) مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مجرور (ھا) ضمیر متصل

مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی مرفوع اسم کون۔ راجع ہوئے اسماء موصوف۔ (مشتملۃ) اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے اسم کون (علی) حرف جار مبنی برسکون۔ (معنی) مضاف (ان) مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ مشتملۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر کون مصدر مضاف اپنے

مضاف الیہ (اسم) مضاف الیہ اور خبر سے مل کر مضاف الیہ ہے مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ تجمع فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت اسماء موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قولہ وتدخل الخ (و) حرف عطف یا استیناف مبنی برفتح (تدخل) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے اسماء موصوف (علی) حرف جار مبنی برسکون (الفعلین) مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ تدخل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا (۳)

فاعل مرفوع محلاً موصوف بنی برفتح راجع ہوئے موصوف تفضیل مقدر (الفعل) الاول اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت الفعل مقدر اپنے فاعل سے مل کر صفت سے مل کر موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر اسم (مضارعا) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے موصوف مقدر (فعلا) بنی برفتح اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر مضارعا اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر موصوف مقدر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر فعلا کی موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر (ل) حرف (ن) مضاف (الثانی) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط

مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے موصوف۔ ثابتا اسم فاعل پوشیدہ فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر سببا موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ قولہ ویسمی (و) حرف عطف مبنی بر فتح (یسمی) فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب (الاول) اسم تفضیل اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے موصوف مقدر (الفعل) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الثانی) صفت موصوف مقدر (الفعل) کی اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر (۲) حرف عطف (جزاء) معطوف

(فا) جزائیہ مبنی برفتح (الجزاء) مبتدا (واجب) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے مبتدا۔ (فی) حرف جار مبنی برسکون (ال) حرف تعریف مبنی برسکون (مضارع) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے موصوف مقدر مضارع اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف مقدر (الفعل) کی موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ واجب اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو

معطوف سے مل کر مفعول بہ یسمی فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ قولہ فانتظان الفعلان (فا) حرف تفصیل مبنی برفتح (ان) حرف شرط مبنی برسکون (کان) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب (الفعلان) اسم (مضارعین) ... (ھما) پوشیدہ ضمیر (ھما) مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی (۴)

[illegible]

النوع الثالث اسماء تجزم الفعل المضارع

من وما وايّ ومتى واينما وانّى ومهما وحيثما واذ ما فمَن وهو لا يستعمل الّا في ذوي العقول نحو من يكرمني اكرمه اي ان يكرمني زيد اكرمه وان يكرمني عمرو اكرمه وما وهو لا يستعمل الّا في غير ذوي العقول غالبًا نحو

(٨) جیسا الکلام ما تضمن کلمتین بالاسناد ۱۲ عـه از اکرام بمعنی گرامی کردن ۱۲

ترکیب صفحہ ۷۲

(مَن) معطوف علیہ مرفوع مبنی بر فتح (و) حرف عطف مبنی بر فتح (و) حرف عطف تقدیراً (ما) معطوف مرفوع تقدیراً (ای) معطوف مبنی بر فتح (مَتیٰ) عطف مبنی بر فتح (و) حرف عطف مبنی نقلاً (و) حرف عطف مرفوع تقدیراً (و) حرف عطف معطوف مرفوع معطوف مبنی بر فتح (انیٰ) معطوف بر فتح (الیہما) معطوف مبنی بر فتح (و) حرف عطف تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح مرفوع تقدیراً (و) حرف مرفوع معطوف (مہما) معطوف مرفوع تقدیراً (حیثما) معطوف مبنی بر فتح (اذما) عطف مبنی بر فتح (و) حرف عطف معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مبتدا ہوا۔ (ھی) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ بیان ہے یہ بھی ترکیب کی طرح (مَن) کو ...

(ای) کو تا انبہا کی اور (مَتیٰ) کو ڈا نبھا کی اور (ایہما) کو خاص سمجھا کی اور (انیٰ) کو سادہ سمجھا کی اور (مہما) کو بستا بھا کی اور (حیثما) کو تا سمجھا کی اور (اذما) کو تا سمجھا کی۔ قولہ فمن (ھو) (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (مَن) مبتدائے اول مرفوع تقدیراً (ن) زائدہ مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوعاً محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدائے اول (لا یستعمل) نفی فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدائے دوم (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون (فی) حرف جار مبنی بر سکون (نحوی) مضاف (المعقول) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہوکر

ظرف لغو لا یستعمل فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ باعتبار صغریٰ کی بیپن خبر اور کبریٰ ذات وجہین صغریٰ کی ہوکر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ مل کر جملہ ... مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ ... کبریٰ ذات وجہین ... خبریہ مضاف الیہ (مَن) کبریٰ ... مضاف الیہ ... مضاف ... مثال ... مضاف الیہ مل کر مبتدا ... خبر ... ہوا

(x) ہوکر خبر، مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا۔ ۱۲

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

ما تشتر اشترای ان تشتر الفرس اشتر الفرس وان تشتر الثوب اشتر الثوب وأیٌّ وهو لا یستعمل الا فی ذوی العقول وتلزمه الاضافة مثل اَیُّهم یضربنی اضربه ای ان یضربنی زید اضربه وان یضربنی عمرو اضربه

ترکیب صفحہ ۷۴

(بقیہ صفحہ ۷۴) مجرور محلاً مبنی مضاف الیہ ہوئے ما۔ مثال بر ضمیر راجع ہوئے مضاف الیہ سے مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر شرط (ما) اسم شرط بمعنی ارادہ مفعول بہ مقدم مبنی بر سکون (تشتری) فعل منصوب محلاً مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) ضمیر پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (اشتر) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر پوشیدہ فاعل مرفوع متصل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (اشتر) فعل اپنے

فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء۔ شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (ان) حرف شرط مبنی بر سکون (تشتر) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (الفرس) مفعول بہ تشتر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (اشتر) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (الفرس) مفعول بہ

[illegible] (۳۲)

(اشتر) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء۔ شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ان) حرف شرط مبنی بر سکون (تشتر) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (الثوب) مفعول بہ تشتر فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (اشتر) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (الثوب) مفعول بہ۔ اشتر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء۔ شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔ سابق کی طرح (۳۵)

(x) (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ہا) ضمیر منصوب متصل (xx)

وہ جس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدا (ن) وقایہ کا مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون یضرب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ (اضرب) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ہا) ضمیر منصوب متصل مبنی بر سکون منصوب محلاً مفعول بہ ضمیر راجع مبتدا۔ اضرب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء۔ شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قولہ ای (ای) حرف تفسیر مبنی

النوع السابع أسماء تجزم الفعل المضارع

ومتى[1] وهو[2] للزمان مثل متى تذهب اذهب اى ان تذهب اليوم اذهب اليوم وان تذهب غدًا[3] اذهب غدًا وايْنما[4] وهو للمكان مثل اَيْنما تمشِ اَمشِ اى ان تمشِ الى المسجد امش الى المسجد وان تمشِ الى السوق امش الى السُّوق واَنّٰى[5] وهو[6] ايضًا للمكان

ترکیب صفحہ ۷۶

(X) ہبوے مبتدائے دوم ۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ۔ مبتدائے دوم

(۲) پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہبوے دلالت علی المکان ۔ آئیں فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا کیونکہ مبتدا اور خبر کے درمیان واقع ہے ۱۲

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

مثل انّی تکن اکن ای ان تکن فی البلدة اکن فی البلدة وان تکن فی البادیة اکن فی البادیة ومہما وھو للزمان مثل مہما تذھب اذھب ای ان تذھب الیوم اذھب الیوم وان تذھب غداً اذھب غداً

[illegible]

(باقی صفحہ ۷۸) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مثال مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بسابق کی طرح یہاں پر بھی پر ترکیب کر لیجئے (الی) سو مبتدا اور اس کو ظرف لغو بنا کر (مثل الی تکن) الخ سے مرکب کر کے خبر بنائیں۔ (و) اور (ھو للمکان) اعتراضیہ اور تردید یہ بر تقدیر شرط کو جملہ اعتراضیہ (الی) اسم بمعنی ارادہ مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً مبنی (تکن) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر فعل تام (ثبت) بمعنی (تثبت) اسمیں (انت) پوشیدہ جس میں (آن) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ تکن فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ

ہو کر شرط (اکن) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم (فعل تام) بمعنی (اثبت) اسمیں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون اکن فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (ان) حرف شرط مبنی بر سکون (تکن) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (آن) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (فی) حرف جار مبنی بر سکون۔

(البلدۃ المجہولۃ) مجرور مل کر ظرف لغو جار مجرور مل کر ظرف لغو تکن فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (اکن) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (فی) حرف جار مبنی بر سکون (البلدۃ) مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو اکن فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ان) حرف شرط مبنی بر سکون (تکن) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اسمیں (انت) پوشیدہ جس میں (آن) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (فی) حرف جار مبنی بر سکون (البادیۃ) مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو تکن فعل اپنے فاعل و ظرف لغو ...

ترکیب صفحہ ۷۸

[illegible]

(انت) پوشیدہ ضمیر مرفوع جس میں (آن) ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر متصل فاعل مرفوع علامت خطاب مبنی بر سکون (ت) مفعول فیہ۔ بر فتح (الیوم) مفعول فیہ۔ تذھب فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ شرط (اذھب) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (الیوم) مفعول فیہ۔ اذھب فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح۔ (ان) حرف شرط مبنی بر سکون (تذھب) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اسمیں (انت) پوشیدہ جس میں (آن) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (غدا) مفعول فیہ۔ تذھب فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ (اذھب) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (غدا) مفعول فیہ۔ اذھب فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

۱۲

[illegible]

ربما کان اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔ اقول حیثما کے شعر مذکور میں برائے زمان ہونیپر نقض (غایت) (۲۲)

وحيثما وهو للمكان مثل حيثما تقعد اقعد اى ان تقعد فى القرية اقعد فى القرية وان تقعد فى البلدة اقعد فى البلدة واذ ما وهو يستعمل فى غير ذوى العقول مثل اذما تفعل افعل اى ان تفعل الخياطة افعل الخياطة وان تفعل الزراعة افعل الزراعة وان كان

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

قولہ وحیثما ... جیسا بعض کے نزدیک متی اور این ... ہے کیونکہ لازم الاضافہ ... اور اضافت معنی شرط کے منافی ہے۔ اس لئے ... اور اضافت ابہام ... کرتی ہے۔ اور جب (ما) کافہ لاحق ہو کر اضافت سے روک دیتا ہے تو شرط کے واسطے صالح ہو جاتے ہیں۔ ۱۲

قولہ واذ ما ...

... شرح اللباب میں ہے ...

... فعل مضارع کا ... اس کو بھی ... صفات کیا ... ان صفات کا مرکب ہے ... (ای) بمعنی (متی) ... (ان) ... تاملت ... یعنی ... فعل ... ثانی ... مستعمل ...

(ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (م) مبنی بر سکون۔ (ق) حرف جار مبنی بر سکون۔ (البلابلۃ) مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ تفعل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ (افعل) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم (انا) ضمیر مرفوع متصل فاعل۔

ترکیب صفحہ (٨٠) قولہ وحینئذٍ وهو للبکان۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (حینئذ) ... مبنی بر (و) حرف عطف (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا (ل) حرف جار مبنی بر کسرہ (المکان) مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا متعلق ثابت کے۔ ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ضمیر مرفوع متصل فاعل۔

ترکیب صفحہ ٨٠

(x) الزراعۃ مفعول بہ۔ افعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے

الفعل الثاني مضارعًا دون الاول فالوجهان في المضارع الجزم والرفع مثل ان ما كتبت اكتب

النوع الثامن

اسماء تنصب الاسماء النكرات على التمييز وهي اربعة اسماء

الاول لفظ عشر

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

(۳۲) اسم فاعل۔ اس میں ضمیر واحد مذکر غائب مستتر فاعل۔ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم متصل (رھف) فاعل مرفوع اپنے فاعل سے مل کر موصوف مقدر سے۔ مفرد ہو کر ۔۔۔ اپنے موصوف مقدر الفعل سے صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ہوا۔ (تاثبان) فاعل صیغہ (ہما) پوشیدہ ضمیر متصل مرفوع محلاً مبنی بر ضم رابع۔ (م) حرف علامت مبنی بر سکون۔ ثانیہ جب میں (ہا) فاعل مرفوع محلاً۔ ۔۔۔ مبتدا۔ (م) حرف علامت تثنیہ مبنی بر سکون ہوئے۔ علامت تثنیہ فاعل اپنے فاعل اور بر فتح (ا) فاعل اپنے فاعل اپنے جملہ اسمیہ

ثاتبان اسم فاعل اپنے ۔۔۔ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر جب اپنی جزا ۔۔۔ ہو کر جزا ۔۔۔ جملہ اسمیہ ہو کر جملہ تشریحیہ معطوفہ ہوا۔ ۔۔۔ سے مل کر جملہ ۔۔۔ (ہما) مفعول (الخبر) ما۔ جزا احدِ (ہما) میں (ہما) (احد) متصل مضاف مضاف الیہ مجرور محلاً ضمیر مجرور ۔۔۔ ہوئے (الوجھان) (ھی) بر ضم رابع بر فتح (ا) علامت (م) حرف علامت مبنی بر سکون اجل مضاف ۔۔۔ مبنی بر سکون مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔

(۱) صفحہ ۸۲

(تا) ساقط ہو جاتی ہے۔ یعنی ثلثۃ سے عشرۃ تک واسطے اصول سے ساتھ اسکو (تا) کے ساتھ ذکر کیا ہے اور بغیر (تا) کے مونث کو اور واحد و اثنان کو ان دونوں کے برعکس کرے اور ثناء سے بیان کیا ہے ۔ تو نظر بر آں مصنف پر لازم تھا کہ اس مقام پر لفظ عشرۃ کو (تا) کے ساتھ تحریر فرماتے جیسا کہ صاحب مصباح نے تحریر کیا ہے۔ جواب تقریر سوال سے معلوم ہو گیا کہ لفظ عشرۃ بغیر (تا) کے مستعمل تھا معدود کے معدود ذکر کرتے ہیں۔ اور بدون لفظ استعمال نہیں کرتے بخلاف لفظ عشرۃ مع الثنا کہ اسکو معدود و دونوں کے ساتھ اور بغیر معدود دونوں صورتوں میں استعمال کیا جاتا ہے تو مصنف نے اس مقام پر بغیر تا کو اس لئے ذکر فرمایا کہ اول امر میں اس

جانب اشارہ ہو جائے کہ اس کا ناصب ہونا اسی وقت ہے جب کہ معدود کے ساتھ مستعمل ہو اور جبکہ بغیر معدود عدد میں استعمال کریں تو علم اور غیر منصرف ہو گا۔ اور اس وقت مع الثناء بھی ہو گا۔ تو غیر منصرف بھی ہو کہ علمیت اور تانیث بھی پائی جا رہی ہے۔ جیسے عشرۃ ضعف خمسۃ میں عشرۃ کو رفع بغیر تنوین اور خمسۃ پر نصب بغیر تنوین پڑھا جائیگا۔ کہ غیر منصرف پر تنوین نہیں آتی اور حالت جر میں بھی نصب آتا ہے ۱۲۔

(ترکیب صفحہ ۸۲) (الفعل) موصوف (الثانی) صفت، موصوف اپنی صفت سے

مل کر (مضاف تھا) اس میں اسم ہے۔ (مضاف) مذکر اسم فاعل صیغہ واحد مذکر متصل پوشیدہ (ھو) ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع فاعل مرفوع (مضارع) فعل ناقص۔ مضارع ہوئے اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر (دوون) مضاف (الاول) اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر متصل پوشیدہ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع مبنی بر فتح راجع ہو کر فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہو کر۔ اسم تفضیل موصوف مقدر الفعل۔ موصوف ۔۔۔ اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف مقدر اپنی متعلقہ الفعل کی موصوف مضاف الیہ۔ دون صفت سے مل کر مضاف الیہ سے مل کر مضاف اپنے مضاف الیہ اپنے فعل ناقص اپنے مفعول فیہ یکان فعل ناقص اپنے مفعول فیہ سے مل کر جملہ اسم اور خبر مفعول ۔۔۔ جزائیہ مبنی بر ہو کر شرط۔ (فا) جزائیہ (ی) حرف فعلیہ، مبتدا (الوجھان) فتح (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (مضاع) جار مبنی بر سکون (ھ)

(۳۲) ۔۔۔ الفعل الثانی ۔۔۔ ۔۔۔

(۴۲) الفاظ حکایت میں مگر حکایت ہونیکی تقدیر پر یہ مرفوع پڑھا جائیگا۔ بقرینۂ مابعد اور حکایت (۳۲)

مفعول بہ مقدر ہو کر شرط سے مل کر جملہ فعلیہ معروف (اکتب) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ اکتب فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(النوع) النوع الثامن الجزء (النوع) موصوف (الثامن) صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا۔ (تنصب) موصوف (استماء) موصوف صیغہ واحد مؤنث غائب فعل مضارع معروف (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع اس میں محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسماء (الاستماء) موصوف (النکرات) صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ (علی) حرف جار مبنی بر سکون (التمییز) مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ تنصب فعل اپنے فاعل اور مفعول یا ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت۔ اسماء موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ وھی (الرابعۃ) استماء حرف عطف یا استینافیہ مبنی بر فتح۔ (ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسماء (الاسماء) تمییز مضاف الیہ مضاف (الاسماء) تمییز مضاف الیہ سے مل کر ممیز مضاف الیہ اپنی تمییز سے مل کر جملہ اسمیہ (ھی) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قولہ الاول

ترکیب
صفحہ ۸۲

او عشرون او ثلثون او اربعون او
خمسون او ستون او سبعون او ثمانون
او تسعون اذا ركب مع احد واثنين او
ثلث او اربع او خمس او ست او سبع او
ثمان او تسع فان كان المميز مذكرا
فطريق التركيب فى لفظ احد

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

(تقیہ صفحہ ۸۴) ... وحقد ... بہ آیا جیسے ... اور ... وزن میں ... ہمزہ سے بدلا ... آنا ... ہمزہ سے بدلا اور احد ... واحد ... [illegible]

[illegible]

ترکیب صفحہ ۸۴

[illegible]

البشیر الکامل

[illegible]

واثنان مع عشر ان تقول احد عشر رجلا واثنا عشر رجلا بتذكير الجزأين وان كان مؤنثا فتقول احدى عشرة امرأة واثنتا عشرة امرأة بتانيث الجزأين وطريق تركيب غيرهما الى تسع مع عشر ان تقول في المذكر ثلثة عشر رجلا واربعة عشر رجلا الى تسعة عشر رجلا

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

۸۷

(صد) (تقول) فعل ... مل کر ... ہوکر ... (اِنْ) حرف شرط ... (و) حرف عطف مبنی بر ... (کان) ... فعل ماضی ... صیغہ واحد ... ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر ... متصل ... پوشیدہ ... راجع ہے ... مفعول ... (ھو) ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر ... اسم ... نائب فاعل ...

(×۸) [illegible]

(تتمہ صفحہ ۸۶) ... امرأة ...
وبضع وعشرون امرأة ... انکار کرتے
لیکن جوہری اس کا انکار کرتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا:
اذا جاوزت لفظ العشر
ذھب البضع فلا تقول
بضع وعشرون۔ چونکہ یہ دونوں
ثلثة تا تسعة ہیں۔ اور اس
میں اسم خامس قرار نہیں دیا۔
علیہ یہ مطابق قیاس ہے ۱۲
کہ یہی قیاس کے مطابق ہے اور انثتان
یعنی احد اور اثنتان وغیرہ
کہ غیر کی ترکیب کا طریقہ وہ ہے
ثلث سے تسع تک ہے ۱۲

ترکیب صفحہ ۸۶
(و) حرف عطف مبنی بر فتح (اثنی)
(و) حرف عطف ... مجرور محلاً یا تقدیراً
معطوف مجرور ... علی اختلاف القولین
فی الحکایۃ کما مر معطوف
علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف
اپنے مضاف الیہ ... مضاف اپنے
لفظ مضاف ... مجرور ... ہوا ... سے مل کر مجرور ...

مل کر ظرف لغو (مع)
مضاف (عشر) مضاف
الیہ مجرور لفظاً مع مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر
مفعول فیہ۔ الترکیب معہود
اپنے ظرف لغو اور مفعول فیہ
سے مل کر مضاف الیہ۔
طریق مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مبتدا
(آنْ) ناصبہ موصول حرفی
(تقول) فعل مضارع
معروف منصوب لفظاً صیغہ
واحد مذکر حاضر اس میں (انت)
پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر
مرفوع متصل فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر سکون (ت)
علامت خطاب مبنی بر فتح
(احدی عشر) مرکب بنائی
ہر دو جزء مبنی بر فتح منصوب
محلاً ممیز (رجلاً) تمیز منصوب
اپنی تمیز سے مل کر

معطوف علیہ (و)
حرف عطف مبنی بر فتح (اثنا عشر)
مرکب بنائی منصوب محلاً جزو ثانی مبنی بر
فتح اور جزو اول معرب مگر اس کو حکایۃ
بوجہ ... علامت
رفع ... تمیز (رجلاً) تمیز ... اپنی تمیز
سے مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف
سے مل کر ذوالحال۔ (با) حرف جار مبنی
... مضاف مصدر مفعول بہ ...
مضاف الیہ مجرور لفظاً مفعول بہ
مضاف اپنے مضاف الیہ سے
مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر
ہوا (ثابتین) ... اسم ... جس میں (ھما)
فاعل صیغہ تثنیہ مذکر ...
اسم ... (ھما) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ جس میں ضمیر راجع ہوا ...
فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح
ذوالحال (م) حرف عماد مبنی بر فتح
(ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون ثابتین
اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے
مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال ذوالحال
اپنے حال سے مل کر ...

(×۸) مرکب بنائی ہر دو جزء مبنی بر فتح منصوب محلاً ممیز (رجلاً) تمیز ممیز اپنی تمیز سے مل کر معطوف (×۸)

اپنے مضاف الیہ سے مل کر
ذوالحال (الیٰ) حرف جار مبنی بر
سکون (تسع) مجرور۔ جار مجرور
مل کر ظرف مستقر ہوا۔ (منتھیا) مقدر
کا۔ منتھیا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر
اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح
راجع ہوئے ذوالحال۔ منتھیا اسم
اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر
شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال۔ ذوالحال اپنے
حال سے مل کر مضاف الیہ (مع) مضاف
(عشر) مضاف الیہ مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ ترکیب
مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ
مضاف اپنے مضاف الیہ بطریق مضاف
سے مل کر مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔
(آنْ) ناصبہ موصول حرفی
(تقول) مبنی بر سکون
فعل مضارع معروف
منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس
میں (انت) پوشیدہ جس میں (آنْ)
ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی
بر فتح (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (فی)
حرف جار مبنی بر سکون (ال) حرف تعریف
مبنی بر سکون (مذکّر) اسم مفعول صیغہ واحد
مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہے
موصوف مقدر ... اسم مفعول اپنے
نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت
اللفظ موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور
جار مجرور مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف
مبنی بر فتح (فی) حرف جار مبنی بر سکون (ال)
حرف تعریف مبنی بر سکون (مؤنث) اسم
مفعول صیغہ واحد ...
(ھی)

(×۸) تثنیہ مبنی بر سکون منتھیین۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال اول۔ اور عند التحقیق اربعۃ عشر رجلاً کے بعد

ﻋﻪ اور ایسے ہی اس کے نظائر اثنتین وثنتین ۔ ۱۲

بتانيث الجزء الاول وتذكير الجزء الثاني و في المؤنث ثلث عشرة امرأة واربع عشرة امرأة الى تسع عشرة امرأة بتذكير الجزء الاول وتانيث الجزء الثاني واما طريق التركيب في الواحد والاثنين الى تسع مع عشرون واخواته الى تسعين على سبيل العطف

ﻋﻪ تاکہ جزء اول اُسی حال پر باقی رہے جیسے قبل ترکیب تھا ۔ وہ یہ کہ بحالت عدم ترکیب مؤنث کیلئے مذکر کیساتھ لایا جاتا ہے ۔ ۱۲

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

ترکیب
صفحہ ۸۸

نغیر معدود ہے ان کی ترکیب صرف ہے یعنی ثلاثون اربعون وغیرہ مشتق ہیں ثلاثۃ اربعۃ سے ... یعنی ثلاثون ثلاثۃ کی جمع ہے اربعون اربعۃ کی جمع ہے ... العشرون والعشر ... (ابدا) العشرون ... اربع عشر ... جمع کی علامت ... کا اطلاق ... ثلاثون ... عشرات ... تسع عشرات ... عشرون ... نیز یہ بات ... ثلاثۃ عشرات ... اس لئے ... یعنی کی جمع ... ثلاثون واربعون وخمسون ستون وسبعون و

نما نون ہیں ... یعنی عقود کو نیف ... جاتا ہے ... تو ... احد وعشرون واثنان وعشرون ... اسی لئے ... عشرون ... (ترکیب صفحہ ۸۸) (ربّ) حرف جار ... موصوف (الاول) اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر ... (الاول) اسم تفضیل ... موصوف اپنی صفت سے ... ثانیۃ مضاف ... (و) حرف عطف مبنی بر فتح ... مصدر مضاف (المجزء) موصوف

(الثلاث) صفت ... موصوف ... مضاف الیہ مجرور ... مفعول ... ثابتین ... اسم فاعل ... جمع ... علامت ... ذوالحال ... اپنے ... (و) حرف عطف مبنی بر فتح ... (ع)

(×) ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف عشرون معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ مع مضاف اپنے

(××) مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ہمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہے مبتدا: ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

فان كان المميز مذكرا فتقول في تركيب
الواحد والاثنين لا في غيرهما احد وعشرون
رجلا واثنان وعشرون رجلا بتذكير الجزء
الاول وان كان المميز مؤنثا فتقول احدى
وعشرون امرأة واثنتان وعشرون امرأة
بتانيث الجزء الاول وفي تركيب غير الواحد
والاثنين الى تسع مع عشرين تقول في
المميز المذكر ثلثة وعشرون رجلا واربعة
وعشرون رجلا بتانيث الجزء الاول وفي المميز المؤنث

ترکیب صفحہ ۹۰

(بقیہ صفحہ ۹۰) مذکر اسم مفعول صیغہ واحد مرفوع (ھو) ضمیر مرفوع جس میں (ھو) پوشیدہ نائب فاعل متصل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہو کے موصوف کی طرف موصوف مقدر لفظاً ہو موصوف اپنی صفت سے مل کر مقدر اپنی ۔۔۔ اسم اور جزء فعل ناقص (۱) پنا اسم اور ۔۔۔ ط (فا) مل کر جملہ قطعیہ ہو کر شرط (تقول) جزائیہ مبنی بر فتح (تقول) فعل مضارع معروف مرفوع صیغہ واحد مذکر حاضر لفظاً جس میں (انت) پوشیدہ جس میں (انت) ضمیر مرفوع محلاً مبنی متصل فاعل مرفوع علامت خطاب بر سکون (ت) علامت خطاب (فی) حرف جار مبنی بر فتح (فی) ترکیب مصدر مبنی بر سکون (ترکیب) معطوف مضاف (الواحد) معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الاثنین) معطوف معطوف علیہ اپنے

معطوف سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنیً۔ ترکیب مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر معطوف علیہ (کا) حرف عطف مبنی بر سکون (فی) حرف جار مبنی بر سکون (عنہ) مضاف (کا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مبنی بر کسر مجرور محلاً راجع ہو سے (الواحد و الاثنین) حرف عماد مبنی بر فتح (۱) علامت تثنیہ مبنی بر سکون غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو (احد عشر رجلاً) حکایۃً منصوب محلاً تقدیراً تمیز ۔۔۔

ثنیہ سے راجع ہو معطوف علیہ بر فتح (اثنان) (و) حرف عطف مبنی بر فتح منصوب محلاً وعشرون بحکایۃ منصوب ممیز (اپنی تمیز) (رجلاً) تمیز تقدیراً ممیز (رجلاً) معطوف علیہ اپنے سے مل کر معطوف معطوف علیہ (با) حرف جار معطوف سے مل کر ذوالحال (با) مصدر مضاف مبنی بر کسر (تلک ترکیب) اسم تفضیل (الجزء) موصوف (الاول) اسم ضمیر صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) پوشیدہ فاعل مرفوع مرفوع متصل پوشیدہ۔ موصوف محلاً مبنی بر فتح راجع ہو کے موصوف اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنیً۔ تلک ترکیب مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ مقدر جار مجرور مل کر ظرف مستقر (ثابتین) مقدر کا۔ ثابتین اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اسمیں (ھما) ضمیر جسمیں (ھما) پوشیدہ مرفوع محلاً مبنی بر مرفوع متصل فاعل۔ ثابتین ضمیر راجع ہو کے ذوالحال۔ اسم فاعل اپنے فاعل (۲)

(رھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہو کے فاعل اپنے موصوف مقدر۔ ممیز اسم فاعل ہو کر صفت موصوف مقدر لفظاً کی موصوف فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر موصوف مفعول فعل ناقص موصوف مقدر باللفظ کی موصوف اسم (ھو) اپنی صفت سے مل کر اسم جس میں (ھو) اسم مفعول صیغہ واحد مذکر ۔۔۔ نائب فاعل ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہو کے موصوف مقدرت ۔ مونثاً اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت موصوف سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر موصوف مقدر اپنی صفت مقدر لفظاً کی موصوف اپنے اسم اور خبر سے مل کر (فا) جزائیہ مبنی بر فتح فعل ناقص اپنے اسم و خبر ۔ ۔ ۔ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ۔ (تقول) فعل مضارع معروف صیغہ واحد

اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ غیر مضاف مل کر مضاف الیہ سے مل کر ذوالحال اپنے مضاف الیہ سے (الی) حرف جار مبنی بر سکون (تسع) مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (منتھیا) مقدر کا۔ منتھیا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر جسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہو کے ذوالحال۔ منتھیا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ (مع) مضاف (عشرین) مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ ترکیب مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو مقدم (تقول) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر جسمیں (انت) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ جسمیں (انت) ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) فاعل مرفوع بر فتح (فی) حرف جار علامت خطاب مبنی بر فتح (المیمیز) موصوف (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (ممیز) اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہو کے موصوف۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (فی) حرف جار مجرور۔ جار مجرور مل کر (المیمیز) موصوف (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (ممیز) اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر

(ھما) (وثابتین)، مقدر کا۔ ثابتین، اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اسمیں (ھما) پوشیدہ جسمیں (ھما) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع ہو سے ذوالحال

ثلث وعشرون امرأةً واربع وعشرون
امرأةً بتذكير الجزء الاول وعلى هذا
القياس الى تسع وتسعين والثاني
كم معناه عدد مبهم وهو على نوعين
احدهما استفهامية ان كان متضمنًا
لمعنى الاستفهام وهو ينصب التميز
مثل كم رجلاً ضربته

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

ترکیب صفحہ ۹۲

ترکیب صفحہ ۹۲ (ثلاث وعشرون) تمیز (امرأۃً)
تمیز، جملہ تقدیریہ تمیز معطوف علیہ
منصوب محلاً بنا بر مفعول ہونے کے معطوف (عشرون)
تمیز مبنی بر فتح (اربع وعشرون)
(و) حرف عطف مبنی (امرأۃ) تمیز، معطوف
تمیز مبنی بر فتح تقدیراً معطوف معطوف (ہا)
کنایہ منصوب محلاً مل کر معطوف ذوالحال (ہا)
ضمیر مجرور مبنی بر سکون (تک) مصدر مضاف
معطوف (زاد) اکیلا تفضیل
علیہ اپنے مبنی بر سکون (الاول) اسم تفضیل
حرف جار مبنی موصوف (رضی) ضمیر مرفوع
(الخمس) موصوف مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع
منقطعاً مرفوع محلاً اسم تفضیل اپنی صفت
(اول) بیوی فاعل ۔ الاول موصوف اپنی صفت
ہونے کے مل کر صفت ، موصوف لفظاً منصوب مبنی
فاعل سے مل کر مضاف الیہ مجرور مضاف اپنے مضاف
سے مل کر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف
مفعول بہ ۔ جار مجرور ۔ ثانیاً متعلق
الیہ سے مل کر مجرور (تبیین) متعلق (ہا) ابوبکر
ہوا ۔ ثانیاً تبیین اسم ضمیر مرفوع متصل
فاعل مستتر (ہا) ضمیر مرفوع محلاً
عبد میں (ہا) فاعل مرفوع
فاعل مبنی

بوجہ ضم راجع
بہونے کے ذوالحال (ہم) حرف
عطاء مبنی بر فتح (د) علامت تثنیہ مبنی بر
سکون ۔ ثانیاً تبیین اسم فاعل اپنے
فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ
جملہ اسمیہ ہو کر حال مذو الحال اپنے حال سے
مل کر معطوف ۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے
مل کر مؤول ۔ تقول فعل اپنے فاعل اور ظرف
لغو مقدم اور مؤخر اور مؤخر سے مل کر جملہ
فعلیہ خبریہ معطوف یا مستانفہ ہوا قولہ و علی
ھذا القیاس ۔ (و) حرف عطف یا ابتدا
مبنی بر فتح (علیٰ) حرف جار مبنی بر سکون (ھذا)
میں (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم
اشارہ مجرور محلاً مبنی بر سکون ۔ مشار الیہ
(ذا) کو کہ ثلاث وعشرین (ت) جار مجرور
مل کر ظرف مستقر ہوا ۔ (ثابت) مقدر کا ۔
ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں
(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (القیاس)
ہو مؤخر ہے مقدم ہے ثابت فی
اسم فاعل اپنے فاعل
اور

ظرف مستقر متعلق ہوا
ثابت کے جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم ۔
(القیاس) مصدر ۔ (الیٰ) حرف جار
مبنی بر سکون (تسع) معطوف علیہ (و)
حرف عطف مبنی بر فتح (تسعین) معطوف
معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور ۔
جار مجرور مل کر ظرف لغو ۔ القیاس مصدر
اپنے ظرف لغو سے مل کر مبتدا مؤخر ۔ مبتدا
مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ
معطوفہ یا مستانفہ ہوا ۔ قولہ والثانی مبنی
(ثم) حرف عطف یا استیناف مبنی برفع
کمہ (و) حرف ابتدا (کم) جملہ اسمیہ
(الثانی) مبتدا ۔ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
مرفوع تقدیراً ۔ مبتدا استفہامیہ ۔ بمعنی مضاف
مجرور محلاً معطوف یا مستانفہ ہوا ۔ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ
مرفوع تقدیراً ۔ (کم) ۔ مضاف الیہ ۔ راجع بسوئے ۔ مضاف الیہ مجرور
مجرور محلاً راجع بسوئے مبتدا ۔ علامت مذکر
مضاف الیہ ۔ مفعول ۔ ضمیر واحد مذکر
(ھم) اسم ۔ ضمیر مرفوع متصل فاعل
(ھم) بیان (ہم) ضمیر مرفوع راجع بسوئے
مرفوع محلاً مبنی بر ضم ۔ موصوف مجموعاً
مفعول بہ ۔

ترکیب صفحہ ۹۲

راجع بسوئے کم
استفہامیہ (تنصب) فعل
مضارع معروف مرفوع لفظاً
صیغہ واحد مذکر اس میں (ھی)
ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (کم)
(التمییز) مفعول بہ منصوب
فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ
سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ معطوف یا مستانفہ
(جمیعین) ۱۹ ، ۱۹ ۔ (مثل) مضاف
(کم) الرجل ضمیر متصل مضاف
الیہ مجرور تقدیراً ۔ مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر
مثالہ مقدر کی مثال

ضمیر مجرور
مضاف (ہ) ضمیر مجرور
متصل مضاف الیہ مجرور
محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے
کم استفہامیہ ۔ مثال
مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر خبر ۔ مبتدا اسمیہ
خبریہ ۔ ہر ۔ نقصان الالف
خبریہ ۔ استفہامیہ
معنی (کم) ضمیر رجلا
مبنی بر سکون ۔ تمیز
خبر مبتدا مرفوع محلاً
(ضربت) فعل ماضی معروف
مبنی بر سکون (ت) ضمیر واحد
بر ضم ضمیر متصل
مرفوع بارز

(من) اسم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون ۔ تمیز مرفوع
(کم) ضمیر ۔ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ۔ جملہ اسمیہ ہو کر خبر
موصوف ۔ اپنی صفت سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ۔ قولہ ۔ عطف (و)
جملہ ۔ استفہامیہ ۔ قولہ و علیٰ ھذا القیاس ۔ (و) حرف عطف یا ابتدا
مبنی بر سکون (علیٰ) حرف جار مبنی بر سکون (ھذا) مشار الیہ ۔ معطوف
(علیٰ) نوعین ۔ حرف جار مبنی بر سکون ۔ مضاف الیہ ۔ ضمیر ۔ ثابت ۔ اسم فاعل
مل کر ظرف مستقر ۔ ثابت ۔ (ثابت) اسم فاعل ۔ ضمیر مرفوع راجع ۔ ضمیر
متعلق ہوا ۔ واحد مذکر ۔ مرفوع ۔ راجع ۔ مبتدا مؤخر ۔ اسم

اسم فاعل ۔ مبنی ۔ فاعل مرفوع ۔ ۱۲ ، ۱۹ ۔ ثابت ۔ ثابت ۔ مبنی
مبنی ۔ مبتدا ۔ اسمیہ ۔ (کم) ۔ مبنی بر سکون ۔ فعل
(جمیعین) ۱۲ ۔ ۱۹ ۔ ضمیر ۔ متصل ۔ مضاف ۔ الیہ

سے مل کر ۔ جار مجرور ۔ مل کر ظرف لغو متعلق
اسم فاعل مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ ۔ مفعول مقدم
مضاف الیہ ۔ (استفہام) ۔ خبر مقدم ۔ (جمیعین)
فتح (ہا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً ۔ ضمیر
فعل ماضی معروف مبنی بر فتح ۔ اسم فاعل
فعل ماضی مجہول ۔ واحد مذکر ۔ ضمیر
مبنی بر سکون ۔ مستانفہ ہوا ۔ (ن)
جملہ اسمیہ ۔ اسم فاعل
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ۔ جملہ فعلیہ

(جمیعین) ۱۹ ، ۱۲ ۔ جملہ اسمیہ ۔ ذات
جملہ اسمیہ ۔ مبتدا ۔ خبر سے مل کر
بوجہ مفعول بہ ۔ مبتدا
فعل اپنے فاعل ۔ بسوئے مبتدا صورت
بارز مفعول بہ منصوب ۔ ضمیر راجع
ضمیر منصوب متصل ۔ فاعل مرفوع

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

والثانی خبریة ان لم یکن متضمنا لمعنی الاستفهام وهو ینصب الممیز ان کان بینهما فاصلة مثل کم عندی رجلا وان لم تکن بینهما فاصلة فممیزه مجرور بالاضافة الیه مثل کم رجل ضربت وکم غلمان اشتریت والثالث کاین وهو مرکب من کاف التشبیه۔

(بقیہ صفحہ ۹۳) ہو جیسے غلام ہو تو مجرور ہوگا جیسے اور عبد کم رجلا ضربت اور عبد کم رجل اشتریت میں کم مضاف الیہ ہے۔ بکم درھما اشتریت و بکم رجل مررت میں مجرور بحرف جر ہے یا اس کی تمیز مجرور ہے لیکن ان دونوں صورتوں میں اس کی تمیز مبتدا ہوگا۔ بشرطیکہ جیسے کم رجلا ظرف نہ ہو جیسے کم رجل اخوتک اور اگر اس اخوتک الا کم رجل میں کم مبتدا ہے۔ کی تمیز ظرف ہے تو خبر ہوگا جیسے کم یوما سفرک اسی طرح کم یوم سفری میں کم خبر ہے۔ ۱۲۰ عدد ممیز مفرد کی مثال ہے عدد ممیز جمع کی مثال ہے غلمان جمع غلام ہے جس کے معنی ہیں بچہ۔ وقت ولادت سے جوانی تک ہے اس کا اطلاق ہوتا ہے اور بسا اوقات۔

(ترکیب صفحہ ۹۴) قولہ والثانی خبریۃ ہے (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الثانی) مبتدا (خبریۃ) اسم منسوب بمعنی ماخوذ ہے اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا تاویل مذکور خبریۃ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا (ان) حرف شرط مبنی بر سکون (لم یکن) صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف فعل ناقص (X) میں (ھو) ضمیر مرفوع

متصل پوشیدہ راجع اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الثانی (متضمنا) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لم یکن فعل ناقص (ل) حرف جار (الاستفہام) مبنی بر کسرہ (معنی) مضاف (الاستفہام) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو متضمنا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ جزا اس کی (فھو خبریۃ) محذوف۔ شرط اپنی جزائے محذوف سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا یا جملہ مستقلہ جزا ہے (و) حرف عطف (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الثانی (ینصب) فعل مضارع معروف مرفوع لفظا (م)

(X) مبنی بر سکون (غلمان) تمیز مضاف الیہ۔ ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ مقدم۔ (XX)

ترکیب صفحہ ۹۴

مبنی بر ضمیر کسرہ خبر راجع بسوئے کم حرف جار مبنی بر ... اور اسکا ممیز درہم ... علامت تثنیہ مبنی مضاف فیہ ... (فقروا) علامت ... مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (فاصلہ) ... لکن فعل نام اپنے فاعل اور فاعل ... مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ مضاف (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (ممیز) مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا راجع بسوئے کم جو کہ خبریہ ہے مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (مجرور) مبنی بر ضمیر ... اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (لاضافۃ) (با) حرف جار مبنی بر کسرہ (ال) ... حرف جار مبنی بر سکون (ی) مصدر (الی) حرف جار مجرور محلا مبنی بر کسر ضمیر مجرور متصل مجرور محلا راجع بسوئے مبتدا جار مجرور مل کر ظرف لغو ۲ الاضافۃ مصدر اپنے ظرف لغو ... جار مجرور ملکر ظرف لغو مجرور سے مل کر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو اور ظرف سے مل کر ... اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔ ومثل مضاف (کم رجل ضربت) معطوف علیہ مجرور تقدیرا (و) حرف عطف (کم غلمان اشتریت) معطوف مجرور تقدیرا معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدا مقدر کی۔ مثال مضاف (ہ) ضمیر مجرور محلا متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضمیر راجع بسوئے کم خبریہ سے ...

النوع الثامن أسماء تنصب الأسماء النكرات

وأي[1] لكن[2] المراد منه عدد[3] مبهم
لا المعنى التركيبي مثل كاين رجلاً
لقيت وقد[4] يكون متضمناً لمعنى
الاستفهام نحو كاين رجلاً عندك
والرابع كذا وهو مركب[5] من كاف
التشبيه وذا[6] اسم الإشارة ولكن المراد
منه عدد[7] مبهم ولا يكون متضمناً لمعنى
الاستفهام مثل عندي كذا رجلاً۔

(۱۸) معطوف یا مثالہ (کا بین) مضاف (ی) مضاف الیہ ... مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون

(۱۹) (عند) مضاف (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون۔ (عند) مضاف اپنے مضاف الیہ

ترکیب
صفحہ ۹۶

(۲۰) ضمیر اپنی تمیز سے مل کر مبتدا موخر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا ترکیب یوں کیجائے۔ (عند) مضاف (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون

النوع التاسع

اسماء تسمى اسماء الافعال وانما سميت باسماء الافعال لان معانيها افعال وهى تسعة ستة منها موضوعة للامر الحاضر وتنصب الاسم على المفعولية احدها رويد فانه موضوع لامهل وهو يقع فى اول الكلام مثل رويد زيدا اى امهل زيدا

عہ یعنی اُن میں سے چھ نصب دیتے ہیں ۱۲

النوع التاسع اسماء تسمى اسماء الافعال

[illegible]

(٤) مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ہے۔ یعنی فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قولہ واما الزاوی ... عطف ... مبتدا اپنی خبر سے مل کر ... فعل مؤنث متصل مبنی ... ضمیر مرفوع متصل ... واقع ... اسماء ... موصوف ... الافعال مضاف الیہ ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر (ل)

(٨×٨) [illegible] (×٨)

(بقیہ صفحہ ٩٨) جیسے یا بعث ہے۔ اسکے لئے یعنی محل اعراب کا ف ذ لک سے۔ کیونکہ اجتماع ساکنین سے بچنے کیلئے مبنی برفتح ہوا۔ تخفیف کیلئے اور کبھی کہ قولہ لا مهل اور یمعنی میں بھی آتا ہے۔ معنی وہ کے معال میں زید اور معنی مصدر جیسے رویدا زید یعنی صفت اسم فاعل اس تقدیر پر اور اسے مصدر جیسے سار وا سیرا اور کبھی حال رویدا ای لتیا۔ اور رویدا ای جیسے سار القوم رویدا ای مرودین۔ آیت کریمہ میں امھلهم رویدا امھالا یعنی احتمال میں برتقدیر مصدر ہو نگے امھلهم اور برتقدیر صفت رویدا یہ امھالا رویدا یعنی عذاب الیم کی طرح ہو اور برتقدیر حال امھلهم امھالا بے تامل جیسے نم ہے برحال ہے لیکن یہ معنی قائمانیں مقصود بالبیان نہیں ہے۔

[illegible]

مقصود بالبیان صرف رویدا یعنی امھل ہے کیونکہ وہ نامعیبہ اور یہاں پر وہ بیان کئے جارہے ہیں اسی واسطے مصنف نے اسکو ذکر کیا اور باقی معانی ترک کردیئے۔ ٥ قولہ وهو یقع فی اول الکلام یعنی زید اول کلام ہی میں واقع ہوتا ہے لیکن یہ بات خالی از نظر نہیں۔ کیونکہ اول کلام سے اگر شروع کلام مراد ہے تو اس سے پیشتر کوئی لفظ ہو تو یہ صحیح نہیں اسلئے کہ صاحب مصباح نے واحد، تثنیہ، جمع، مذکر و مؤنث میں یکساں مستعمل ہونے کی جو مثال پیش کی ہے (وما لک) رویدا زیدا، رجل، ویا رجلان، یا رجال، ویا امرأۃ، ویا امرأتان، ویا نساء، روید ہے۔

[illegible]

ہے جس کو شیخ نے حاشیہ میں بیان کیا ہے اور اگر اول کلام سے یہ مراد ہے کہ جس کلام میں روید ہے اسکے اول میں ہو جس سے واقع ہے اسکے اول میں تو یہ بات مفہوم ہوتا ہے معمول کی تقدیم کا عدم جواز ہے تو یہ بات روید کیساتھ خاص نہیں بلکہ تمام اسمائے افعال اس میں شریک ہیں اس مسئلہ میں بصریہ کوفیہ کا اختلاف ہے۔ بصریہ کے نزدیک بوجہ ضعف عمل کسی اسم فعل کے معمول کی تقدیم جائز نہیں اور کوفیہ کے نزدیک چونکہ انکی شان فعل کیسا تقویٰ ہے اسلئے ہر اسم فعل پر اسکا معمول مقدم ہو سکتا ہے۔ ١٢ سعید

(ترکیب صفحہ ٩٨) النوع الثاسع صفت (النوع) موصوف (التاسع) صفت ملکر مبتدا (اسماء) موصوف اپنی صفت سے ملکر ... مجہول موصوف (تسمی) فعل مضارع مجہول ضمیر صیغہ واحد مؤنث غائب (ہی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہے موصوف ... مضاف (اسماء) مضاف (الافعال)

(ب) مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ برتقدیر ارادہ معنی (××)

مضاف اپنے مضاف الیہ سے مفعول بہ۔ اسماء منصوب محلاً مفعول بہ۔ مجرور لفظاً منصوب (آن) حرف مشبہ بالفعل ... حرف جار مبنی برکسر (معانی) مضاف ... موصول حرفی مبنی برفتح ... مضاف الیہ مجرور محلاً (ھا) ضمیر مجرور متصل ... مبنی بسکون راجع ہے سوئے اسماء (ن) ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر اپنی خبر سے ... (افعال) خبر آن کا اسم ... آن موصول حرفی ... صلہ۔ آن موصول اپنے صلہ سے ملکر ظرف لغو ... مجرور جار مجرور ... فاعل اور مفعول ... مجہول اپنے ... جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر (ی) ... ظرف لغو ... حرف عطف یا استینافیہ مبنی برفتح (ی)

ضمیر مرفوع متصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی ... راجع سوئے اسماء الافعال (تستحق) موصوف ... ضمیر مجرور متصل ... الافعال ... راجع ہے سوئے اسماء ... کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث (ی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح ... موصوف ثابتۃ اسم فاعل ... صفت ... جملہ اسمیہ ... اسم مفعول ...

[illegible]

محلاً مبنی برفتح (الاسماء) راجع ہے سوئے (قلیٰ) حرف جار مبنی برسکون مفعول بہ (قلیٰ) مجرور جار مجرور ملکر (المفعولیۃ) فعل اپنے فاعل ظرف لغو۔ تنصب فعل اپنے فاعل ... ظرف لغو سے ملکر مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا استینافیہ ہوا۔ (احل) مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون راجع ہے سوئے ستۃ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا (روید) خبر مرفوع تقدیراً۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔ (فا) جزائیہ (ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی برفتح (ہ) ضمیر منصوب متصل مبنی برضم راجع ہے سوئے روید منصوب محلاً اسم ان (موضوع) اسم مفعول صیغہ واحد مذکر (ل) ... متصل پوشیدہ نائب ... ضمیر مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہے سوئے ... (امھل) فعل امر ... حرف جار مبنی برکسر (ل) ظرف مجرور ... اسم ان ... مجرور تقدیراً مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو موضوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ان۔ ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔ (و) حرف عطف یا استینافیہ مبنی برفتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہے سوئے روید (یقع) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہے سوئے مبتدا (فی) حرف جار مبنی برسکون (اول) مضاف (الکلام) مضاف الیہ

[illegible]

النوع التاسع اسماء تسمی اسماء الافعال

وثانیہا بلہ فانہ موضوع لدع مثل بلہ زیدا ای دع زیدا وثالثہا دونک فانہ موضوع لخذ مثل دونک زیدا ای خذ زیدا ورابعہا علیک فانہ موضوع لالزم مثل علیک زیدا ای الزم زیدا وخامسہا حیہل فانہ موضوع لایت مثل حیہل الصلوۃ ای ایت الصلوۃ وسادسہا ہا فانہ موضوع لخذ مثل ہا زیدا ای خذ زیدا

ترکیب
صفحہ ۱۰۰

(۱۲۸) مبنی بر فتح (إنّ) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (ہ) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع ہے ھا۔ (موضوع) اسم مفعول صیغہ واحد مذکر (ھو) ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم اِنّ۔ (ل) حرف جار مبنی بر کسر (خل) مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ موضوع اسم مفعول

النوع التاسع اسماء تسمى باسماء الافعال

وقد جاء فيه ثلث لغات هَا بسكون الهمزة وهاءِ بزيادة الهمزة المكسورة وهاءَ بزيادة الهمزة المفتوحة ولابد لهذه الاسماء من فاعل وفاعلها ضمير المخاطب المستتر فيها وثلثة منها موضوعة للفعل الماضي وترفع الاسم بالفاعلية احدها هيهات فانه موضوع لبعد

ترکیب صفحہ ۱۰۲

[illegible]

(و) حرف عطف مبنی بر فتح (رھا) [illegible] (اُمّ) [illegible]
وبارہ حرف جار مبنی بر [illegible] (ال) حرف تعریف [illegible] مبنی
موصوف [illegible] بر سکون (لا) مفتوحہ [illegible] منصل [illegible]
صیغہ واحد [illegible] ضمیر مرفوع متصل [illegible] فاعل مرفوع محلاً مبنی [illegible] موصوف اپنی صفت
مفعول اپنے نائب [illegible] جملہ اسمیہ ہو کر صفت ملکر [illegible] جار مجرور ہوا (ثابتًا) مقدر [illegible]
صفت سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثابتًا) اسم فاعل [illegible]

(xxx) [illegible] (xx)

(بقیہ صفحہ ۱۰۲) ملکر ظرف لغو (زلت) تمیز
جار مجرور (لغات) مضاف الیہ
ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف اپنے
مضاف الیہ سے ملکر فاعل
تمیز مضاف الیہ [illegible]
جا، فعل ماضی اپنے فاعل و [illegible]
ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ
معطوف یا مستانفہ ہوا (رھا)
ذوالحال (ربا) حرف جار مبنی بر [illegible]
(سکون) مصدر مضاف [illegible] معنی
مضاف الیہ مجرور لفظاً مرفوع
[illegible] بر بنائے فاعلیت از مصدر
مضاف اپنے مضاف الیہ [illegible] ظرف

ملکر مفعول بہ (اعنی)
مقدر کا منصوب تقدیراً
اعنی فعل مضارع معروف
صیغہ واحد متکلم جس میں (انا)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلاً مبنی بر
سکون اعنی فعل مضارع
اپنے فاعل اور مفعول بہ سے
ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا
(و) حرف عطف مبنی بر فتح
(ھا) ذوالحال (با)
حرف جار مبنی بر [illegible]
مصدر مضاف (الھجرۃ)
موصوف (ال) حرف تعریف
مبنی بر سکون (مکسورۃ)
اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث
جس میں (ھی) ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ نائب فاعل
مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع
ہوئے موصوف مکسورۃ
اسم مفعول اپنے نائب فاعل

جملہ اسمیہ
سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ
ہو کر صفت۔ موصوف اپنی صفت
سے ملکر مضاف الیہ مجرور لفظاً مرفوع
معنی بر بنائے فاعلیت یا منصوب
معنی بر بنائے مفعولیت جو کہ مصدر
زیادۃ لازم بھی آیا ہے اور متعدی
بھی (زیادۃ) مضاف اپنے مضاف الیہ
سے ملکر مجرور ہوا جار مجرور مل کر ظرف مستقر
ہوا (ثابتًا) مقدر کا۔ ثابتًا اسم فاعل
صیغہ واحد مذکر جس میں (ھو) ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح
راجع ہوئے ذوالحال۔ ثابتًا اسم فاعل
اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ
جملہ اسمیہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال
سے ملکر مفعول بہ (اعنی) مقدر کا
منصوب تقدیراً اعنی فعل مضارع
معروف صیغہ واحد متکلم جس میں (انا)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ اعنی فعل مضارع
اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر
جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ

(x) (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع ہوئے ثلثۃ۔ مضاف اپنے (xx)

[illegible]

جار مجرور ملکر ظرف لغو
مستقر اسم فاعل اپنے فاعل
اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ
ہو کر صفت۔ موصوف اپنی صفت
سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ
اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ قولہ (و) ثلثۃ
منھا الخوارث حرف عطف مبنی بر
فتح (ثلثۃ) موصوف (من)
حرف جار مبنی بر سکون (ھا) ضمیر
متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون ملکر
مجرور ہوئے نسخۃ۔ جار مجرور
راجع ہوئے (ثابتۃ) مقدر کا۔
ظرف مستقر ہوا (ثابتۃ)
ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث
جس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر
فتح راجع ہوئے موصوف۔
ثابت اسم فاعل اپنے
فاعل اور ظرف مستقر سے
ملکر شبہ جملہ اسمیہ
ہو کر صفت۔ ثلثۃ موصوف اپنی
صفت سے مل کر مبتدا (موضوعۃ)
اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث جس میں
(ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب
فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے
مبتدا۔ (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون
موصوف (ال) حرف تعریف [illegible]
(ھو) ضمیر مرفوع [illegible] موصوف
مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے [illegible]
اسمیہ ہو کر صفت موصوف اپنی صفت
جار مجرور ملکر ظرف لغو
مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف
سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر
خبر مبتدا اپنی خبر

[illegible]

(xxx) راجع ہوئے اسم ان۔ (لِ) حرف جار مبنی بر کسر (بَعْضٍ) مجرور تقدیراً۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو ہو موضوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے

مثل هيهات زيد اى بعد زيد وثانيها
سرعان فانه موضوع لسرع مثل
سرعان زيد اى سرع زيد وثالثها شتان
فانه موضوع لافترق مثل شتان زيد
وعمرو اى افترق زيد وعمرو

النوع العاشر

الافعال الناقصة وانما سميت ناقصة

النوع العاشر الافعال الناقصة

البشیر الکامل بحل شرح مائة عامل

ترکیب صفحہ ۱۰۴

(۳) مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ ثانی اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور مثال مضاف الیہ مقدر کی۔ مثال مضاف الیہ۔ ضمیر مجرور متصل مبنی بر ضم راجع بسوئے مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بتقدیر ارادہ معنی (شتان) اسم فعل بمعنی افترق فعل ماضی مبنی بر فتح (زید) معطوف علیہ (و) حرف عطف (عمرو) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(بقیہ صفحہ ۱۰۴) سے فعل بمعنی ماضی (ھیھات) اسم فعل بمعنی بعد فعل ماضی (زید) فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (ی) حرف تفسیر (بعد) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زید) فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ تفسیریہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ مضاف (ثانی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ (سرعان) اسم فعل بمعنی سرع۔ (ذا) اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (ذا) حرف تفسیر (ا) حرف ... ضمیر مرفوع متصل مبنی بر سکون راجع بسوئے مضاف الیہ ... فاعل۔

(ان) حرف جار مبنی بر سکون (ای) اسم موصول ... (و) حرف ... (فی) ... مثال (ھا) ضمیر مجرور متصل مبنی بر ضم راجع بسوئے مضاف ... (سرعان) اسم فعل بمعنی سرع فعل ماضی مبنی بر فتح (زید) فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (ای) حرف تفسیر (سرع) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زید) فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ تفسیریہ ہوا۔

(و) حرف عطف مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ... مضاف الیہ مجرور ... ثالثۃ۔ (شتان) خبر ... مل کر مبتدا۔ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ... (ان) حرف ... منصوب ... (ھو) ضمیر ... (افترق) فعل ماضی ... ضمیر مرفوع متصل ... فاعل ... (ال) حرف تعریف ... موصوف ... جملہ اسمیہ ... مثل (شتان زید و عمرو)

(مثل) اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔ (النوع) ... ۱۰۴۔ النوع العاشر (الافعال) ... موصوف (العاشر) صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا۔ (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (ناقصۃ) اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث ... (ھی) ضمیر مرفوع متصل مستتر ... فاعل ... موصوف۔ ناقصۃ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر ... جملہ اسمیہ ... (و) حرف عطف یا استیناف (انما) ادات ... (ما) ... مبنی بر سکون ... فعل ماضی مجہول ... صیغہ واحد مؤنث غائب ... (ھی) ضمیر مرفوع متصل ... نائب فاعل ... (الافعال) ... (الناقصۃ) ... اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث ...

النوع العاشر الافعال الناقصة

لأنها لا تكون بمجرد الفاعل كلاما تاما فلا تخلو عن نقصان وهي تدخل على الجملة الاسمية أي المبتدا والخبر فترفع الجزء الأول منها وتسمى اسمها وتنصب الجزء الثاني منها وتسمى خبرها وهي ثلثة عشر فعلا الأول كان

یہ ایک سوال مقدر کا جواب ہے جو بطور شبہ وارد ہوتا ہے کہ الافعال الناقصۃ (راجع الی الافعال المذکورۃ مع الجزء الاول) کے ساتھ جزو اول پر کسی وقت مراد ہے۔ اور ظاہر ناقصیت کی افعال ناقصہ کے ساتھ جزو اول مذکور ہوتا ہے تو جزو اول ہی کان کا اسم ہوتا ہے، اگر کان کے بعد جزو اول کسی کا اسم ہو تو اسم مذکور ہو اور تم مذکور نہ ہو جیسا کہ ایضاح میں مذکور ہے ... جزو اول کان کا اسم معنی زمان نہیں اسی طرح جزو دوم خبر کان نہیں وہ تو جزو اول کی خبر ہے جیسے ضرب زید عمرا میں زید کو اسم اور عمرا کو خبر نہیں کہتے بلکہ فاعل اور مفعول سے تعبیر کرتے ہیں تاہم دونوں فعل تام اور ناقص میں امتیاز رہے۔ کان کے مرفوع کو فاعل نہیں کہتے اس لئے کہ فاعل حقیقت میں مصدر خبر ہے جو اسم کی طرف مضاف ہو پس کان زید قائما بمعنی کان قیام زید ہے۔ اسی سبب سے ان افعال کی خبر مبتدا کی طرح محذوف نہیں ہوتی۔

ع ۵ اصل میں کون بفتح عین یا بضم عین تھا۔ واو بوجہ تحرک و انفتاح ما قبل الف ہو گیا ۱۲

(زبانی صفحہ ۱۰۱) قولہ ثلثۃ عشر ملحقات ان کے علاوہ فعلاً۔ ملحقات ان کے ملحقات ہیں۔ چنانچہ قتاکہ ملحقات ہیں۔ (۱) آض جیسے آض حتی عاد ابغض، عاد یلعن۔ بالبغض حتی آض حتی یعتبطہ۔ اذا نامر سیاری غارب العجل بالبغض ای رتبتہ بالبغض جیسے بعینی لمن خالص جبل بمعنی سخت یتسلط بمعنی ہو۔ غارب بمعنی کا مل ریتیہ میں (۲) ضمیر منصوب کا مرجع بعیرہ کی جیسے حدیث میں ہے۔ (۳) غادی جیسے لبدی کی کفالت (۳) غاد جیسے ولکان وسلی من ھل ابت برشد امر فلنلہ مغویاً دبالرشد امراً۔ (۴) اسقال جیسے حدیث میں فاستقالت غرباً (۵) تعقد جیسے عرب جنتہ من الرصف شفرتہ یکن حتی تعاد ... مشبہ بنسلک مصدر ہے۔ (۶) خاش جیسے ... قعد کی خبر بکان نسبہ یوما۔ الجدع

الا کا لشہاب وضوئہ یحوز و رما دا بعداذ ھو ساطع۔ (۲) تحول جیسے وبدلت قرحا دامیا بعد صحۃ۔ فیالک من نعمی تحولن ابوسا۔ اور ما زال کے ملحقات یہ ہیں۔ ما دنی ما رام جیسے دون کان۔ ما انمالک کے معنی ہیں۔ اور ملحقات راجح یہ ہیں۔ غد ا۔ راح جیسے اول کان فی الغداۃ کذا اور دوم کان فی الرواح کذا کے معنی ہیں۔ یہ ملحقات کما ہی ہیں۔ بیا ہی النحو ... مستقل بمعنی تحول ہے۔ ما جود ملحق بصار نہیں۔ ما انفصل اور ما فارق بمعنی ما انفک ہیں۔ لیکن ملحقات سے نہیں۔ ان سب کا استعمال فعال ناقصہ ...

(x) ثابتاً) مقدر کا۔ ثابتاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع

ترکیب صفحہ ۱۰۶

(۱۸) مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع ہے الافعال الناقصہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ ہے یسمی فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ...

النوع العاشر الافعال الناقصة

وَهِيَ قد تكون زائدة مثل إنَّ مَن افضلهم كان زيدًا وحينئذٍ لا تعمل وقد تكون غير زائدة وهي تجيء على معنيين ناقصة وتامّة فالناقصة تجيء على معنيين احدهما ان يثبت خبرها لاسمها في الزمان الماضي سواء كان

ترکیب صفحہ ۱۰۸

(۳) سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ (و) حرف عطف یا استیناف (فعل) فعل مبنی بر فتح (یکون) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب مرفوع ... فعل ناقص ...

(بقیہ صفحہ ۱۰۸) فعل مضارع ثبوت پر سبب (یکون) فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب ... ضمیر مرفوع متصل ...

[illegible]

(٨) کا اسم کے واسطے زمانہ ماضی میں ثبوت۔

النوع الثاني عشر الافعال الناقصة

ممكن الانقطاع مثل كان زيد قائما
او ممتنع الانقطاع مثل كان الله عليما
حكيما وثانيهما ان يكون بمعنى صار مثل
كان الفقير غنيا اى صار الفقير غنيا
والتامة تتم بفاعلها فلا تحتاج الى
الخبر فلا تكون ناقصة وحينئذ تكون
بمعنى ثبت مثل كان زيد اى ثبت زيد

ترکیب صفحہ ۱۱۰

(بقیہ صفحہ ۱۱۱) مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (کان) فعل ماضی صیغہ واحد ... بر تقدیر ارادہ معنی ... مبنی بر فتح (فعل ناقص) ... (فا) حرف ... (انما) اسم ... (زید) اسم ... ضمیر ... اس میں (هو) ... فاعل صیغہ واحد مذکر ... مرفوع محلا ... فاعل پوشیدہ ... مبنی بر فتح راجع ہو ... اسم فاعل اپنے ... کان ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر ... خبر کان (مثل) مضاف ... جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ... (کان اللہ علیما حکیما) مضاف الیہ مجرور ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے ... تقدیراً مثل مضاف ... مثالہ مقدر کی ... مثال مضاف الیہ متصل مضاف الیہ ... (ہا) ضمیر مجرور راجع ہوئے ... مجرور محلا مبنی بر ضم راجع ہوئے اسم ... کان کا اپنے ثبوت سے ... خبر کان ... ممتنع الانقطاع ہونا ... مثال مضاف اپنے مضاف ... مبتدا اپنی خبر سے ملکر ... جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ... (کان) بمعنی ... بر تقدیر ارادہ معنی وف ... فعل ماضی معروف

مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب (اللہ) اسم جلالت اسم (علیما) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم جلالت علیما صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر خبر اول (حکیما) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم جلالت حکیما صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر خبر دوم۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور دونوں خبروں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (قالی) اسم منقوص

مضاف (ها) ضمیر مجرور محلا متصل مضاف الیہ مجرور ... راجع ہوئے مغضبین مبنی بر کسر ... (ر) حرف علامت (م) حرف عماد مبنی بر فتح ... ثانی مضاف ... تثنیہ مبنی بر سکون ... مبتدا مرفوع ... اپنے مضاف الیہ سے ملکر ... (ان) موصول حرفی ناصبہ تقدیراً (یکون) فعل مضارع مبنی بر سکون صیغہ واحد معروف (فعل ناقص) ... (هو) ضمیر مرفوع ... اس میں ... مذکر غائب ... اسم مرفوع محلا ... متصل پوشیدہ ... کان ناقصہ ... مبنی بر فتح راجع ہوئے ... (لفظ) تا کہ ضمیر ... بتا دیل ... (با) حرف جار مبنی بر ... پیوستہ ہو جائے ... (معنی) اسم مقصور مضاف اپنے مضاف الیہ مجرور تقدیراً ... مضاف الیہ سے ملکر مجرور تقدیراً جار ... مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ (ثابتا) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ... اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل (ص)

(۲۰) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم تکون (xx)

(۳۰xx) مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع ہوئے کان کا معنی ثابت ہونا

النوع العاشر الافعال الناقصة

م صار من البصرة الی الکوفة یا صار من البصرة یا صار الی الکوفة۔ وجہ یہ کہ

والثانی صار وهی للانتقال ای انتقال الاسم من حقیقةٍ الی حقیقةٍ اخری نحو صار الطین خزفًا ومن صفةٍ الی صفةٍ اخری مثل صار زید غنیًا وقد تکون تامةً بمعنی الانتقال من مکانٍ الی مکانٍ آخر وحینئذٍ تتعدی بالی نحو صار زید من بلدٍ الی بلدٍ والثالث اصبح والرابع اضحی والخامس امسی

شه قولہ من مکان الی مکان۔ خواہ دونوں مذکور ہوں یا ایک مذکور اور دوسرا مقدر جیسے م

م صار زید من الشدۃ الی الحسنی۔ اسی قبیل سے ہے۔ لصیرنا الی الحسنی ورق کلامنا شه قولہ من مکان الی مکان۔ یا من ذات الی ذات کام

ترکیب صفحہ ۱۱۲

(د) مضاف الیہ ملکر خبر مثال مقدر کی مضاف مثال مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی متصل مضاف الیہ ملکر مثال ... ضمیر راجع ہے ... صفت ... (اسم ضمائر کا) تقدیر ارادہ ...

ترکیب صفحہ (۱۱۲) (و) حرف عطف (الثانی) اسم منقوص
قولہ والثانی قضاء (الثانی) مبتدا مرفوع تقدیراً
حرف عطف مبنی بر فتح (قضاء) خبر مرفوع تقدیراً (و)
مبتدا مرفوع تقدیراً ... معطوف ... جملہ اسمیہ خبریہ (ھی) ضمیر
مبتدا کی جگہ ... ملکر جملہ ... استیناف مبنی بر فتح راجع
حرف عطف یا استیناف محلاً مبنی بر فتح (الاشتغال)
مرفوع متصل مبتدا مرفوع ... حرف جار ... ثابتۃ
ہے متعلق ... ظرف مستقر ہو کر واحد مونث
مجرور جار مجرور ملکر ظرف فاعل ... شبہ فاعل
مفرد کا ... ثابتۃ اسم فاعل متصل ... ثابتۃ
واحد ... (ھی) ضمیر مرفوع راجع ہوئے مستتر ہے ملکر
مرفوع محلاً مبنی علی ... ظرف مستقر ہے ملکر
اسم فاعل شبہ فعل ... خبر ... مبتدا ... (الی)
جملہ اسمیہ خبریہ معطوف ... حرف جار مبنی ...
جملہ اسمیہ خبریہ بر سکون (الی) الاسم ... مضاف
فہو تفسیریہ ... مصدر مضاف (من) حرف جار مبنی
(انتقال) مصدر مضاف ... مجرور ... جار مجرور ملکر
مجرور لفظاً ... (حقیقۃ) مجرور ... (و) حرف عطف مبنی
بر سکون (من) حرف
معطوف علیہ ... بر سکون مبنی

بر سکون (صفۃ)
مجرور جار مجرور ملکر معطوف
معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف لغو
اول (الی) حرف جار مبنی بر سکون (حقیقۃ)
موصوف (اخری) اسم تفضیل صیغہ واحد مونث
مرس مبنی (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہے موصوف
اخری اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر
صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور
جار مجرور ملکر معطوف علیہ (و) حرف عطف
مبنی بر سکون (الی) حرف جار مبنی بر سکون
(صفۃ) موصوف (اخری) اسم تفضیل
صیغہ واحد مونث (ھی) ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح
راجع ہے موصوف اخری اسم تفضیل
اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت
سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے
ملکر ظرف لغو دوم انتقال مصدر مضاف
اپنے مضاف الیہ اور دونوں ظرف لغو سے ملکر
مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا
(ثابتۃ) مقدر کا
ثابتۃ

اسم فاعل صیغہ واحد مونث (ھی) ضمیر مرفوع
مونث (ھی) ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع ... (ھی)
تمیز راجع ہوئے مبتدا محذوف مستقر
ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے
ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر مبتدا محذوف
اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر
مضاف (صیاد) الطین حرف (فا) مضاف
مجرور تقدیراً ... مضاف اپنے مضاف الیہ
مثال مقدر کی مثال مضاف (د)
مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم
ضمیر متصل مضاف الیہ مجرور ملکر
راجع ہے (اسم ضمائر) کا ایک حقیقت سے
دوسری کی جانب ملکر مثال مضاف
مضاف الیہ ملکر مبتدا مبتدا ... خبر
اپنے مضاف ... معنی
ہے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ... تقدیر ارادہ
(صیاد) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (الطین) اسم
ناقص صیغہ واحد مذکر غائب ... (اسم اور خبر)
خزف) خبر ... قطعہ (مثل) مضاف
ہے ملکر جملہ فعلیہ ... (مثل) مضاف الیہ
(صار) ذیل ... مثل
مجرور تقدیراً (ص)

فهذه[۱] الثلثة لاقتران[۲] مضمون الجملة باوقاتها[۳] التي هي الصباح والضحى[۴] والمساء[۵] نحو اصبح زيد غنيا معناه حصل غناه[۶] في وقت الصباح ونحو اضحى زيد حاكما معناه حصل الحكومة[۷] في وقت الضحى ونحو امسى زيد قاريا معناه حصل قراءته[۸] في وقت المساء۔

النوع العاشر
الافعال الناقصة

لہ قوله فهذه الثلثة الخ یہ تینوں فعل تامہ اور ناقصہ ہوتے ہیں جیسا سیاتی۔ ناقصہ کے دو معنی ہیں (۱) یہ کہ اصبح

یعنی کان فی الصباح کذا ہو اور اضحی بمعنی کان فی الضحی کذا اور امسی بمعنی کان فی المساء کذا۔ یعنی اس وقت ایسا

اوقات کے ساتھ مضمون جملہ کے مقترن ہونے کا افادہ کرتے ہیں جیسا کہ مصنف نے اپنے اس قول سے بیان فرمایا۔ (۲) یہ یعنی ... (ھد)

[illegible]

(۲۳) کرو فعل نفیر ... (و ان) بتاویل مفرد ... سابک ... جو خلاف ... مذکور ... جو انا ... سے مرکب ... اور ترتیب ہونا مقدرہے ... تشبیع بالغیب ... ہیں حصل کو ... ادرد ... زیادہ درست ... اور الخرق ... ریلیخا کھما ... نحو ... مضاف الیہ ... (اضحی) ... عطف ... حرف ... اور تیب ... جملہ ... مضاف اپنے ...

تعدیہ کا ثابتة
اسم فاعل صیغہ واحد
مونث اس میں (ھی)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح
راجع ہوئے مبتدا۔ ثابتة
اسم فاعل اپنے فاعل اور
ظرف مستقر سے مل کر شبہ
جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی
خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ
مفصلہ ہوا۔ م نحو (مضاف
(اصبح زید غنیاً) الفعل)
الیہ مجرور تقدیراً۔ نحو مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر
خبر مثال۔ مقدر کی مثال
مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل
مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر
ضمہ راجع ہوئے اصبح
مثال مضاف اپنے مضاف
الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ
معنی (اصبح)

فعل ماضی معروف
مبنی بر فتح (فعل ناقص)
صیغہ واحد مذکر (زید)
اسم (غنیاً) صفت مشبہ
صیغہ واحد مذکر اس میں
(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلاً مبنی
بر فتح راجع ہوئے اسم۔
غنیاً صفت مشبہ اپنے
فاعل سے مل کر خبر۔
اصبح فعل ناقص اپنے
اسم اور خبر سے مل کر جملہ
فعلیہ خبریہ ہوا۔ (معنی)
اسم مقصور مضاف (ہ)
ضمیر مجرور متصل مضاف
الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم
راجع ہوئے اصبح زید
غنیاً بتاویل لفظ معنی
اپنے مضاف الیہ سے
مل کر مبتدا مرفوع تقدیراً
(حصل غناہ
فی

وقت الصباح) مبتدا اپنی خبر
خبر مرفوع تقدیراً۔ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا
سے مل کر جملہ فعل ماضی معروف
(حصل) فعل ماضی صیغہ واحد مذکر غائب۔
مبنی بر فتح صیغہ مضاف (ہ)
(غنا) اسم مقصور مضاف الیہ
ضمیر مجرور متصل مضاف راجع ہوئے
مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے
زید۔ مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر فاعل مرفوع تقدیراً۔
(فی) حرف جار مبنی بر سکون۔
(وقت) مضاف (الصباح)
مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف
الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر
ظرف لغو۔ حصل فعل ماضی اپنے
فاعل اور ظرف لغو سے مل کر بتاویل
مفرد (حصول الغنی فی وقت
الصباح) ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبنیہ ہوا۔
اول ترکیب پر کوئی محذوف لازم
نہیں آتا۔ دوم ... [illegible]

مجرور تقدیراً۔ ملکہ خبر مثال لہ مقدر
(اضحی) زید کھما ... نحو مضاف اپنے
مضاف الیہ (ک) ضمیر مجرور
کی۔ مثال المضاف مبنی بر ضم
متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر
راجع ہوئے اضحی۔ مثال المضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ
محذوف ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی۔
(اضحی) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح
صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص۔
(زید) اسم (حاکما) اسم فاعل
صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ مرفوع محلاً مبنی بر فتح

ترکیب
صفحہ ۱۱۴

راجع ہوئے اسم (اضحی) حاکما اسم فاعل
اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔
(اضحی) فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ
خبریہ ہوا۔ (معنی) اسم مقصور مضاف (ہ) ضمیر
مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع
اضحی زید حاکما بتاویل لفظ معنی مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مرفوع تقدیراً (حصل
الحکومة فی وقت الضحی) خبر مرفوع تقدیراً۔ مبتدا
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبنیہ ہوا۔ یا (حصل)
فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد
مذکر (الحکومة) فاعل۔

مبنی بر فتح مقصد
فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب
(زید) اسم (قاریاً) اسم فاعل
صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم
(امسی۔ قاریاً) اسم فاعل اپنے
فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر
(امسی) فعل ناقص اپنے اسم
اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
(معنی) اسم مقصور مضاف (ہ)
ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور
محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے امسی
زید قاریاً۔ معنی مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مرفوع
تقدیراً (حصل قراءتہ
فی وقت المساء)
خبر مرفوع تقدیراً
مبتدا اپنی خبر
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبنیہ ہوا۔
یا (حصل) فعل ماضی معروف
مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر (قراءتہ)
مصدر مضاف (ہ) ضمیر مجرور محلاً مرفوع
متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی
معنی مبنی بر ضم راجع بسوئے زید مل کر
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر
فاعل۔ (فی) حرف جار مبنی بر سکون
(وقت) مضاف (المساء) مضاف الیہ
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر
مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔
حصل فعل اپنے فاعل اور ظرف
لغو سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد
(حصول قراءتہ فی وقت
المساء) ہو کر خبر۔ مبتدا
اپنی خبر

(فی) حرف جار مبنی بر سکون (وقت) مضاف (الضحی) مضاف الیہ ... سے مل کر مجرور ... ظرف لغو۔ حصل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد (حصول الحکومة فی وقت ...) معناہ ... (الضحی) ... مبتدا اپنی خبر ... حرف عطف مبنی بر فتح (امسی) زید قاریاً ... (۲۴)

[illegible]

النوع العاشر الافعال الناقصة

وهذه الثلثة قد[1] تكون بمعنى صار مثل
اصبح[2] الفقير غنيا وامسى زيد كاتبا
واضحى[3] المظلم منيرا وقد[4] تكون تامة
مثل اصبح زيد بمعنى دخل زيد فى
الصباح وامسى عمرو اى دخل عمرو
فى المساء واضحى بكر اى دخل[5] بكر
فى الضحى السادس ظل[6]
والسابع بات وهما لاقتران[7] مضمون
الجملة بالنهار والليل +

ترکیب صفحہ ۱۱۶

(نعیبہ صفحہ ۱۱۶) سے شروع ہونے ۔ ابتداءً (ما) پر فتح اِبح ہے اسے اسم متفصوب مبنی بر فتح (معنی) اسم مجرور تقدیراً حرف جار مبنی بر سکون مضاف الیہ مجرور مضاف (صواب) مضاف الیہ سے مل کر مجرور مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور متعلق ہوا (ثابتۃ) کا۔ تقدیراً جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوئی۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث متعلق کا ثابتۃ اسم فاعل متصل پوشیدہ جس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل راجع ہے اسم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوا اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔ ظرف مستقر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوئی ۔

(۲م) صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم

نحو ظل زيد كاتبا اى حصل كتابته فى النهار وبات زيد نائما اى حصل نومه فى الليل وقد تكونان بمعنى صار مثل ظل الصبى بالغا وبات الشاب شيخا والثامن مادام وهى لتوقيت شئ بمدة ثبوت خبرها لاسمها فلا بد من ان يكون قبلها جملة فعلية او اسمية

النوع العاشر الافعال الناقصة

(۴) اسم فاعل یا ظرف مستقر سے مل کر خبر ہوا۔ (تکونان) فاعل ہے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا اسم اور خبر سے ملکر شبہ جملہ فعل ناقص اپنے معطوف یا استانفہ جملہ فعلیہ خبریہ (مثل) مضاف (ظل) معطوف علیہ حرف عطف مبنی بر فتح۔ جوار (الصبی) یا (الفا) مضاف (و) حرف (شبنما) معطوف محجوب تقدیراً۔ (رباب) الشباب معطوف علیہ اپنے مضاف الیہ مثل معطوف سے ملکر مضاف اپنے مقدر کی مثال سے ملکر خبر مثال (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف مضاف (۵) مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے الیہ مجرور محلاً مبنی کا معنی صاحب (ظل و بات) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر جملہ

مثال مضاف اپنی خبر سے ملکر (ظل)

مبتدا۔ مبتدا ارادہ معنی مبنی ملکر مبتدا ہو بر تقدیر (فعل ناقص) مبنی خبریہ ہوا۔ فعل ناقص (الصبی) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح ضمیر (ہو) اسم فاعل صیغہ واحد (ربات) اسم ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ (ہو) ضمیر مرفوع راجع ہوئے فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح اسم (ظل) فعل ناقص اپنے فاعل سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا اور ظرف مستقر سے ملکر خبر ناقص اپنے اسم (بات) فعل ماضی معروف صیغہ واحد فعلیہ خبریہ ہوا۔ (ناقص) مبنی بر فتح

(×××) اسم لا۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ (۴×)

(بقیہ صفحہ ۱۱۸) (نا) تمیز (زیل) صیغہ واحد مذکر (کا) فاعل صیغہ اسم (کا نبا) اسم ضمیر (ہی) واحد مذکر مستتر (ہو) فاعل مرفوع متصل پوشیدہ ہوئے اسم محلاً مبنی بر فتح راجع فاعل اپنے ظل۔ کا نبا اسم فاعل ہو کر ظل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر فاعل سے ملکر شبہ اپنے اسم محب ظل فعل ناقص خبریہ ہوا۔ محب سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اور مجرور سے ملکر تفسیر مبنی بر سکون (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (حصل) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (کتابۃ) مصدر مضاف (کا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنی مبنی بر ضم راجع ہوئے زیل۔ کتابۃ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل۔ (فی) حرف جار مبنی بر سکون (النھار) مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو متعلق فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ مفسرہ ہوا۔

(بات) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب۔ (زیل) اسم (نائما) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ہو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم بات۔ نائما اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ بات فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (حصل) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (نوم) مصدر مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنی مبنی بر ضم راجع ہوئے زیل۔ نوم مضاف ...

(×××)

مضاف الیہ سے ملکر (فی) حرف جار مبنی بر سکون (اللیل) مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو فاعل اور ظرف لغو (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔ (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر سکون۔ (قد) حرف تقلیل مبنی بر سکون (تکونان) فعل مضارع معروف صیغہ تثنیہ مؤنث غائب (فعل ناقص) (ا) ضمیر مرفوع متصل بارز اسم مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع ہوئے ظل و (معنی) باتمدیا) حرف جار مبنی بر کسرہ (ضا) مضاف اسم مقصور مضاف معنی مضاف الیہ مجرور تقدیراً معنی مضاف الیہ سے ملکر مجرور تقدیراً اپنے مضاف الیہ سے ملکر مستقر ہوا (ثابتتین) جار مجرور ملکر ظرف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مؤنث کا ثابتتین متعلق مقدر اس میں (ھما) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے اسم تکونان۔ ثابتتین (۴)

(×) خبر مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر ...... صلہ۔ آن موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر مجرور

ترکیب
صفحہ ۱۱۸

سے ملکر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مدۃ مضاف مضاف لغو۔ ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ اپنے مضاف الیہ توقیت مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور اور ظرف لغو سے مل کر مجرور ہوا (ثابتۃ) مقدر ملکر ظرف مستقر ہوا (ثابتۃ) اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدا۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر (ھی) مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا (فا) فصیحہ مبنی بر فتح جو شرط محذوف (اذا کان الامر کذلک) پر دلالت کرتی ہے۔ (لا) برائے نفی جنس (بد) اسم مبنی مبنی بر سکون محلاً منصوب بر فتح (من) حرف جار (ان) حرف ناصب مبنی بر سکون (یکون) موصول حرفی مبنی بر سکون (فعل ناقص) فعل مضارع معروف (قبل) مضاف صیغہ واحد مذکر غائب (قبل) مضاف الیہ مجرور (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع ہوئے تا ماداما قبل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا (ثابتۃ) مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے فعل ناقص۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے اسم فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم (وصلۃ) موصوف (فعلیۃ) اسم منصوب صیغہ واحد مؤنث (ھی)

(×۴) لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

نحو اجلس ما دام زيد جالسا وزيد قائم ما دام عمرو قائما والتاسع ما زال والعاشر ما برح والحادي عشر ما انفك والثاني عشر ما فتئ وقد يقال ما فتأ وما افتأ وكل واحد من هذه الافعال الاربعة لدوام ثبوت خبرها لاسمها مذ قبله ويلزمها النفي مثل ما زال زيد عالما وما برح زيد صائما وما فتئ عمرو فاضلا وما انفك بكر عاقلا

النوع العاشر الافعال الناقصة

۱۲۱

ترکیب
صفحہ ۱۲۰

(ص ۲ ص) مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب (زید) اسم (عالماً) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں

(ص ۳ ص) صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہے اسم کی طرف صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ کان
فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (ما فتیٔ) نفی فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب (عمرو) اسم (فاضلاً) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر

النوع العاشر الافعال الناقصة

والثالث عشر ليس وهي لنفي مضمون الجملة في زمان الحال وقال بعضهم في كل زمان مثل ليس زيد قائما واعلم ان تقديم اخبار هذه الافعال على اسمائها جائز بابقاء عملها مثل كان قائما زيد وعلى هذا القياس في البواقي وايضا تقديم اخبارها على نفسها

ترکیب صفحہ ۱۲۲

مجرور بکر ظرف مستقر ہوا (ثابت) مقدر کا۔ ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ہو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہے (مثل) مضاف مقدر۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔

(۴۴×) معطوفہ یا مستانفہ ہوا (تقدیرہ ہے مصدر مضاف (اخبار) مضاف الیہ مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل (۴۴×)

(تفسیر صفحہ ۱۲۲) یعنی
بعض مقولہ محذوف ہے یعنی
(آلیْسَ لنفی مضمون الجملہ
اور فی کل زمان ہی نفظ
نفی سے متعلق ہے۔ قال ہے
متعلق نہیں۔ بلعہ بالاتفاق
یہاں ایک مسئلہ اخبار افعال الاسماء
یہاں پر واقع ہوں۔ یہاں
کے درمیان واقع ہوں۔ اور
متفق علیہ ہے۔
معنی تقدیم اخبار کی ایک صورت
اسماء پر تقدیم اخبار افعال پر مقدم
یعنی یہ کہ اخبار افعال پر مقدم ہونے
ہوں کہ افعال پر مقدم ہوں گی
سے اسماء پر بھی مقدم ہوں گی۔ یہ
تیسری صورت مختلف فیہ ہے
(ترکیب صفحہ ۱۲۲)
کما مر۔ (اسم عشیٰ الجزو)
قولہ والثالث عشیٰ الجزو
حرف عطف مبنی بر فتح (الثالث)
عشی مرکب بنائی مبنی بر فتح
بنا مبتدا مرفوع محلاً (الشئ)
خبر مرفوع تقدیراً مبتدا اپنی خبر سے
مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (و)
حرف عطف یا استینافیہ مبنی
بر فتح (ھی) ضمیر
مرفوع

منفصل مبتدا مرفوع
محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے
لیس۔ (ل) حرف جار مبنی
بر کسر (نفی) مصدر مضاف
(مضمون) مضاف الیہ
مضاف (الجملہ) مضاف الیہ
مضمون مضاف اپنے مضاف
الیہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور
لفظاً منصوب معنیً بنا بر مفعولیت
(فی) حرف جار مبنی بر سکون
(زمان) مضاف (الحال)
مضاف الیہ۔ زمان مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور
جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ نفی
مضاف اپنے مضاف الیہ اور
ظرف لغو سے مل کر مجرور ہوا مجرور
مل کر ظرف مستقر ہوا۔ (ثابتۃ)
مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل
صیغہ واحد مؤنث غائب اسمیں
(ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلاً مبنی
بر فتح

راجع ہوئے مبتدا۔
ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور
ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا لیس نفی
ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (قال)
فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر
غائب (بعض) مضاف (ھم) ضمیر (ھا)
ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی
بر ضم راجع ہوئے نحاۃ (م) علامت جمع
بعض مضاف اپنے مضاف
الیہ سے مل کر فاعل (الیس) لنفی مضمون
بر مبنی بر سکون
(الجملۃ) مقدر اسمیں (الیس) مبتدا
مرفوع تقدیراً (ل) حرف جار مبنی بر کسر
(نفی) مصدر مضاف (مضمون) مضاف
مضاف الیہ مضمون
مضاف (الجملۃ) مضاف الیہ
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ
مجرور لفظاً منصوب معنیً بنا بر مفعولیت۔
(فی) حرف جار مبنی بر سکون (کل) مضاف
(زمان) مضاف الیہ کل مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور
ظرف مستقر ہوا۔ نفی
مضاف

ہے کی۔ مثل مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل
مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جار مجرور
لیس۔ مثال مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
سے مل کر مبتدا۔ مبتدا بمعنی (الیس)
خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی بر
فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر
غائب۔ فعل ناقص۔ (زید) اسم (قائما)
اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی
بر فتح راجع ہوئے اسم۔ لیس۔ قائما اسم
فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر
لیس فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف
استیناف مبنی بر فتح (اعلم)

موصول سے مل کر اسنادی
جملہ انشائیہ ہو کر مفعول بہ ہوا (اعلم)
مفرد ہو کر مفعول ہے
اپنے فاعل اور مفعول سے
مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا۔
(مثل) مضاف (کان تاما زید)
مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ مثل مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مثال مقدر کی
مضاف الیہ (ہ) ضمیر مجرور متصل
مثال مضاف (ہ) ضمیر راجع ہے
مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم
تقدیراً خبر۔ مثال مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے
مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی
(کان) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح
فعل ناقص صیغہ واحد مذکر (قائما)
اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع
ہوئے اسم کان مؤخر
قائما اسم فاعل
اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم
کان فعل ناقص
(زید) اسم مؤخر۔ خبر مقدم سے مل کر جملہ
اپنے اسم مؤخر اور خبر (و) حرف عطف یا استینافیہ
فعلیہ خبریہ ہوا۔ (علی) حرف جار مبنی بر سکون
مبنی بر فتح (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذا)
اسم اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلاً جار مجرور
مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابت) مقدر کا۔ ثابت
اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدا مؤخر۔ ثابت
اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے
مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم (القیاس)
مصدر (فی) حرف جار مبنی بر سکون (البواقی)
میں (ال) بمعنی اللواتی اسم
موصول مبنی بر سکون

مبنی بر فتح (ایضاً) مفعول مطلق فعل مقدر (آض) کا۔ آض فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (۴۴×)

(۴۴×) مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع ہوئے ہٰذہٖ الافعال۔ اخبار مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنیً بنا بر مفعولیت۔ (علیٰ) حرف جار مبنی

النوع العاسی
الافعال الناقصة

جائز سوی لیس والافعال التی کان فی اوائلها ما وقال بعضهم تقدیم الاخبار علی هذه الافعال ایضا جائز سوی مادام اما تقدیم اسمائها علیها فغیر جائز و اعلم ان حکم مشتقات هذه الافعال کحکم هذه الافعال فی العمل

[illegible]

(ھم) ضمیر ... الافعال - اسماء مضاف مضاف اپنے مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب ... معنی بنا بر مفعولیت - (علی) حرف جار مبنی بر سکون (ھا) ضمیر متصل مجرور محلاً ... حرف جار ضمیر مجرور مبنی بر سکون راجع ہوئے ... ملکر ظرف لغو - نقل مصدر ... مضاف اپنے ... مضاف الیہ سے ملکر مبتدا ... مرفوع ... (فا) جزائیہ ... مضاف (رجائن) مضاف الیہ - (علیہ) ... مضاف الیہ سے ملکر خبر ...

(نقیضہ) منصوب لفظاً ... مضاف الیہ ... راجع ہوئے اسم موصول کی طرف ... مجرور ... فاعل صیغہ واحد مذکر غائب ... مرفوع ... تقدیراً ... متصل ... ضمیر مرفوع ... فعل ناقص اپنے اسم ... (رفع) مرفوع تقدیراً ... فعلیہ ہو کر صلہ ... صفت الافعال ... موصول اپنے صلہ سے ملکر ... معطوف علیہ ... موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ... جار مجرور ... تقدیراً ... ملکر ... جملہ ... مفعول فیہ منصوب ... فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ ... اپنے فاعل سے ملکر ... (واو) حرف عطف ... (قال) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب ... (بعض) مضاف (ھا) ضمیر ... متصل

مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہو (کمات) - (م) علامت جمع مذکر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل - (نقدیم) مصدر مضاف (الاخبار) مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنیً بنا بر مفعولیت - (علی) حرف جار مبنی بر سکون (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذہ) اسم اشارہ مبنی بر سکون موصوف (الافعال) صفت - موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور محلاً - جار مجرور ملکر ظرف لغو - نقدیم مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر مبتدا - (جائز) اسم فاعل ... (ھو) ضمیر ... راجع ہوئے مبتدا ... مرفوع ... (سوی) ... مضاف (ما دام) ... مضاف الیہ ... مفعول ... منصوب تقدیراً ... جائز

اسم فاعل اپنے فاعل ... مفعول ... (اولیہ) ... مبتدا اپنی خبر ... فاعل ... مفعول ... جملہ ... مراد اللفظ ... مفعول ... (ارض) ... متصل ... نقل فعل ... جملہ فعلیہ ... مفعول بہ ... مقولہ ... استینافیہ ... (اما) حرف شرط ... استیناف ... مصدر ... (نقل) ... مضاف الیہ ... مضاف الیہ مجرور ... متصل مبنی بر سکون (ھم)

[illegible]

مفعول ... جملہ ... متعلق ... مضاف الیہ ... مبتدا اپنی خبر ... جملہ ... حرف استیناف ... فعل امر ... (اعلم) ... بسکون ... فاعل ... حاضر ... ضمیر ... (ان) حرف ... (ان) ضمیر ... متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) ... علامت خطاب مذکر (ان) حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی ... (حکم) مضاف (مشتقات) مضاف الیہ (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذہ) اسم اشارہ مبنی بر سکون (الافعال) صفت ... اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ مجرور محلاً ... مشتقات ...

مضاف ... سے ملکر مضاف ... جار مجرور ملکر ظرف ... صفت - موصوف اپنی صفت ... مضاف الیہ مجرور ... مبنی بر سکون موصوف (الافعال) ... (ذہ) اسم اشارہ ... (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون ... مبنی بر فتح (حکم) مضاف ... اپنے مضاف الیہ سے ملکر ... حکم مضاف کا ... مضاف اپنے مضاف الیہ ... مجرور ... مشتقات

(ان) کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر تاویل مفرد ہو کر مفعول بہ منصوب محلاً اعلم فعل امر حاضر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا۔ (تنبیہ) اس جملے میں (فی العمل) کو حکم کے متعلق قرار دینا درست نہیں۔ کما لا یخفی علی المتامل۔ اور البتہ یہ کہ (فی العمل) کو معنی تشبیہ سے متعلق قرار دیا جائے جو حرف تشبیہ ...

ترکیب صفحہ ۱۲۴

مفعول ... ہیں

النوع الحادي عشر

افعال المقاربة وانما سميت بهذا الاسم لانها تدل على المقاربة وهي اربعة الاول عسى وهو فعل لدخول تاء التانيث الساكنة فيه نحو عست وغير متصرف اذ لا يشتق منه مضارع واسما فاعل ومفعول وامر ونهي مثلا وعمله على نوعين الاول ان يرفع الاسم وهو فاعله •

النوع الحادي عشر۔ افعال المقاربة

[illegible]

(۴) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ... موصوف (ال) حرف تعریف ... مبنی بر سکون (نساکنۃ) ... فاعل ... ضمیر مرفوع ... مفرد منصرف صحیح ... صفت ... (ی) حرف جار مبنی بر سکون ... مضاف ... مجرور ... جار مجرور مل کر ظرف لغو ...

[illegible]

... مضاف الیہ ... جار مجرور ... ظرف لغو ... متعلق ...

(بقیہ صفحہ ۱۲۶) موصوف اپنی صفت صحیح سے مل کر مجرور محلاً صفت معنی بنا بر مفعولیت منصوب مبنی برسکون (آن) (ل) حرف جار مبنی بر فتح حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب موصول حرفی اسم منصوب محلاً متصل اسم منصوب راجع ہوئے مبنی بر سکون راجع (تدل) افعال المقاربۃ مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارز مرفوع لفظاً بعامل معنوی صیغہ واحد مؤنث غائب اسمیں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم آن (علی) حرف جار مبنی بر سکون (المقاربۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر آن سے ملکر جملہ اسمیہ ... اسم اپنی خبر سے ...

ہو کر صلہ۔ آن موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو ہمیت فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔ (ف) حرف عطف مبنی بر فتح (ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے افعال المقاربۃ۔ (الربعۃ) مفرد منصرف صحیح خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ (الاول) غیر منصرف بوجہ وصفیت اور وزن فعل اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع

ہوئے مقدم تفضیل بر صرف الاول اسم موصوف (الفعل) صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا۔ مقدر اپنے فاعل سے ملکر خبر مرفوع تقدیراً (عسیٰ) اسم مقصور خبر ... کا علم ہے خلاف الفعل فعل عسیٰ کا جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر بالاستیناف مبنی بر (و) حرف عطف ضمیر مرفوع منفصل مبتدا فتح (ھو) ضمیر فتح راجع ہوئے مرفوع محلاً مبنی بر فتح مفرد منصرف صحیح عسیٰ (فعل) مفرد منصرف حرف عطف مبنی معطوف علیہ (د) مفرد منصرف صحیح مضاف بر فتح (علیٰ) مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ (منصرف) مفرد منصرف مضاف الیہ سے مل کر مضاف اپنے مضاف الیہ سے معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر۔ (ل) حرف جار مبنی بر کسر (خول) مفرد منصرف صحیح مصدر مضاف (زکو) مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مضاف (الثانیت) مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مضاف الیہ تابع (۵)

(۴۴) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر (×۳)

[illegible]

ترکیب صفحہ ۱۲۶

سے مل کر جملہ فعلیہ مطلقہ ہوا۔ (مثلاً) مفرد منصرف صحیح مفعول مطلق فعل محذوف (مثلثت) کا۔ مثلثت فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم۔ مثلثت فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف عطف بالاستیناف مبنی بر فتح (عمل) مفرد منصرف صحیح مصدر مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع معنی بنا بر فاعلیت مبنی بر ضم مضاف الیہ ہوئے عسیٰ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ (علی) حرف جار مبنی بر سکون (نوعین) تثنیہ مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہوا (ثابت) مقدر کا۔ ثابت اسم (ھو)

[illegible]

... فاعل اپنے ... مبتدا ... جملہ اسمیہ خبریہ ... معطوف ... (الاول) غیر منصرف ... اسم تفضیل ... ضمیر مرفوع ... فاعل مرفوع ... موصوف ... صفت ... مضاف ...

[illegible]

النوع الحادی عشر
افعال المقاربة

وينصب الخبر ويكون خبره فعلاً مضارعاً مع أن وحينئذٍ يكون بمعنى قارب نحو عسى زيدٌ أن يخرج فزيد مرفوع بانه اسمه وفاعله وأن يخرج في موضع النصب بانه خبره بمعنى قارب زيد الخروج ويجب ان يكون خبره +

۱۲۹

ترکیب صفحہ ۱۲۸

(۴۳) (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (یجب) فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب

مطابقاً للاسم في الافراد والتثنية والجمع
والتذكير والتانيث نحو عسى زيد ان يقوم
وعسى الزيدان ان يقوما وعسى الزيدون
ان يقوموا وعست هند ان تقوم وعست
الهندان ان تقوما وعست الهندات ان
يقمن وهذا اي كون الخبر مطابقاً للفاعل
اذا كان الفاعل اسماً ظاهراً اما اذا كان مضمراً

النوع الحادي عشر افعال المقاربة

قوله مطابقاً خواه مطابق حقيقی ہو [illegible]

(مطابقاً) مفرد منصوب [illegible] اسم فاعل [illegible]

[illegible]

ترکیب صفحہ ۱۳۰

(۲۲×۴۴) مضاف الیہ مجرور محلاً۔ اذا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ مقدم

(بقیہ صفحہ ۱۳۰) فتح۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح۔ (عسی الزیدان ان) اسم منصوب حکماً معطوف تقدیراً۔ (و) حرف عطف (عسی) مبنی بر فتح (یقوموا) مجرور تقدیراً۔ (و) حرف عطف (عسی) مبنی بر فتح (ان یقوموا) الزیدون ان یقوموا اسم منصوب حکماً معطوف مجرور تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (عست ھند) فتح (عست) اسم (ان تقوم) منصوب حکماً معطوف مجرور تقدیراً مبنی (و) حرف عطف (عست) بر فتح (ان تقوما) الھندان ان تقدیر اسم منصوب حکماً در تقدیر اعراب ہے سہ احوال معطوف مجرور تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (عست) الھندات ان یقمن)

اسم مقصود محکماً معطوف مجرور تقدیراً معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مضاف (ک) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہوا (خبر عسی کا مطابق اسم ہونا مذکورہ ۱۵ صور میں) مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادہ معنی عسی فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر فعل مقاربہ صیغہ واحد مذکر غائب (زید) مفرد منصرف صحیح اسم

(ان) ناصبہ مصدریہ (یقوم) فعل حرفی مبنی بر سکون (یقوم) ناصبہ مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب متصل (ھو) ضمیر مرفوع متصل مستتر جس میں (ھو) ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر فتح پوشیدہ فاعل مرفوع (عسی) یقوم فعل راجع ہوئے اسم عسی جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ۔ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر خبر منصوب محلاً۔ عسی اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ (عسی) فعل ماضی (الف) نیز مقدر فعل مقاربہ معروف مبنی بر فتح مقدر (الزیدان) صیغہ واحد مذکر غائب (ان) ناصبہ شنیہ اسم مرفوع بالضمہ (یقوما) موصول حرفی مبنی بر سکون (یقوما) فعل مضارع صحیح صیغہ تثنیہ مذکر منصوب بحذف نون (ا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع ہے الزیدان۔ یقوما فعل اپنے (ص)

(۲۴) مفرد منصرف صحیح اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل (۲۴×۲)

(الخبر) مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور لفظاً مرفوع معنی بتاویل اسمیت (مطابقاً) مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے الخبر۔ (ل) حرف جار مبنی بر کسر (الفاعل) مفرد منصرف صحیح مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو متعلق مطابقاً سے اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اسم اور خبر سے ملکر عطف بیان یا بدل ہوا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر یا مبدل منہ اپنے بدل سے ملکر مبتدا مرفوع محلاً (اذا) ظرف زمان مضاف بنی بر سکون (کان) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح از فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب (الفاعل) مفرد منصرف صحیح اسم (مستتراً) مفرد منصرف صحیح موصوف (ظاهراً) مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے فاعل اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ مجرور محلاً اذا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا ثابت) مفرد منصرف صحیح اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع

النوع الحادي عشر افعال المقاربة

فليست المطابقة بينهما شرطا النوع الثاني من النوعين المذكورين ان يرفع الاسم وحده وذلك اذا كان اسمه فعلا مضارعا مع ان فيكون الفعل المضارع مع ان في محل الرفع بانه اسمه ويكون عسى حينئذ

ترکیب صفحہ ۱۳۲

النوع الحادی عشر افعال المقاربة

بمعنی قرب[1] مثل عسی ان یخرج زید
ای قرب خروجه فلا[2] یحتاج فی هذا الوجه
الی الخبر بخلاف الوجه الاول لانه
لا یتم المقصود فیه بدون الخبر فیکون[3]
الاول ناقصا والثانی تاما والثانی کاد[4]
وھو یرفع الاسم وینصب الخبر و
خبرہ فعل[5] مضارع[5]

[illegible]

ترکیب
صفحہ ۱۳۴

(بقیہ صفحہ ۱۳۴) اپنے اسم
یکون فعل ناقص فیہ سے مل کر
اور خبر اور مفعول معطوف ہوا۔
جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ صحیح
(مثل) مفرد منصرف
(عسی ان یخرج)
مضاف (عسی) محلاً مضاف
(یا) اسم مقصور
الیہ مجرور تقدیراً۔ مثل مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر
مثال مقید کی۔ مثال مفرد
منصرف صحیح مضاف (ھا)
ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ
مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہو
عسی کا صرف اسم کو رفع
دینا۔ مثال مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی
(عسی) نعل مقاربہ ماضی
معروف مبنی بر فتح مشدد (ان)
ناصبہ موصول حرفی مبنی بر
سکون (یخرج) فعل مضارع
صیغہ مجرور از ضمائر

بارزہ منصوب لفظاً
صیغہ واحد مذکر غائب (زید)
مفرد منصرف صحیح فاعل۔
یخرج فعل اپنے فاعل سے
مل کر جملہ فعلیہ
ہو کر صلہ۔ ان موصول
حرفی اپنے صلے سے مل کر تاویل
اسم مرفوع محلاً عسی فعل
مقاربہ اپنے اسم سے مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (اسی طرح)
تفسیر مبنی بر سکون (قرب)
فعل ماضی معروف مبنی بر
فتح صیغہ واحد مذکر غائب (خروج)
مفرد منصرف صحیح مضاف
(ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف
الیہ مجرور محلاً مرفوع معنی بنا بر
فاعلیت مبنی بر ضم راجع ہو
(زید)۔ خروج مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔
قرب فعل اپنے فاعل سے مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ ہوا
(۱۳۵)

حرف عطف باقی ہے
تفریع مبنی بر فتح (لا) محتاج الیہ
نعل مضارع معروف صحیح مجرد (یحتاج)
بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب۔ ص س میں
(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہو سے عسی
(فی) حرف جار مبنی بر سکون (ھا) حرف
تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ
مبنی بر سکون موصوف (الوجہ) مفرد
منصرف صحیح صفت موصوف اپنی
صفت سے مل کر ذوالحال (الی) حرف جار
مبنی بر سکون (الخبر) مفرد منصرف
صحیح مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم
(با) حرف جار مبنی بر کسر (خلاف) مفرد
منصرف صحیح مصدر مضاف (الوجہ) مفرد
منصرف صحیح موصوف (الاول) علم
منصرف تفضیل صیغہ واحد مذکر اس
اسم منصرف (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہو سے
موصوف۔ اسم تفضیل اپنے فاعل
سے مل کر صفت۔ موصوف
(۱۳۵)

مفعول مرفوع (ھو) ضمیر
واحد مذکر غائب پوشیدہ فاعل
ضمیر مرفوع متصل فتح راجع ہو سے الثانی
مرفوع محلاً مبنی بر فتح فاعل سے مل کر شبہ
تا مّا اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ
جملہ اسمیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اپنے
معطوف سے مل کر خبر۔ یکون فعل ناقص اپنے
اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔
(و) حرف عطف مبنی بر فتح (الثانی) اسم
منقوص مرفوع تقدیراً صفت موصوف
مقدر (الفعل) کی۔ موصوف مقدر اپنی
صفت سے مل کر مبتدا (کا) اسم منصوب محلاً
خبر مرفوع تقدیراً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ معطوفہ ہوا۔ (و) حرف عطف یا استیناف
مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا
مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہو سے کاد
(یدیم) فعل مضارع معروف صحیح
مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد
مذکر غائب۔ اس میں (ھو)
ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع
مفرد منصرف صحیح
مفعول

[illegible]

النوع الحادی عشر افعال المقاربة

بغیر ان وقد یکون مع ان تشبیها له بعسی مثل
کاد زید یجیئ فزید مرفوع بانه اسم کاد
ویجیئ فی محل النصب بانه خبره معناه
قرب مجیئ زید وحکم باقی المشتقات من مصدره
کحکم کاد مثل لم یکد زید یجیئ ولا یکاد زید
یجیئ وان دخل علی کاد حرف النفی ففیه خلاف
قال بعضهم ان حرف النفی فیه

(۴م) اسکو ظرف مستقر ... (و) اردنا درست ... مشتقات اسم مفعول اپنے ... فاعل اور ظرف لغو سے ... صفت ... نائب ... جملہ شبہ جملہ ... مقدر ... (الالفاظ) ... موصوف ... صفت ... مضاف الیہ ... (یعنی) ... باقی مضاف ... مضاف الیہ ... مجرور ... ملکر ... مضاف ... (ان) ... حکم ... مبتدا ... مضاف ... الیہ ... مبنی ... صحیح ... مضاف ... حکم ... مجرور ... جار ...

(۴۳م) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون بعض مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل۔ (انّ) حرف مشبہ بالفعل مبنی

... باقی المشتقات ... مضاف ... اپنے مضاف الیہ ... ملکر جملہ ... (زید) ... مضاف ... (یعنی) ... اوزان ... لفظاً ... متصل ...

النوع الحادی عشر افعال المقاربة

مطلقاً[1] یفید معنی النفی[2] وقال بعضهم انه لا یفیده بل الاثبات باقٍ علیٰ حاله[3] و قال بعضهم[4] انه لا یفید النفی فی الماضی

[1] قولہ مطلقاً یعنی نفی ماضی پر ہو یا مضارع۔ حرف نفی کا افادہ کرتا ہے یعنی نفی کا افادہ یہی مذہب ہے دیگر افعال جیسے [illegible]

[2] قولہ یفید معنی النفی۔ ای نفی کونہ اصح ہے۔ معنی النفی۔ ای نفی قرب کی یعنی مضمون خبر کے قرب کی نفی کا افادہ کرتا ہے جیسے مضمون دیگر افعال میں اس سے مبالغہ لازم خبر کی نفی بطریق مبالغہ قرب فعل آتی ہے اس لئے کہ قرب کی نفی سے الخ سے نفس خود فعل کی نفی ہوتی ہے۔ [illegible]

[3] قولہ باقٍ علیٰ حالہ یعنی ما ضربت [illegible] الضرب ابلغ ہے کیونکہ کاد اور نفی کے دونوں کے بعد مضمون خبر ثابت ہے۔ دونوں کے بعد بھی اثبات ہے۔ کاد اور نفی کا لعدم ہیں۔ تو الا ثبات میں الف لام عوض من مضاف الیہ ہے یعنی اثبات مضمون الخبر۔ یعنی کرنفی کا لعدم اور اثبات بحالہ باقی ہے۔ یعنی جس مضاف الیہ کے عوض میں الف لام ہے وہ مضاف الیہ الخ

[4] [illegible] مضمون کا اثبات بعض کا یہ مذہب ہے کہ ما کاد والفعلون کا معنی نفی کا ہے۔ بعض نے تصریح کی ہے کہ اس کا افادہ نہیں کرتا ہے بلکہ اثبات کرتا ہے۔ نفی کا افادہ اثبات کا مفید نہیں ہے بلکہ اثبات ثانیہ ہے۔ دعوی کی دلیل یہ ہے کہ خروج ہے اور خروج کا حصول ہوتا ہے۔ یہ ہے کہ حصول خروج کا نہیں ہوتا ہے۔ [illegible]

[illegible]

(۳) حال سے (یفید) ... مجرد از ... صحیح ... (ھو) ضمیر ... فاعل راجع (معنی) (النفی) سے ... مضاف ... مفعول ... مفعول بہ اور ... مل کر جملہ فعلیہ ... مقدر سے ... فاعل اور مفعول ... (ان) اپنے اسم ... فعلیہ مراد اللفظ ... ہو کر خبر جملہ ... قال فعل ... ہو کر مقولہ منصوب محلاً۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (قال) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (بعض) مفرد منصرف صحیح مضاف (ھم) اسم (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے نحات۔ (م) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون۔ بعض مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ (ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے حرف النفی۔ (لا یفید) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم ان۔ (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے معنی النفی۔ لا یفید فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان اپنے اسم اور ...

(بقیہ صفحہ ۱۳۸)
شخص سے مروی قابل اعتماد نہیں حتی کہ مستثنیٰ ہو۔ ثانیاً بر تقدیر تسلیم اس کا معارض موجود ہے وہ یہ کہ عنبسہ نے اس کی تخطیہ کا اور ذوالرمہ کی تخطیہ کے بعد قبول لم یکد کے بعد لم اجد رکھ دینے کا بجائے لم یکد کیا تذکرہ اپنے والد سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ دونوں نے خطا کی۔ ابن شبرمہ نے تخطیہ میں اور ذوالرمہ نے قبول کرنے میں اور لم اجد کے ساتھ تبدیل میں کیونکہ ذوالرمہ کا قول مذکور آیت کریمہ اذا اخرج یدہ لم یکد یراھا کی طرح نفی کرتا ہے یہاں تک دعویٰ تامہ ہے

مشکلات کا جواب تھا۔ اب دعویٰ باطل کی دلیل کا جواب سنئے اثبات کاد مثبت نفی ہوتا ہے اگر اس سے مراد یہ ہے کہ اثبات کاد مضمون خبر کی نفی کے لئے مفید ہوتا ہے تو یہ حق ہے اور دلیل مذکور سے اسی کا اثبات ہو رہا ہے کہ کاد زید یخرج سے خروج کے حصول کا قرب مفہوم ہوتا ہے اور حصول خروج کا قرب دلالت کرتا ہے خروج کے عدم حصول پر تو اثبات کاد مضمون خبر کی نفی کے لئے مفید ہوا۔ اور اگر یہ مراد ہے کہ کاد زید یخرج

میں کاد خروج کے قرب کی نفی پر دلالت کرتا ہے تو یہ باطل ہے کیونکہ اثبات شئے نفی شئے نہیں ہوتا اور دلیل مذکور اس پر دلالت بھی نہیں کرتی۔ سے قولہ لا یفید النفی فی الماضی اس کی دلیل آیت کریمہ وما کادوا یفعلون ہے جس کی وجہ استدلال اور اس کا جواب دونوں سابقہ حاشیہ میں گذر گئے۔ ۱۲

ترکیب صفحہ ۱۳۸ (۱۴۳)

(و) ... (مطلقاً) مفرد منصرف صحیح اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم حرف النفی۔ مطلقاً اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ذوالحال اپنے (ھو)

ترکیب صفحہ ۱۳۸

... بالفعل مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے حرف النفی۔ (لا یفید) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم ان (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے معنی النفی۔ لا یفید فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ ...

[illegible]

اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (قال) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (بعض) مفرد منصرف صحیح مضاف (ھم) (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے نحات۔ (م) علامت جمع مذکر بعض مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ (ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب متصل منصوب محلاً مبنی بر ضم اسم ہوئے حرف النفی راجع ہوئے (لا یفید) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم ان۔ (النفی) مفرد منصرف صحیح جاری مجرائے صحیح مفعول بہ (فی) حرف جار مبنی بر سکون (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (ماضی) اسم منقوص مجرور تقدیراً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف مقدر ماضی اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر

النوع الحادي عشر افعال المقاربة

وفي المستقبل يفيده والثالث كرب
وهو يرفع الاسم وينصب الخبر
وخبره يجئ فعلاً مضارعاً دائماً
بغير ان نحو كرب زيد يخرج والرابع
اوشك وهو يرفع الاسم وينصب
الخبر وخبره فعل مضارع مع ان

ترکیب
صفحہ ۱۴۱

(العیب صفحہ ۱۴۱) سے بنی حرف
معطوف ہوا استیناف (و)
ذات وجھین ہوا مبنی بر فتح
عطف یا استیناف (ہا) ضمیر
مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور محلاً
[illegible]

موصوف اپنی
صفت سے مل کر موصوف
(دائماً) مفرد منصرف صحیح
(اسم فاعل صیغہ واحد مذکر) متصل
(اس میں (ھو) ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر
فتح راجع بسوئے موصوف مقدر
(عجیباً) یا (زماناً) دائماً
(اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر
شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت
موصوف مقدر اپنی صفت سے
مل کر مفعول مطلق
[illegible]
(ربّما) حرف جار مبنی بر کسر (غنی)
مفرد منصرف صحیح مضاف (آن)
اسم مقصور محلاً مضاف الیہ
مجرور تقدیراً، غیر مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار
مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتاً
مقدر کا۔ ثابتاً مفرد منصرف
صحیح منصوب لفظاً

[illegible]

او بغير ان مثل اوشك زيد ان يجئ او يجئ وقال بعضهم ان افعال المقاربة سبعة هذه الاربعة المذكورة وجعل وطفق واخذ وهذه الثلثة مرادفة لكرب وموافقة له في الاستعمال

النوع الثاني عشر

افعال المدح والذم

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

(۲۴×۶۴) مگر مبتدا (افعال) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف (المدح) (۲۴×۶۴)

(بقیہ صفحہ ۱۴۳) ہے پر یہ بھی کی طرح تو چاہیے مدح وذم ہوں۔ افعال مدح وذم بر زمانہ ماضی ہیں۔ جواب۔ یہ افعال مدح و ذم کی حکایت کے لئے موضوع ہیں موجودہ ہیں۔ اور ان افعال سے اس کا اخبار مقصود ہوتا ہے۔ بخلاف افعال مدح وذم کے وہ انشائے مدح وذم کے لئے موضوع ہیں۔ اسی طرح افعال تعجب سے انشائے تعجب کے لئے موضوع ہیں جیسے ما احسن زیدا اور ما اقبح زیدا۔ اول باعتبار وضع تعجب کا افادہ حسن زید پر اور دوم باعتبار وضع قبح زید پر تعجب کا افادہ کرتا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ انشائے مدح وذم اصل میں انشائے تعجب ہے۔

مستلزم ہے لیکن افعال مذکورہ میں یہ استلزام بھی نہیں * عدہ یہ استعمال قلیل ہے۔ عدہ جیسے رضی شرح ابن الحاجب و صاحب اللباب وغیرہ (ترکیب صفحہ ۱۴۲) (و) حرف عطف مبنی بر فتح (یا) حرف جار مبنی بر کسر (غیر) مفرد منصرف صحیح مضاف (ذی) اسم مقصور حکماً مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہوا (ثابت) مقدر کا۔ ثابت صیغہ اسم فاعل مرفوع۔ ضمیر فاعل ...

فاعل مرفوع محلاً راجع ہوئے موصوف مبنی بر فتح راجع ہوئے فاعل اور ثابت اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر ظرف مستقر۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت دوم۔ معطوف ہے کہ صفت ہے۔ موصوف اپنی دونوں صفات سے مل کر جملہ اسمیہ خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ مثل معطوف یا استیناف ہوا (اوشاف) مجرور صحیح مضاف منصرف مفرد (یحییٰ) اسم مقصور حکماً مجرور یا آن (یحییٰ) (او) حرف عطف تقدیراً معطوف علیہ (یحییٰ) تقدیراً عطف مبنی بر سکون (یحییٰ) معطوف (اوشاف زید) معطوف نعت ہوا مجرور۔ معطوف سے مل کر مضاف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مشبہ کی مثال خبر ہوا مثالہ مضاف (ہا) ضمیر مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور متصل مضاف الیہ محلاً مبنی بر ضم (۲۴)

ترکیب صفحہ ۱۴۲

معطوف مرفوع تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (طفق) اسم مقصور حکماً معطوف مرفوع تقدیراً (و) حرف عطف (اخذ) اسم مقصور مبنی بر فتح معطوف مرفوع تقدیراً معطوف حکماً معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر بدل مرفوع محلاً مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر (ان) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہو کر مقول۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولے سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف یا استیناف ہوا (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذہ) اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً موصوف یا مبدل منہ یا معطوف علیہ (الثلثۃ) مفرد منصرف صحیح صفت یا بدل یا عطف بیان۔ موصوف اپنی صفت یا مبدل منہ اپنے بدل سے یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر مبتدا (مرادفۃ) مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث ...

(۳۲۵) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف یا استیناف ہوا۔ والنوع الثانی عشر (۲۴×۲۵)

(۲۴×۳۴) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الذم) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

وهي اربعة الاول نِعْمَ اصله نَعِمَ بفتح الفاء وكسر العين فكسرت الفاء اتباعا للعين ثم اسكنت العين للتخفيف فصار نعم وهو فعل مدح وفاعله قد يكون اسم جنس معرفا باللام مثل نعم الرجل زيد

ترکیب صفحہ ۱۴۴

(۴) فعل مجہول ... نائب فاعل ... ضمیر مستتر ... مبنی بر فتح ... مرفوع محلاً ... فعل با فاعل و نائب فاعل ... جملہ فعلیہ ... (فا) ... مبنی بر ضم ... منصوب ... مفعول ... خبر ... کان اپنے اسم و خبر سے مل کر ... جملہ ...

صفحہ ۱۴۴ ترکیب عطف یا استثنائیہ منفصل (ھی) حرف عطف ضمیر مرفوع منفصل مبنی بر فتح راجع ہوئے ... مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر ضم (الاربعۃ) ... والنار ... خبر ... (الاول) ... افعال ... صحیح ... معطوف ... اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر ... معطوف ... اسم مرفوع ... ضمیر متصل راجع ہوئے ... مبنی بر فتح ... (الفصل) (الاول) ... فاعل مرفوع ... موصوف ... صفت ... تفضیل اپنے فاعل سے مل کر ... مبتدا ... مضاف ... منصوب ... اسم ... خبر ... مرفوع لفظاً ... اپنی خبر سے مل کر ... (الاصل) مفرد ... مضاف الیہ ... مجرور ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ... منصوب ... (نعم) ... ذوالحال ...

حرف جار مبنی بر ... (فتح) ... مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (الفاء) ... مضاف الیہ مجرور لفظاً ... اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (کسی) ... مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (العین) ... مضاف الیہ ... مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتاً) مقدر کا ... ثابتاً مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ... ضمیر مرفوع متصل ... فاعل ... ثابتاً اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر ... حال ... ذوالحال اپنے حال سے مل کر ... مبتدا ... خبر ... (فا) فصیحہ ...

شرط محذوف ... فعل مبنی بر فتح (رأیت) ... فعل ... مبنی بر فتح ... مفرد منصرف ... فعل مجہول (القاء) ... نائب فاعل مرفوع لفظاً (اتباعاً) ... مصدر صحیح منصوب ... مفعول ... (العین) ... مفرد منصرف ... (ل) حرف جار مبنی بر کسر ... مجرور ... جار مجرور ... ظرف لغو ... (اتباعاً) ... اپنے ظرف لغو سے مل کر ... مفعول ... نائب فاعل ... جملہ ... شرط ... محذوف ... جزاء ... (ثم) ... حرف ... مبنی بر فتح ... (اسکنت) فعل ... صیغہ واحد ... مرفوع ... حرف عطف مبنی بر فتح ... فعل مجہول ... مفرد منصرف ... (العین) ... نائب فاعل ... (التخفیف) ... مفرد منصرف ... مجرور ... جار مجرور ... (اسکنت) ... (۵)

(۵) ... حرف عطف ... استثنائیہ ... ضمیر مرفوع ... مبنی بر ضم راجع ہوئے ... مبتدا ... فعل ... مضاف ... مضاف الیہ ... مجرور ... مفرد منصرف ... مبتدا ... مبنی ... مضاف الیہ مجرور ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ... حرف تقلیل ... فعل مضارع ... ناقص ... صیغہ واحد مذکر ... ضمیر مرفوع ...

فاعل ... مرفوع محلاً مبنی ... راجع ہوئے ... (ھی) ... مفعول ... صیغہ واحد ... مرفوع ... مفرد منصرف صحیح منصوب ... (معرف) ... مضاف الیہ ... مجرور لفظاً ... مضاف ... مفرد منصرف صحیح ... مبتدا ... (ھی) ... منصوب لفظاً ... راجع ... ضمیر ... مرفوع ... اسم ...

مسئلہ: مستثنیٰ عامل مجمل الکامل البشیر ہو جائے گا الاسم جبر (ھی) کی ... مبتدا ... معتزلہ اور ذیل خبر ... قال ... فیہا ... الرجل علی ... الفضیل ... علی اصحاب ...

... مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ... مضاف الیہ مجرور ... مثال ... مفرد منصرف ... مضاف ... (۵) ضمیر مجرور ... مبنی بر ضم راجع ... فاعل ... مثال ... مضاف الیہ ... ترکیب ... جملہ ... صیغہ ... (تعیہ) ...

ثم ... لا یخفی علیک ان الحکم ... لا یکون ... الفعل ...

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

فالرجل مرفوع بانه فاعل نعم وزيد مخصوص بالمدح مرفوع بانه مبتدأ ونعم الرجل خبره مقدم عليه او مرفوع بانه خبر مبتدأ محذوف وهو الضمير تقديره نعم الرجل هو زيد فيكون على التقدير الاول جملة واحدة وعلى التقدير الثاني جملتين وقد يكون فاعله اسما مضافا

۱۴۷

[illegible]

(۴) ۔۔۔ خبر ہے ۔ جملہ اسمیہ ۔ موصول حرفی اپنے صلہ ۔۔۔ محلاً ۔۔۔ مفعول ۔۔۔ جار مجرور ۔۔۔ معطوف ۔۔۔ فاعل ۔۔۔ جملہ ۔۔۔ معطوف علیہ ۔۔۔ (و) حرف عطف (الرجل) اسم مرفوع لفظاً ۔۔۔ (زعم) ۔۔۔ مبتدا مرفوع صحیح ۔۔۔ مفرد منصرف ۔۔۔ ضمیر مجرور متصل محلاً مبنی بر ۔۔۔ [illegible]

مضاف (ہ) ۔۔۔ مضاف الیہ مجرور ۔۔۔ خبر مضاف ۔۔۔ مضاف الیہ ۔۔۔ راجع ہوئے ۔۔۔ اپنے مضاف الیہ ۔۔۔ مفرد منصرف ۔۔۔ اول ۔ (مقلد) اسم مفعول ۔۔۔ صحیح مرفوع لفظاً ۔ (ھو) ۔۔۔ ضمیر ۔۔۔ صیغہ واحد ۔۔۔ متصل ۔۔۔ پوشیدہ نائب ۔۔۔ مرفوع محلاً مبنی بر فتح ۔۔۔ فاعل ۔۔۔ (علی) حرف جار ۔۔۔ ہونے ۔۔۔ مبتدا (ہ) ضمیر مجرور متصل ۔۔۔ مبنی بر ۔۔۔ محلاً مبنی ۔۔۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو ۔۔۔ (زید) ۔۔۔ مقلد ۔۔۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر ۔۔۔ [illegible]

(التقیہ، صفحہ ۱۴۶)

(التقیہ) صحیح مرفوع لفظاً منصرف ۔۔۔ واحد اسم مفعول صیغہ ۔۔۔ (ھو) ضمیر مذکر اس میں ۔۔۔ مرفوع متصل پوشیدہ محلاً مرفوع نائب فاعل ۔۔۔ راجع ہوئے مبنی بر فتح ۔۔۔ مبتدا ۔ (با) حرف جار مبنی بر کسرہ (آن) حرف مشبہ بالفعل ۔۔۔ موصول ۔۔۔ (ہ) ضمیر مبنی بر فتح ۔۔۔ منصوب متصل اسم منصوب ۔۔۔ محلاً مبنی بر ضمیر راجع ہونے ۔۔۔ مبتدا (مقلد) مفرد منصرف ۔۔۔ اسم مفعول صحیح مرفوع لفظاً ۔۔۔ اس میں صیغہ واحد مذکر ۔۔۔ مرفوع متصل (ھو) ضمیر ۔۔۔ نائب فاعل مرفوع پوشیدہ ۔۔۔ راجع ہوئے ۔۔۔ محلاً مبنی بر فتح ۔۔۔ (لفظ) مبتدا موصوف مقلد ۔۔۔ نائب فاعل اسم مفعول اپنے ۔۔۔ صفت سے مل کر ۔۔۔ موصوف

مقلد اپنی صفت سے مل کر خبر ۔ آن کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ ۔ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلاً ۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو ۔ مرفوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ (او) حرف عطف مبنی بر سکون (مرفوع) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع

ہونے مبتدا ۔۔۔ مبنی بر ۔۔۔ (با) حرف جار مبنی بر کسرہ ۔ (آن) حرف مشبہ بالفعل ۔ (آن) حرفی مبنی بر فتح (ہ) موصول متصل اسم منصوب ضمیر منصوب راجع ہونے محلاً مبنی بر ضمیر ۔ مفرد منصرف ۔ مبتدا (حب) لفظاً مضاف (مبتدا) صحیح مرفوع ۔ صحیح مجرور مفرد منصرف (محذوف) لفظاً موصوف ۔ صحیح مجرور لفظاً مفرد منصرف ۔ واحد مذکر اسم مفعول صیغہ ۔۔۔ متصل اسم (ھو) ضمیر مرفوع ۔۔۔ اس میں ۔۔۔ فاعل مرفوع محلاً پوشیدہ نائب ۔۔۔ موصوف مبنی بر فتح راجع ہونے ۔۔۔ محذوف ۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ۔ مبتدا موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ ۔ خبر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ۔ آن کا اسم اپنی (۲۰)

[illegible]

اور ظرف ۔۔۔ مفعول اپنے نائب فاعل ۔۔۔ مقلد ۔۔۔ اسم ۔۔۔ [illegible]

ترکیب

صفحہ ۱۴۶

۱ اور وصف مجمع ۔۔۔ لفظاً ۔۔۔ لام ۔۔۔ ہم ۔۔۔ مذکر اس میں ۔۔۔ صیغہ واحد ۔۔۔ تفضیل ۔۔۔ متصل پوشیدہ فاعل (ھو) ضمیر مرفوع ۔۔۔ بنی بر فتح راجع ہوئے مرفوع محلاً ۔۔۔ تفضیل اپنے فاعل ۔۔۔ موصوف ۔ اسم ۔۔۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر صفت ۔ موصوف ۔۔۔ سے مل کر مجرور ۔ جار مجرور مل کر معطوف ۔۔۔ حرف عطف مبنی بر فتح علیہ (و) حرف جار مبنی بر سکون (علی) حرف ۔۔۔ صحیح مجرور (النقد ۔۔۔) مفرد منصرف ۔۔۔ منقوص (الثانی) اسم لفظاً موصوف ۔ موصوف اپنی مجرور تقدیراً صفت معطوف علیہ صفت سے مل کر معطوف ۔۔۔ ظرف لغو ۔۔۔ اپنے معطوف سے مل کر ۔۔۔ صحیح منصوب (جملۃ) مفرد منصرف ۔۔۔ (واحدۃ) ۔۔۔ لفظاً موصوف ۔۔۔ صحیح منصوب مفرد منصرف ۔۔۔ لفظاً صفت ۔ معطوف ۔۔۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (جملتین) تثنیہ منصوب لفظاً بیا ما قبل مفتوح معطوف ۔۔۔ علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر ہوئی ۔۔۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا ہوئے ۔۔۔ شرط ۔۔۔ (آ) ۔۔۔ شرط مقلد اپنی جزا ۔۔۔ شرط ۔۔۔ (و) حرف عطف ۔۔۔ جملہ ۔۔۔ (قل) ۔۔۔ حرف استئناف مبنی بر فتح ۔۔۔ فعل مبنی بر سکون ۔۔۔ صیغہ واحد مذکر معروف ۔۔۔ فعل ناقص ۔۔۔ منصرف ۔۔۔ لفظاً ۔۔۔ فاعل ۔۔۔ صحیح

[illegible]

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

الى المعرف باللام نحو نعم صاحب الرجل
زيد وقد يكون ضميرا مستترا مميزا
بنكرة منصوبة مثل نعم رجلا زيد
والضمير المستتر عائد الى معهود
ذهني وقد يحذف المخصوص اذا دل
عليه قرينة مثل نعم العبد اي نعم
العبد ايوب والقرينة

ترکیب صفحہ ۱۴۸

(۳) ابن صفت سے ملکر ترکیب ... موصوف ... صفت ... مفعول ... نحو ... فاعل ... مضاف ... مضاف الیہ ... مثال ...

ترکیب صفحہ ۱۴۸
(الی) حرف جار مبنی بر سکون (معروف) ...
(ال) حرف تعریف ... مفعول ...
مفرد منصرف صحیح ... مرفوع ...
واحد مذکر ... مبنی ... (اللام) ...
نائب فاعل ... مجرور ...
موصوف صحیح ... نائب فاعل ...
منصرف ... مفعول ... صفت ...

(۳۳) سے ملکر مبتدا۔ جملہ اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادہ معنی۔ (نعم) ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل مدح)

(مدح) مبنی بر فتح (فعل مدح) صیغہ واحد مذکر (العبد) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ نعم فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم۔ (ایوب) غیر منصرف مرفوع لفظاً مخصوص

النوع الثاني عشر
افعال المدح والذم

سياقُ الآيةِ وشرطُ المخصوصِ ان يكون مطابقًا للفاعلِ في الافرادِ والتثنيةِ والجمعِ والتذكيرِ والتانيثِ مثل نعم الرجلُ زيدٌ ونعم الرجلانِ الزيدانِ ونعم الرجالُ الزيدونَ ونعمت المرأةُ هندٌ ونعمت المرأتانِ الهندانِ ونعمت النساءُ الهنداتُ

ترکیب
صفحہ ۱۵۰

(بقیہ صفحہ ۱۵۰) (اللفظ) صفت موصوف مقدر (اللفظ) اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ ہوا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ (اَنْ) ناصبہ موصولہ حرفی مبنی بر سکون (یکون) فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے (المخصوص) لفظاً منصوب معرف صحیح منصوب خبر مرفوع اسم فاعل صیغہ واحد مذکر متصل (ھو) ضمیر مرفوع محلاً پوشیدہ فاعل مرفوع مبنی بر فتح راجع ہوئے (ل) حرف جار مبنی بر سکون (الفاعل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف لغو اول (فی) حرف جار مبنی

بر سکون (الافراد) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (التثنیۃ) مفرد منصرف صحیح معطوف مجرور لفظاً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الجمع) مفرد منصرف صحیح معطوف مجرور لفظاً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (التذکیر) مفرد منصرف صحیح معطوف مجرور لفظاً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (التانیث) مفرد منصرف صحیح معطوف مجرور لفظاً معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو دوم متعلق (اسم فاعل) اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر

شبہ جملہ اسمیہ (یکون) فعل ناقص ہو کر خبر سے مل کر جملہ فعلیہ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ (ان) موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر تاویل مفرد ہو کر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا (مثل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف۔ (نعم الرجل زید) مضاف الیہ محلاً مجرور تقدیراً اسم مقصورہ (و) حرف عطف مبنی برفتح (نعم الرجلان الزیدان) معطوف علیہ محلاً مجرور تقدیراً معطوف اسم مقصورہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (نعم الرجال الزیدون) اسم مقصورہ محلاً مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (نعمت المرأۃ ھند) اسم مقصورہ محلاً مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (نعمت المرأتان الھندان) (۲)

المرأتان قبل شبہ مرفوع بالف ما قبل مفتوح فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم (الھندان) شبہ مرفوع بالف ما قبل مفتوح مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا دو جملے (نعمت) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح انشائیہ صیغہ واحد مؤنث غائب مدح (النساء) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً فاعل۔ نعمت فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم (الھندات) جمع مؤنث سالم مرفوع لفظاً مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر مبتدائے مؤخر خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا ترکیب سابق کی طرح دو جملے وغیرہ۔ یہ یاد رہے کہ مخصوص بالمدح کے واحد مذکر ہونے کی صورت میں مبتدائے محذوف ضمیر (ھو) ہوگا۔ اور تثنیہ ہونے کی صورت میں (ھما) اور جمع مذکر ہونے کی صورت میں (ھم) اور واحد مؤنث ہونے کی صورت میں (ھی) اور تثنیہ مؤنث ہونے کی صورت میں (ھما) اور جمع مؤنث ہونے کی صورت میں (ھن)

النوع الثانی عشر افعال المدح والذم

والثانی بئس وھو فعل ذم اصله بَئِسَ
مِن باب علم فکسرت الفاء لتبعیة العین
ثم اُسکنت العین تخفیفا فصار بِئْس
وفاعله ایضا احد الامور الثلثة المذکورة
فی نعم وحکم المخصوص بالذم کحکم المخصوص
بالمدح فی جمیع الاحکام المذکورة مثل
بئس الرجل زید وبئس صاحب الرجل زید
وبئس رجلا زید وبئس الرجلان الزیدان
وبئس الرجال الزیدون وبئست المرأة ھند

(۴) (با) حرف جار مبنی بر کسر (اللہ) معرفہ منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہوا ... مضاف الیہ ... صفت ... موصوف ... مضاف الیہ ... فاعل ... مرفوع ...

ترکیب صفحہ ۱۵۲

مضاف (بیٹی) الرجل (زید) اسم مقصور محلاً مجرور تقدیراً۔ معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (بیٹی) صاحب الرجل (زید) اسم مقصور محلاً مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (بیٹی رجلاً زید) اسم مقصور محلاً مجرور تقدیراً۔ معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (بیٹی الرجلان الزیدان) اسم مقصود حکماً مجرور تقدیراً

(و) حرف عطف مبنی بر فتح (بیٹی) الرجال الزیدون) اسم مقصود محلاً مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (بیٹی) المرأة (ہند) اسم مقصود محلاً مجرور تقدیراً معطوف

[illegible]

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

هند وبئست المرأتان الهندان وبئست النساء
الهندات والثالث ساء وهو مرادف
لبئس موافق له في جميع وجوه الاستعمال
والرابع حبّ بفتح الفاء او ضمها اصله حبب
بضم العين فاسكنت الباء الاولى وادغمت
في الثانية على اللغة الاولى ونقلت ضمتها
الى الحاء وادغمت الباء في الباء على اللغة الثانية

ترکیب صفحہ ۱۵۴

(بقیہ صفحہ ۱۵۴) (الرجل) یا بئس صاحب الرجل فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ اور ترکیب سابق تبرک زید خبر اپنے مبتدائے محذوف سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (ھو) ہوا. (بئس) ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ذم) صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ مبنی بر فتح مرفوع محلاً ممیز (رجلا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز ممیز اپنی تمیز سے مل کر فاعل فعل ذم اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مخصوص بالذم مبتدائے مؤخر مبتدائے مؤخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا. یہ ترکیب سابق فعل فاعل مبتدا مقدم اپنی جنس (رجلا) ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ اور

زید خبر ہے مبتدائے محذوف سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ باقی امثلہ کی ترکیب امثلہ نعم کی طرح ہوگی. صرف اتنا فرق ہے کہ ان میں بئس وغیرہ کو فعل ذم اور الزیدان وغیرہ کو مخصوص بالذم کہا جائے گا. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الثالث) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (ساء) اسم مقصور محلاً مرفوع تقدیراً خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ساء (مرادف) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ

واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ساء فاعل مرفوع محلاً مبنی بر کسرہ (بئس) جار مجرور مبتدا (ل) حرف جار مبنی بر کسرہ (بئس) مقصور محلاً مجرور تقدیراً جار مجرور ملکر ظرف لغو. اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ (و) حرف عطف (موافق) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (ل) حرف جار مبنی بر کسرہ (ہ) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضمہ راجع بسوئے بئس جار مجرور ملکر ظرف لغو. (فی) حرف جار (جمیع) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (وجوہ) جمع مکسر منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف (الاستعمال) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ

(۴۴) (الثانیۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور (۴۴۳)

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

وحبّ لا ينفصل عن ذا في الاستعمال و
لهذا يقال في تقرير الافعال حبّذا وهو مرادف
لنعم وفاعله ذا والمخصوص بالمدح مذكور بعده
واعرابه كاعراب مخصوص نعم في الوجهين
المذكورين لكنه لا يطابق فاعله في الوجوه
المذكورة مثل حبّذا زيدٌ

[illegible]

(۳) ادات ج لیوے الخصوص بالمدح، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ دراصل حرف جار مبنی بر فتح (اعراب) معرب منصرف (صحیح مخصوص) معرب مضاف (صحیح مجرور لفظاً مضاف منصرف مضاف (رحمۃ) اسم منصوص الیہ مضاف الیہ مجرور تقدیراً الیہ۔ تقدیراً مضاف اپنے مضاف مخصوص مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ اعراب مضاف اپنے مضاف کا اعراب مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار الیہ سے مل کر ظرف مستقر ہوا مجرور مل کر ثابت ... [illegible]

(صفحہ ۱۵۶) ... جار مجرور مل کر فعل مضارع مجہول ... (یقال) فعل مرفوع لفظاً ... ظرف لغو مقدم ... [illegible]

[illegible]

ترکیب
صفحہ ۱۵۶

[illegible]

عامل مائۃ منتخب جمل الکامل للتنبیہ

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

وحبذا الزيدان وحبذا الزيدون وحبذا هند وحبذا الهندان وحبذا الهندات و يجوز ان يكون قبله[١] او بعده اسم موافق[٢] له منصوبا[٣] على التمييز[٤] او على الحال[٥] مثل حبذا رجلا زيد وحبذا راكبا زيد وحبذا زيد رجلا وحبذا[٦] زيد راكبا

(۴۴۳×۴) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل (۴۴۴)

(بقیہ صفحہ ۱۵۸) مضاف (ہ) مرفوع لفظا مضاف الیہ ضمیر مجرور متصل مضاف ہے ضمیر راجع لیکو مجرور محلاً مبنی برضم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ حبذا مثال مضاف الیہ سے مل کر جملہ اسمیہ مبتدا اپنی خبر سے بتقدیر ارادہ معنے خبریہ ہوا۔ (حبّ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر فعل (ذا) اسم اشارہ مبنی برسکون مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مخصوص بالمدح مبتدائے موخر مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا حبذا فعل فاعل سے مل کر خبر اپنے۔ زید مبتدا فعلیہ انشائیہ سے مل کر مبتدائے محذوف (ھو) جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (حبّ) فعل مدح ماضی معروف

مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر (ذا) اسم اشارہ مبنی برسکون مرفوع محلاً فاعل فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم۔ (الزیدان) تثنیہ مرفوع بالالف ما قبل مفتوح مخصوص بالمدح مبتدائے موخر۔ مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا حبّ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ اور الزیدان خبر اپنے مبتدا محذوف (ھما) سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (حبّ) فعل مدح ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر (ذا) اسم اشارہ مبنی برسکون مرفوع محلاً فاعل۔ فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم (الزیدون)

جمع مذکر سالم مرفوع بالواو ما قبل مضموم مخصوص بالمدح مبتدائے موخر۔ مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا بترکیب سابق حبّذا فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ اور الزیدون خبر اپنے مبتدائے محذوف (ھم) سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ دیکھئے ان دونوں صورتوں میں تثنیہ اور جمع کی ضمیروں کا مرجع لفظاً تثنیہ اور مجموع نہیں ہے اسی طرح آئندہ مثالوں کی تانیث میں بھی مطابقت نہیں ہے۔ تذکیر و تانیث میں بھی مطابقت کے لئے (ذا) کو حسب بیان تفصیل (الرجلان) اور (الرجال) اور مقام (المرأۃ) اور (المرأتان) اور (النساء) کی ترکیب میں پیش ہے (حبّ) فعل مدح ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (ذا) اسم اشارہ مبنی برسکون مرفوع محلاً فاعل فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم (ھند) مفرد منصرف (۲۵)

(۴۴۶) جملہ انشائیہ یا اسمیہ خبریہ۔ (حبّ) فعل مدح مبنی بر فتح (ذا) اسم اشارہ مبنی برسکون مرفوع محلاً (۴۴۳)

ترکیب

صفحہ ۱۵۸

نائب فاعل مرفوع ... نائب فاعل مرفوع محلاً متصل پوشیدہ (ہو) نائب ... اسم ... مبنی بر فتح راجع ... بسکون (التمییز) مفرد حرف جار مبنی بر سکون ... مجرور لفظاً جار مجرور مل کر معطوف منصرف صحیح مجرور لفظاً حرف عطف مبنی بر سکون (علی) علیہ (او) حرف عطف (الحال) مفرد منصرف حرف جار مبنی بر سکون ... جار مجرور مل کر معطوف صحیح مجرور لفظاً ... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو معطوف علیہ اپنے ... مستقر ... ظرف مستقر ... اسم مفعول اپنے نائب فاعل ... شبہ جملہ ... قاعدہ ظرف لغو سے ... فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ... اور مفعول فیہ ... موصول ... صلہ ... مرفوع محلاً ... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر ... معطوف ... (مثل) ہوا۔

مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف ... (حبذا رجلاً زید) اسم منصوب محلاً مجرور ... حرف عطف ... معطوف علیہ (و) ... تقدیرہ معطوف (حبذا الیا زید) اسم منصوب ... حرف عطف ... تقدیرہ معطوف (و) اسم منصوب محلاً ... (حبذا الزید جملاً) حرف عطف ... مجرور تقدیرہ معطوف (و) ... مبنی فتح (حبذا زید ...) معطوف علیہ ... مجرور تقدیرہ معطوف ... معطوفات سے مل کر ... مضاف الیہ ... اپنے مضاف ... صحیح مرفوع لفظاً مضاف ... مثال مفرد منصرف مضاف الیہ مجرور ... متصل ... (ہ) ضمیر ... مبنی ... مضاف اپنے

(۴۴۲) حبّ فعل اپنے فاعل (ذا) سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم (زید) بترکیب سابق مخصوص بالمدح مبتدائے موخر۔ مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا بطریقہ معلوم دو جملے اول فعلیہ انشائیہ دوم اسمیہ خبریہ (حبّ) فعل مدح مبنی بر فتح (ذا) اسم اشارہ مبنی بر فتح مرفوع محلاً ممیز (رجلاً) بترکیب سابق تمییز۔ ممیز اپنی تمییز سے مل کر فاعل

واعلم انه لا يجوز التصرف في هذه الافعال غير الحاق التاء فيها ولهذا سميت هذه الافعال غير متصرفة

النوع الثالث عشر

افعال القلوب وانما سميت بها لان صدورها من القلب ولا دخل فيه للجوارح وتسمى افعال الشك واليقين

النوع الثالث عشر افعال القلوب

(۲) مجرور لفظا اسباب ... دخول لام جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابت (ثابت) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر متصل ... ضمیر مرفوع محلا مبنی ...

مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً

(صفحہ ۱۶۰) (تعبیہ) اشارہ بعد مبنی بر سکون (ذا) اسم ظرف مبنی بر سکون مجرور محلا جار مجرور ملکر مبنی بر سکون ... (یسمیت) فعل ماضی مجہول حرف ... ضمیر واحد مونث غائب مقدم ... اسم اشارہ مبنی بر فتح صیغہ واحد (ذلک) اسم ... مبدل منہ ... تثنیہ مبنی بر سکون ... موصوف (ال) جمع مکسر منصرف بر سکون مجرور محلا الافعال یا عطف بیان ... بالمعطوف علیہ ابدل یا بدل منہ اپنے مجرور لفظا صفت سے ... بدل یا عطف بیان سے موصوف اپنی صفت ... معطوف علیہ اپنے ... صحیح ... بدل ہے بالمعطوف ... (غیر) ... منصرف ... نائب فاعل (منصوب ...) مضاف الیہ ... منصوب ... لفظا مضاف الیہ مضاف ... صحیح مجرور ... منصرف ... مفعول بہ ... فعل ... مل کر مفعول بہ ... مفعول ... مضاف الیہ ... اپنے نائب فاعل اور مفعول ... فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ... اور ظرف ... مقدم ... (النوع) مفرد منصرف ... معطوف ... موصوف ... صحیح ... مرکب بنائی ... عشری ... بر دو جزء

[illegible]

ترکیب
صفحہ ۱۶۰

[illegible]

ايضًا لانّ بعضها للشك وبعضها لليقين
وهي تدخل على المبتدأ والخبر وتنصبهما
معًا بان يكونا مفعولين لها وهي سبعة
ثلثة منها للشك وثلثة منها لليقين
وواحد منها مشترك بينهما

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

(۴۴۴) دونوں معطوف سے ملکر صفت ۔ سبعۃ موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر ہوئی مبتدا (۴۴x)

(بقیہ صفحہ ۱۶۲)
۵ ثلثۃ منہا الشک
مراد یہ ہے کہ یہ میں غالب
شک میں مستعمل ہوتے ہیں
کیونکہ (ظننت) انہیں میں
ہیں سے ہے اور اسکو کبھی یقین
کیلئے بھی استعمال کرتے ہیں
جیسے انی ظننت انی
ملاق حسابیہ ایسے ہی
(خلت) اور (حسبت)
کبھی یقین میں استعمال کئے
جاتے ہیں ۱۲ ۔ ۶ قولہ
ثلثۃ منہا الیقین ۔
یہاں پر بھی وہی مراد ہے کہ
تینوں غالبا یقین میں مستعمل
ہوتے ہیں کیونکہ تسہیل میں
فرمایا کہ (رأیت) کا استعمال
ظن میں جائز ہے اور منہل میں
فرمایا کہ (علمت) بھی ظننت
کے معنی میں آتا ہے ۔ اور آیت
کریمہ فان علمتموھن مومنات
فلا ترجعوھن الی الکفار
سے استدلال کیا
ہے

آیت میں علمتموا
بمعنی ظننتموا ہے ۱۲ ۔
۷ بقرینہ مقابلہ ظن
اس مقام پر یقین سے مراد
اعتقاد جازم ہے ۔ خواہ
مطابق للواقع ہو جیسے
علمت اور وجدت
وغیرہ کا استعمال اعتقاد
جازم مطابق میں ہوتا ہے
یا مطابق نہ ہو جیسے رأیت
کہ اسکا استعمال مطابق
اور غیر مطابق دونوں میں
ہوتا ہے جیسے آیت کریمہ
یرونہ بعیدا ونراہ
قریبا کہ اول غیر مطابق
ہے اور ثانی مطابق ۱۲ ۔
(ترکیب صفحہ ۱۶۲)
(ایضا) مفرد منصرف صحیح
منصوب لفظا مفعول مطلق
(آ ص) مقدر ۔ فعل ماضی
معروف مبنی بر فتح
صیغہ

واحد مذکر غائب اس
میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل
ضمیر مرفوع محلا مبنی بر
پوشیدہ فاعل ۔ آص
فتح راجع ہوئے تسمیۃ
فعل ماضی اپنے فاعل اور مفعول مطلق
سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا ۔
(و) حرف عطف مبنی بر فتح (ھی)
ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا
مبنی بر فتح راجع ہوئے افعال القلوب
(تدخل) فعل مضارع معروف
صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا
صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں
(ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع
ہوئے مبتدا (علی) حرف جار مبنی
بر سکون (المبتدأ) مفرد منصرف
صحیح مجرور لفظا معطوف علیہ (و)
حرف عطف مبنی بر فتح (الخبر)
مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف
معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر
مجرور ۔ جار مجرور ملکر
(۳ص)

(۴۳) الشاك اور الیقین ۔ (م) حرف عطف مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون ۔ ہما اپنے مضاف الیہ سے (۴۴)

ترکیب
صفحہ ۱۶۲

(۴۴x) اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا ۔

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

اما الثلثة الاول فحسبتُ وظننتُ و
خلتُ مثل حسبت زيدًا فاضلًا وظننتُ
بكرًا نائمًا وخلتُ خالدًا قائمًا وظننت اذا
كان من الظنة بمعنى التهمة لم يقتض المفعول
الثاني مثل ظننت زيدًا اي اتهمته واما الثلثة
الثانية فعلمتُ ورأيتُ ووجدتُ مثل علمتُ زيدًا
امينا ورأيتُ عمرًا فاضلًا ووجدتُ البيت رهينًا

ترکیب
صفحہ ١٦٣

(٣٠٣) راجع بسوئے عمرًا صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر مفعول بہ دوم. رأیت فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے

(٣٠٣) صیغہ واحد مذکر غائب. (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے البیت. رھین اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر مفعول

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

وعلمت[1] قد یجیٔ[2] بمعنی عرفت نحو علمت زیدا ای عرفته[3] ورأیت[4] قد یکون بمعنی ابصرت[5] کقوله تعالٰی فانظر[6] ماذا تری ووجدت قد یکون بمعنی اصبت مثل وجدت الضالة ای اصبتها

لہ قولہ قد یجیٔ یہاں سے علمت قد یجیٔ سے بعض دیگر مذکورہ افعال قلوب کے وہ معانی بیان کرتے ہیں جن کے اعتبار سے متعدی بدو مفعول نہیں ہوتے بلکہ صرف ایک مفعول کی جانب متعدی ہوتے ہیں۔ اور بعض معانی ایسے بھی ہیں جن کے اعتبار سے متعدی ہی نہیں یعنی مفعول بھی نہیں ہوتے۔

علمت بمعنی لب بالاے مشقوق لازم ہوتے ہیں جیسے وجدت جدۃ بمعنی استغنی وجدت موجدۃ بمعنی غضب وجدت وجدا بمعنی حزن اور یہی (لازم) حسبت بمعنی صرت احسب ای ذا حمرۃ و بیاض کالبرص۔ زعمت بمعنی ضمنت اور بمعنی ھزل و خلق۔

یعنی تنبیہ (کی) سوال اور یعنی عرفت کے ذکر کرنے سے مصنف نے ان معانی کو ذکر نہیں کیا جواب مصنف کا مقصود اس مقام پر ان معانی کو بیان کرنا ہے جن کو یقین و شک سے قریب ہو یعنی افعال قلوب اور ادراک ہوں۔ یہ معانی از قبیل ادراک میں نہیں اور کتاب میں بیان کردہ ایسے ہی ہیں جب سوال وجدت الضالۃ بمعنی اصبتھا (۱۵)

ان معنی بھی ہیں البتہ لفظی فرق ہے کہ معرفت کو ایسے ادراک میں استعمال کرتے ہیں جو نفس شئ سے متعلق ہو بیواسطہ وہ ایک مفعول کو نصب دیتا ہے اور علم کو ایسے ادراک میں جو شئ کی صفت سے متعلق ہو اور وہ دونوں مفعول کو نصب دیتا ہے اور

بعض نے علمت بمعنی عرفت اور معرفت اور علم میں اہل عرب کے نزدیک معنوی فرق نہیں۔ علمت زیدا قائما

ے قولہ ای عرفتہ اس سے اشارہ ہے کہ قد فاعل ہوگا۔

بلکہ مفعول بیان کرتا ہے۔ اسلئے کہ ان کا مقصود بھی مصنف نے اصبتھا سے اصبتھا مقصود ہے۔ یہ بھی از قبیل ادراک ہے لیکن وجدت الضالۃ میں مذکور ہے جو فلا تذکرنا ہے (۱۴) از قبیل ادراک نہیں

رفی کون قولہ تعالٰی فانظر ماذا من هذا القبیل نظر فانہ لیس من رویۃ البصر لانہ لم یامر برویۃ شئ ولا من رویۃ القلب لانہ یطلب مفعولین علی قراءۃ الفتح ولانہ علی قراءۃ الضم بل ھو مبنی للرای الذی ھو الاعتقاد والمشاورۃ کذا فی کتب وجوہ القراءات ھو فتامل فی ھذا الکلام حتی لا یزلک عن المرام بکرنا فانظر الوھم۔ سے ماخوذ نہیں۔ بمعنی نظر بصری بمعنی تامل نظر فی الامر اور نظر در فیہ سے ماخوذ ہے۔

ورأیت بمعنی ابصرت اور رأیت بمعنی تفکرت کی تمثیل اگرچہ درست ہے لیکن رأیت بمعنی تفکرت کا بیان اس مقام پر مناسب نہیں کیونکہ اس مقام پر ایسے معنی کا بیان مقصود ہے جس کے اعتبار سے متعدی بیک مفعول ہو۔ اور بایں معنی رأیت متعدی بیک مفعول نہیں بلکہ بواسطہ فی متعدی ہوتا ہے۔ ے قولہ بمعنی ابصرت ابصار بمعنی استعمال ہم اگرچہ افعال جوارح سے ہے مگر ادراک کو مستلزم ہوتا ہے اسلئے علمت سے قریب ہے۔ ہ قولہ فانظر

بمعنی نظر کرنا اور رأیت بمعنی ابصرت کی مثال میں ہے۔ ای کیونکہ اس صورت میں پیش کرتے ہیں۔

[illegible]

(۴۲) عرفت فعل ماضی ... حرف عطف مبنی ... حرف تعلیل مبنی بر سکون ... (قال) فعل ماضی ... اسم مقصور ... ضمیر ... مبنی ... (با) حرف جار مبنی بر ... اسم مقصور مجرور تقدیراً

(۴۳۶) خبریہ ہوا۔ (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (اصبت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون (۴۴۲)

(بقیہ صفحہ ۱۶۶) ماذا التوانی اور ماذا ... یا استفہامیہ ... الوقوف میں (۲) یا استفہامیہ ... موصولہ جیسے لا تسلون اور (ذا) موصولہ ... (۳) مجموعہ ماذا ... المرء ماذا یحاول ... (۴) ماذا ... استفہامیہ جیسے ماذا جئت ... استفہامیہ اور (ذا) زائدہ ... جیسے ماذا صنعت۔ آپ میں ... چاروں وجہیں درست ہیں کہ ... قولہ الضالۃ۔ ضالہ کی ... گمشدہ چیز کو بھی کہتے ہیں ... اور اس کی تلاش کیلئے یہاں ہم ... میں جنگل ... اور اس ... یہی مراد ہے ... وشنی ... جنگل میں ہلاک ... اور کما قال ... لفظاً مذکر و مؤنث دونوں ... ہوگیا۔ یہ لفظ ... اور ضالہ ... میں مستعمل ... آئی ہے ... کی جمع ضوال ... قولہ ای اصبتھا ... اصابتہ بمعنی یافتن سے ... معنی میں ... اور داخل ... صفحہ ۱۶۶ ... الجاسۃ ترکیب رو حرف

عطف مبنی بر فتح (علمت) اسم مقصور محلاً مرفوع تقدیراً مبتدا (قی) حرف تقلیل مبنی بر سکون (یجیئ) فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہے مبتدا (با) حرف جار مبنی بر کسر (معنی) اسم مقصور مجرور تقدیراً مضاف (عرفت) اسم مقصور محلاً مجرور تقدیراً مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ... مجرور مل کر ظرف لغو ... یجیئ فعل ... خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف کبری ... وجہین ہوا ... جاری مجرا ... لفظاً

[illegible]

مضاف (علمت) اسم مقصور محلاً مجرور تقدیراً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور مثال نحو مضاف ... مفرد منصرف صحیح مرفوع متعدی کی۔ مثال ... (ھا) ضمیر مجرور متصل لفظاً مضاف ... محلاً مبنی بر ضم راجع ... مضاف الیہ مجرور ... معنی عرفت آنا مثال ... علمت کا بمعنی ... مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ... مبتدا اپنی خبر سے ... فعل (علمت) بر تقدیر ارادہ معنی صیغہ واحد ماضی معروف مبنی بر سکون متصل بارز (تا) ضمیر مرفوع محلاً مبنی متکلم ... فاعل مرفوع ... برائے واحد متکلم ... صحیح ... ضمیر (ذلک) مفرد منصرف ... فعل اپنے ... علمت ... لفظاً مفعول بہ ... جملہ فعلیہ ... فاعل اور مفعول بہ ... مبنی بر سکون ہوا۔ (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (عرفت) فعل ماضی معروف ... متصل (تا) ضمیر مرفوع ... صیغہ واحد متکلم ... محلاً مبنی بر ضم ... بارزہ عامل مرفوع ... متصل (ھا) ضمیر منصوب (۴۵)

(۴۴۵) مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادہ معنی۔ (وجدت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (۴۴۵)

[illegible]

ترکیب
صفحہ ۱۶۶

مضاف الیہ اور معمولہ مستقر ہوا ... مجرور ... ظرف ... صحیح ... ثابت) تقدیر ... ثابت مفرد منصرف ... مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ... اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ... فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہے ... مبتدا مقدر مثالہ۔ اسم فاعل اپنے فاعل ... اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ... مثالہ متعدی کی۔ مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ... لئے (رویۃ) کا بمعنی الصادۃ ... مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (وجدت) ... اسم مقصور محلاً مرفوع تقدیراً مبتدا (قد) حرف تقلیل مبنی بر سکون (یکون) فعل مضارع معروف صحیح مجرد ... صیغہ واحد ...

[illegible]

(۴۴۶) صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے

الضالۃ ...

النوع الثالث عشر افعال القلوب

فإن كلّ واحدٍ من هٰذه المعاني لا يقتضي الّا متعلّقاً واحداً فلا يتعدّىٰ الّا الىٰ مفعولٍ واحدٍ والواحد المشترك بينهما هو زعمتُ مثل زعمتُ اللّٰه غفوراً فهو لليقين و زعمتُ الشيطان شكوراً فهو للشكّ

ترکیب
صفحہ ١٦٨

(تقید صفحہ ١٦٨)

متصل پوشیدہ فاعل مرفوع ہوا موصوف
محلاً مبنی برفتح راجع ہوا ظرف مستقر سے ملکر
اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر کے ملکر صفت، واحد موصوف
شبہ جملہ ہو کر صفت ہوا مضاف الیہ سے مل کر مضاف
(اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ (الا) (القیضی)
اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ
نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد
(انما) یا زائدہ مرفوع ضمیر مرفوع متصل
(فی) میں (ھو) مبنی برفتح راجع ہوا
فاعل مرفوع محلاً مبنی (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون
اسم (ان) مفرد منصرف صحیح منصوب
(متعلقا) مفعول بہ فاعل موصوف
اسم مفعول (واحد) مفرد منصرف صحیح منصوب صفت
موصوف اپنی صفت سے ملکر (القیضی)
لفظاً صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ
مستثنیٰ منہ فاعل اور مفعول بہ سے ملکر
فعل اپنے فاعل (ان) اپنے اسم اور خبر سے ملکر
فعلیہ ہو کر خبر ہوا معطلہ
جملہ اسمیہ خبریہ (لا) (تعلیل) (فا) فصیحہ نفی

عاملٌ مساقةٌ تتمّ بجلّه الكامل البشير

خبر مقدم ہوا

النوع الثالث عشر افعال القلوب

وفي هذه الافعال لا يجوز الاقتصار على احد المفعولين لانهما كاسمٍ واحدٍ لان مضمونهما معًا مفعولٌ به في الحقيقة وهو مصدر المفعول الثاني المضاف الى المفعول الاول اذ معنى علمت زيدًا فاضلًا علمت فضل زيدٍ فلو حذف احدهما كان

[illegible]

(۲۳×) مبنی بر سکون (حل ف) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اخل) مفرد (۲۴۲×)

(بقیہ صفحہ ۱۷۰) (ظن الشوء) منتقضیا ابلہ الی مفعول (انقلاب الرسول) اور منتقضیا اول محذوف ہے اور ما قبل اور مفعول ثانی بعد یہ ہے۔ مفعول ثانی ظننتم ان وہ یہ ہے بل ظننتم ان لن ینقلب الرسول والمؤمنون الی اہلیھم ابدا۔ اور ظن مفعول مطلق برائے (الشوء) اور وجیہ ہی کتاب نوع ہے۔ اور یا ترجمہ امر بانہ سنۃ ۔ اس میں تحسب عار علی وتحسب۔ اور مفعول کا مفعول اول (جہم) اور ما قبل ثانی (عار علی) الفرینۃ ما قبل محذوف ہے۔ اسکا مثل مشہور من لسیمع یخل۔ اس میں یخل مفعول محذوف ہیں۔ اے یخل مسموعہ صادقا۔ اول مفعول (لسیمع) ہے اور دوم بہ قرینہ ہے کے ساتھ حال بخاطب۔ لوگوں کے درست اور اس غلط ملط سمجھنے کی جرأت ہوں ہے سے اجتناب کے لیے یہ مثل بولا جاتا ہے میں یہ ہے۔

كذا في حاشية الصبان وغيرها ۵ قولہ (لا علمنا الخ) اور دوسری وجہ یہ ہے کہ مفعول اول مفعول ثانی کیلئے وسیلہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ان افعال کی تاثیر باعتبار حقیقت مفعول ثانی میں محقق ہوتا ہے۔ یہ بات مصنف کے قول (وھو مصدر المفعول الثانی الخ) سے واضح ہے تو وہی مقصود ہوا اور اول پس اگر ثانی بدون اول مذکور ہو تو ذکر مقصود بدون وسیلہ لازم آئیگا۔ اور اگر بدون ثانی مذکور ہو تو ذکر وسیلہ اور ترک مقصود لازم آئیگا۔ دونوں باتیں ناروا ہیں ۵ قولہ (وھو مصدر الخ) اخذ مضمون کا یہ طریقہ اس وقت ہے جبکہ مفعول ثانی مشتق ہو اور جب مشتق نہ ہو جیسے علمت

[illegible]

ھذا زید۔ تو مفعول ثانی میں یائے مصدری الحاق کرکے مصدر بنائیں گے پس مثال مذکور میں کہا جائیگا علمت زید یۃ ھذا

ترکیب صفحہ ۱۷۰

(و) حرف عطف یا استئناف مبنی بر فتح (ھا) حرف جار مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ مبنی بر سکون (ذا) (فی) حرف جار مبنی بر سکون (ذ) اسم اشارہ مبنی تثنیہ مبنی بر سکون مجرور محلا موصوف یا مبدل منہ یا معطوف علیہ (الافعال) جمع مکسر منصرف مجرور لفظا صفت یا بدل یا عطف بیان۔ موصوف اپنی صفت سے یا مبدل منہ اپنے بدل سے یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر مجرور ہوا جار مجرور ملکر ظرف لغو مقدم (لا یجوز) نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب (لا) حرف نفی مبنی (الاقتصار) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر (علی) حرف جار مبنی بر سکون (احد) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف (المفعولین) تثنیہ مجرور یا ما قبل مفتوح (۴۴)

(۴۴) منصوب لفظا مصدر مضاف (زید) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مرفوع معنی (۴۴۴)

[illegible]

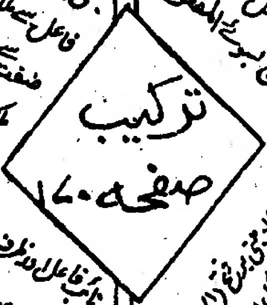

[illegible]

(۴۳×) منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف (ہما) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم (م) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون مضاف

يحذف بعض اجزاء الكلمة الواحدة واذا توسطت هذه الافعال بين مفعوليها او تأخرت عنها جاز ابطال عملها مثل زيد ظننت قائم وزيدا ظننت قائما وزيد قائم ظننت وزيدا قائما ظننت فاعمالها وابطالها حينئذ متساويان وقال بعضهم ان اعمالها اولى على تقدير التوسط وابطالها اولى على تقدير التأخر

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

۱۷۳

(و) مثل مجرور ... لفظاً مضاف ... منصوب ...

(تقدیر عبارت) ... صفت ... مضاف ...

ترکیب
صفحہ ۱۷۲

(م ص) (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع ہے ہوٰذہ الا فعال مضاف اپنے مضاف الیہ سے

فاعل اور دونوں مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ...

(م ۲ م ص) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو۔ (ولی) اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر معطوف علیہ

النوع الثالث عشر افعال القلوب

وإذا زيدت الهمزة في اول علمت ورأيت صارا
متعديين الى ثلثة مفاعيل نحو اعلمت زيدا
عمرا فاضلا وأريت عمرا خالدا عالما فزيد فيهما
بسبب الهمزة مفعول آخر لان الهمزة للتصيير فمعنى
المثال الاول حملت زيدا على ان يعلم عمرا فاضلا
ومعنى المثال الثاني حملت عمرا على ان يعلم
خالدا عالما وذلك مخصوص بهذين الفعلين
دون اخواتهما وهذا مسموع من العرب
خلافا للاخفش

للعه اي دخول الهمزة في الفعلين (يعني دونوں فعل میں ہمزہ کا دخول عرب سے مسموع ہے)

ترکیب
صفحہ ۱۷۳

(بقیہ صفحہ ۱۷۲ اعلمتم) بر تقدیر ارادہ معنی بر سکون فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (تا) ضمیر مرفوع صیغہ واحد متکلم واحد متکلم کا متصل بارز برائے واحد (زیل) اسم مفرد مرفوع محلا مبنی بر ضم منصوب لفظا مفعول اول مصحیح منصرف مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ ثانی (فاضلا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے عمرو اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر مفعول بہ ثالث اعلمت فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (اریت) بر سکون فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (تا) ضمیر مرفوع صیغہ واحد متکلم متصل بارز برائے واحد متکلم (ھما) ضمیر مرفوع محلا مبنی بر ضم عمرو بسبب معلوم

مفعول بہ اول (خالد) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ ثانی (عالما) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے خالد اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر مفعول بہ ثالث اریت فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (زید) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فی) حرف جار مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسرہ راجع بسوئے اعلمت اور اریت جار مجرور مل کر ظرف لغو اول

(با) حرف جار مبنی بر کسر صحیح مجرور (سلب) مفرد منصرف مفرد منصرف (الھمزۃ) لفظا مضاف مضاف الیہ مضاف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مجرور جار مجرور اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم (مفعول) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف (آخر) صیغہ واحد منصرف مرفوع لفظا اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مفعول اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر نائب فاعل (ل) حرف جار مبنی بر فتح (ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (الھمزۃ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم (ل) حرف جار موصول حرفی (التصییر) مفرد منصرف مبنی بر کسر (ل) ظرف مستقر صحیح مجرور لفظا جار مجرور مل کر ظرف مستقر بجار (موضوعۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد (ھی)

(۳۴) مبنی بر سکون منصوب محلا مقولہ ساقول فعل اپنے فاعل اور مقولے سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

حرف خطاب مبنی بر فتح صحیح مرفوع (مخصوص) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذین) اسم اشارہ مبنی بر سکون (ما) حرف جار مبنی بر کسر مجرور محلا موصوف وغیرہ (الفعلین) مبنی مجرور بیاء ماقبل مفتوح صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو (دون) ظرف بر استثنا مضاف (ما) حرف جر مضاف مضاف الیہ (ھما) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور جمع مؤنث سالم مجرور لفظا مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے ھذین الفعلین (م) حرف عماد (ا) علامت تثنیہ اخوا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا دون مضاف کا دون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ

فانه اجاز زيادة الهمزة في جميع هذه
الافعال قياسا على علمت ورأيت نحو
اظننت واحسبت واخلت واوجدت و
ازعمت زيدا عمرا فاضلا وانبأ ونبّأ
واخبر وخبّر ايضا تتعدى الى ثلثة
مفاعيل اعلم انه لا يجوز حذف المفعول
الاول من المفاعيل الثلثة

النوع الثالث عشر
افعال المقاربة

(تقریبہ صفحہ ۱۲۶) کا لفظ ہے جو بلاد و ظفان میں
مثال تمیز ہے شعبہ سے عرض بلا زمانہ ای زینتا ہے یعنی قتا
بمعنی اقتدار متعلق ان اھلی (ای) صلی کا
ای جملہ کا تمییز بمعنی ای عی مصر
اور (فقبلت) الافعال انتقال ہے (زمانا)
ومن کا اسم اور (عودھا) اوسکی خبر ہے *
اور حیہ اوسکے شعور تلاش میں ہے (قوتی)
و منہم اللذی الاعلٰی ہے اوسکا
ہم ضمیر ولہ اتحانا اس میں

ابن الباذ بھی ای بھی اس ابن مالک
عصفور نے بھی بطلیوسی بھی نزدیک جائز ہے
خذف جائز ہے اول و ثانی اور ثالث کا حذف
ان ابن اسے اختیار کیا
تفصیل یہ ہے کہ اس بیان کیا ہے
افعال متعدی کے مفعول کے

اور (عطیتک) ہے
ان متعدی ہے مفعول اول کا حذف کرے
وہ ہے مفعول اول کا حذف جائز ہے
سوال ہے کی عبارات

ترکیب
صفحہ ۱۲۶

(۴۲۳) (حذف) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (المفعول) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (الاول) مفرد منصرف مجرور لفظاً بکسرہ ۔ اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو)

لٰكِن[1] يَجُوزُ حَذْفُ الْمَفْعُوْلَيْنِ الْاَخِيْرَيْنِ مَعًا وَلَا يَجُوزُ حَذْفُ اَحَدِهِمَا بِدُوْنِ الْاٰخَرِ كَمَا مَرَّ

اَمَّا الْقِيَاسِيَّةُ[2] فَسَبْعَةُ عَوَامِلَ

الْاَوَّلُ[3] مِنْهَا الْفِعْلُ[4] مُطْلَقًا سَوَاءٌ كَانَ لَازِمًا[5] اَوْ مُتَعَدِّيًا مَاضِيًا[6] كَانَ اَوْ مُضَارِعًا اَمْرًا كَانَ اَوْ نَهْيًا كُلُّ فِعْلٍ

الاول من العوامل القياسية الفعل

ل قولہ لکن یجوز کیونکہ یہ دونوں مفعول علمت کے مفعولین کی طرح ہیں اور علمت کے مفعولین کا حذف معاً جائز ہے کما مر تو ان کا بھی جائز۔ اور ایک کا حذف بغیر دوسرے کے جائز نہیں جیسے علمت کے مفعولین

ک قولہ اما القیاسیۃ مصنف عوامل سماعیہ کے بیان سے فارغ ہو کر یہاں سے عوامل قیاسیہ کا بیان شروع کرتے ہیں۔ چونکہ قیاسیہ قلیل ہیں اور سماعیہ کثیر ہیں اور قلیل اذہان میں اچھی طرح جاگزیں ہو جاتا ہے ...

عوامل سماعیہ کے بیان میں ... وہ ہے جس کی تعیین ... نصب ... مفعول بہ ... وہ ہے کہ ... ہوتی ہے

ترکیب
صفحہ ۱۷۸

(بقیہ صفحہ ۱۷۸) ...
مفعول فیہ ... مفرد منصرف صحیح
مضاف (اجل) معنیٰ بنا بر
مجرور لفظاً منصوب مضاف الیہ
مفعول لیت مضاف ضمیر
مضاف (ہما) میں (ہما) مجرور محلاً
مجرور متصل مضاف الیہ مجرور لین
مبنی برکسرہ راجع لکم کی المفعول
الاخیرین (م) حرف عماد مبنی
برفتح (ا) علامت تثنیہ مبنی برکسرہ
برسکون (یا) حرف جار مبنی برکسرہ
(دون) مضاف الاخرا غیر
منصرف مجرور لفظاً بکسرہ
برجہ وخول الف لام
اسم تفضیل
صیغہ واحد مذکر اس میں
(ہو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح
راجع ہوئے موصوف مقدر
المفعول اسم تفضیل اپنے فاعل
سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ
ہوکر صفت موصوف
مقدر (المفعول) کی موصوف
مقدر اپنی صفت
سے

مل کر مضاف الیہ
(دون) مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر
ظرف لغو۔ حذف مضاف
اپنے مضاف الیہ اور ظرف
لغو سے مل کر فاعل کا تجویز
فعل اپنے فاعل سے مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ہوا۔
(ک) حرف جار مبنی برفتح
(ما) اسم موصول مبنی بر
سکون (مش) فعل ماضی
معروف مبنی برفتح صیغہ واحد
مذکر غائب اس میں (ہو)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح
راجع ہوئے اسم موصول۔
مع فعل اپنے فاعل سے مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ۔
اسم موصول اپنے صلہ سے
مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف
مستقر ہوا (ثابت)
مقدر کا

ثابت مفرد منصرف
صحیح مرفوع لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ
واحد مذکر اس میں (ہو) ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً
مبنی برفتح راجع ہوئے مبتدا مقدر
(ہذا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف
مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر
ہذا ترکیب معلوم مبتدا اپنی خبر سے
مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (کما) کا ظرف
لغو قرار دینا درست نہیں (زینی زادہ)
(اَمّا القیاسیۃ الخ) (اَمّا)
حرف شرط مبنی برسکون فعل شرط
محذوف لزوماً۔ (القیاسیۃ) مفرد
منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ اسم منسوب
صیغہ واحد مؤنث اس میں (ہی) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل
مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے موصوف
مقدر (العوامل) اسم منسوب اپنے
نائب فاعل سے مل کر صفت موصوف
مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا۔
(فا) جزائیہ مبنی برفتح
(۳۰)

(۳۰) جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا۔

الاول من العوامل القياسية الفعل

يرفع الفاعل نحو قام زيد وضرب زيد واما اذا كان متعديا فينصب المفعول ايضا مثل ضرب زيد عمرا ولا يجوز تقديم الفاعل على الفعل بخلاف المفعول فان تقديمه عليه جائز ولا يجوز حذف الفاعل بخلاف المفعول فان حذفه جائز نحو ضرب زيد والثاني المصدر

ترکیب
صفحہ ۱۸۰

(بقیہ صفحہ ۱۸۰) فعل کا
راجع ہوئے (ربہ) مثال
(دینا) رفع کو فاعل
[illegible]

الثاني من العوامل القياسية المصدر

وهو اسم حدث اشتق منه الفعل وانما سمي مصدرًا لصدور الفعل عنه فيكون محلا له قال البصريون ان المصدر اصل والفعل فرع لاستقلاله بنفسه وعدم احتياجه الى الفعل بخلاف الفعل فانه غير مستقل بنفسه ومحتاج الى الاسم وقال الكوفيون ان الفعل اصل والمصدر فرع لاعلال المصدر

عـ۵ اور جب مصدر محل فعل ہوا تو دیگر مشتقات کا بھی محل بدرجہ اولیٰ ہو گا ۔۱۲

[illegible]

(۴۳) یکون فعل ناقص اپنا اسم اور خبر محذوف سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ فعل ... محذوف (اذا) صلہ ... عنہ) الی جزاء سے ... فعل ماضی معروف ... (قال) ... مبنی بر فتح ... صیغہ ... مرفوع ... (ھما) ... ضمیر ... مبنی بر جمع ... (۴۴) ... علامت ... (الحکاۃ) ... سکون ... اسم منصوب ... موصوف ... صفت ... فاعل ... (ان) حرف ... مفرد منصرف ... سے ملکر ... (المصدر) ... معطوف علیہ (و) ...

(بقیہ صفحہ ۱۸۲) استقلالہ بنفسہ ہے یہ عطف تفسیری ہے ۲ۓ قولہ ومحتاج الی غیر مستقل ۳ۓ یہ عطف تفسیری ہے الاسم بنفسہ) ہے ۴ۓ قولہ الکوفیون اس سے مراد مبرد کسائی، فراء، ثعلب، اور ان کے متبعین ہیں ۱۲۔

ترکیب صفحہ ۱۸۲

(و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہے المصدر (اسم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف (حدث) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ۔ اسم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر موصوف (اشتق) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (من) ضمیر ... (ہ) ... مبنی بر سکون ... حرف جار مبنی بر سکون ... مجرور متصل مجرور محلا مبنی ...

... ضمیر راجع ہے موصوف جار مجرور ملکر ظرف لغو (الفعل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا نائب فاعل (اشتق) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (ان) حرف مشبہ بالفعل مکفوف عن العمل مبنی بر فتح (ما) کافہ مبنی بر سکون (سمی) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہے اسم حالت ... (مصدر) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا

... ضمیر راجع ہے ... مضاف الیہ (المصدر) مصدر مضاف ... (مصدر) ...

(ل) حرف ... مفعول بہ ... مفرد منصرف (صدور) مفرد جار مبنی بر کسر (الفعل) مفرد صحیح مصدر مضاف (الفعل) مضاف الیہ مرفوع منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف (عن) حرف جار مبنی بر سکون (ہ) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی معنی بنا بر فاعلیت (عن) حرف جار مبنی بر ضم راجع ہے اسم حالت الخ جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ مصدر اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر مجرور ہو کر جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ سمی فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا (ز) ... (یکون) فعل مضارع معروف مبنی بر فتح ... مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہے اسم حالت الخ (ل) ... صحیح منصوب لفظا خبر (ال) مفرد منصرف ... (ہ) ضمیر مجرور متصل حرف جار مبنی بر کسر ... راجع ہے الفعل مجرور محلا مبنی بر ضم ... جار مجرور ملکر ظرف لغو (۴۵)

(۴۴) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر (ال) حرف جار مبنی بر کسر (اعلال) مفرد منصرف صحیح (۴۴۴)

[illegible]

ترکیب صفحہ ۱۸۲

بالفعل مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی بر ضم راجع ہے الفعل ... مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا (مستقل) مفرد منصرف ... اسمیں (ھو) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ... ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہے (لفظ) موصوف ... مبنی بر کسر (نفس) مضاف (با) حرف جار مبنی بر کسر ... مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع ہے موصوف ... اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور ... اسم فاعل اپنے فاعل ... مستقل ... موصوف ... ظرف لغو سے ملکر صفت ... اپنی صفت سے ملکر ... معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح ...

(محتاج) مفرد منصرف صحیح ... اسمیں (ھو) ... صیغہ واحد مذکر ... اسم فاعل ... ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا ... (الی) حرف ... مبنی بر سکون (الاسم) مفرد منصرف صحیح ... مجرور لفظا ... اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر ... معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر ... (قال) فعل ماضی ... (و) حرف عطف مبنی بر فتح ... صیغہ واحد مذکر غائب ... معروف مبنی بر فتح ... (الکوفیون) جمع مذکر سالم مرفوع ... (ان) ... نائب فاعل ... (ھم) ... ضمیر ... نائب فاعل مرفوع محلا ...

... مبنی بر فتح (المصدر) ... معطوف علیہ (و) ... منصوب (الفعل) مفرد ... علیہ ... حرف عطف ... (اصل) ... معطوف ... صحیح مرفوع ... (فرع) مفرد منصرف ... (ل) حرف جار ... (استقلال) ... مضاف (ھا) ... مجرور لفظا ... (ل) حرف جار ... صحیح مجرور ... (اعلال) ...

[illegible]

الثاني من العوامل القياسية المصدر

باعلاله وصحته بصحته نحو قام قياما و
قاوم قواما اعل قياما بقلب الواو فيه ياء
لقلب الواو الفا في قام وصح قواما لصحة قاوم
ولا شك ان دليل البصريين يدل على اصالة
المصدر مطلقا ودليل الكوفيين يدل على
اصالة الفعل في الاعلال فلا تلزم منه اصالة
مطلقا ولو كان هذا القدر يقتضي الاصالة

ترکیب
صفحہ ۱۸۴

(۳۴) استیناف مبنی بر فتح (لو) حرف شرط مبنی بر سکون غیر عامل (کان) فعل ناقص مبنی بر فتح (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر

(۲۵ × ۲) مرفوع تقدیراً صیغہ واحد مذکر غائب (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان (الا اصالۃ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً

يلزم ان يكون يعد بالياء واُكرِمُ متكلمًا بالهمزة اصلًا وباقى الامثلة فرعًا ولا قائل به احد اعلم ان المصدر يعمل عمل فعله فان كان فعله لازمًا فيرفع الفاعل فقط مثل اعجبنى قيام زيد

الثانى من العوامل القياسية المصدر

سلہ قولہ ولا قائل بہ احد یعنی کوئی بھی علمائے صرف میں سے کہ (یعد) اس بات کا قائل نہیں ہے کہ اعلال میں اصل (یعد) اور (اکرم) ہے اور ان دونوں کے نظائر فرع اور یہ واو (یعد) کے نظائر سے اور ہمزہ (اکرم) کے نظائر سے ساقط ہوئے ہیں

(۴) مبنی بر فتح عامل مبنی بر ... منفرد منصرف ... فاعل صیغہ ... مبنی ... جار ... اسم فاعل
(ل) حرف نفی غیر عامل (فا) عمل ... اسم جار مبنی بر ... محلاً ... بلازم ... فعلیہ ...
سکون (فا) ... مرفوع ... حرف متصل مجرور ... ذوالحال ... عمل ... (احل) ... فاعل ... ذوالحال ... محلاً ... جملہ ...
صحیح واحد ... ضمیر ... مجرور ... بوجہ ... بلکہ ظرف لغو ... صحیح مرفوع لفظاً فاعل ... جملہ ...
(۵) ... ظرف لغو سے ... مبتدا اپنی خبر سے ... حال ... ذوالحال ... فاعل ... مرفوع ... جملہ ... تنبیہ
... منفرد ... اسم جملہ ... مقام ... سے ... فاعل اپنے ... جزا سے ملکر ...
حال سے ... فعل اپنے ... جزا ... شرط ... اپنی جزا ... امشا ... ہوا ... تنبیہ
معطوف ... احل ... میں بہ ... قرار دینا درست

ترکیب صفحہ (۱۸۶)

(لم) حرف جازم ... (یلزم) فعل مضارع معروف ... مرفوع ... صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (ان) ناصبہ مصدریہ حرف مبنی بر سکون ناصب مضارع (یکون) فعل ناقص مضارع منصوب صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (فعل) اسم مقصور محلاً مرفوع تقدیراً - (با) حرف جار مبنی بر کسر (الیاء) مفرد منصرف ذوالحال صحیح مجرور لفظاً - جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہو کر (ثابتا) مقدر کا ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (راجع) ہوئے ذوالحال - اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر حال - ذوالحال اپنے حال سے ملکر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الکسر) اسم مقصور محلاً مرفوع تقدیراً ذوالحال (متکلماً)

مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً حال اول - اصل میں عبارت یوں تھی (صیغۃ متکلم) مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اسکے قائم مقام کر دیا اور مضاف کا اعراب (نصب) مضاف الیہ کو دیدیا - تو درحقیقت حال (صیغۃ متکلم) ہے - ورنہ (متکلماً) کا حال بنا درست نہیں تھا مل - (با) حرف جار مبنی بر کسر (الھمزۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً - جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا (ثابتا) مقدر کا - ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (راجع) ہوئے ذوالحال - اسم فاعل اپنے فاعل

سے ملکر ظرف مستقر ہو کر حال متداخل ملکر حال دوم - اسکو حال اول قرار دینا درست نہیں کہ حال اول میں ضمیر ہی نہیں ہے - فتفکر - (الکسر) ذوالحال اپنے دونوں حال سے ملکر معطوف - یعنی معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (باقی) اسم منقوص مرفوع تقدیراً مضاف (الامثلۃ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً مضاف الیہ - مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف - معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر اسم یکون (اصلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ - (و) حرف عطف مبنی بر فتح (فرعاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف - معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر - یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ (ان) موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مصدر ہو کر ذوالحال (و) حالیہ (۱۰)

(لا) فاعل ... نفی جنس کا قرار دینا درست نہیں - ورنہ (فاعل بہ) لفظاً منصوب ہوتا کیونکہ یہ مشابہ بمضاف ہے جیسے خیراً من زید - اور یہ ہمہ خط نصب کی نفی بمنزلہ مفردہ نہیں اور نہ یہ کلام ...

جمہور (لا) حرف نفی ... (فاعل بہ) ... نکرہ مفردہ نہیں کرتا - بلکہ (لا) حرف نفی ساعدت ... قائل اسم فاعل مبتدا کی غیر عامل ہے اور قائل ... فاحفظہ ولا تشکک - نمرود ہے - (اعلم) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ ضمیر مرفوع متصل فاعل جس میں (ان) ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) حرف مفتوح علامت خطاب مذکر (ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح ... مفرد منصرف ... فعل مضارع ...

ترکیب صفحہ ۱۸۶

جملہ فعلیہ ہو کر شرط - (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (یرفع) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے (المصدر) (الفاعل) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ (یرفع) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا - شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا - (فقط) میں (فا) ... (قط) اسم فعل بمعنی (انتہ) امر حاضر معروف مبنی بر سکون - اس میں (انت) ضمیر پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) مفتوح علامت خطاب مذکر - قط اسم فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا شرط مقدر (اذا عرفت) ہذا) اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا - (مثل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اعجبنی قیام زید) اسم مقصود محکی مجرور تقدیراً مضاف الیہ - مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مضاف الیہ صحیح مرفوع لفظاً مثال مفرد منصرف ... ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مبنی بر ضم راجع ... مضاف (ہ) ... ملکر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا - بر تقدیر ارادہ معنی -

الثانی من العوامل القیاسیة المصدر

وان كانَ متعدیاً فيرفعُ الفاعل وينصب المفعول نحو اعجبنی ضرب زیدٍ عمرًا فزیدٌ فی المثالين مجرور لفظًا لاضافة المصدر اليه ومرفوعٌ معنًى لانه فاعل وهُوَ على خمسة انواع

(ص) ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب۔ (ن) وقایہ کا مبنی بر کسرہ (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون (ضرب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (زید) مضاف الیہ مجرور لفظاً معنی بنا بر فاعلیت صحیح منصوب بمصدر مضاف مفرد منصرف مضاف الیہ اور مفعول بہ ... فاعل اور مفعول بہ ...

(بقیہ صفحہ ۱۸۸) مصدر ہے علم مصدر اور اسم مصدر ... اشتقاق میں نہیں ہوتا ... مثال اول میں ... اور دونوں ... مرفوع ... معطوف ... اور صفت لفظ کے اعتبار سے ... من حیث القصار ... معطوف مرفوع ...

ترکیب صفحہ ۱۸۸

[illegible]

احدها ان یکون مضافًا الی الفاعل ویذکر المفعول منصوبًا کالمثال المذکور وثانیها ان یکون مضافًا الی الفاعل ولم یذکر المفعول نحو عجبت من ضرب زید وثالثها ان یکون مضافًا الی المفعول حال کونه مبنیًا للمفعول القائم مقام الفاعل نحو عجبت من ضرب زید ای من ان یضرب زیدٌ و رابعها ان یکون مضافًا الی المفعول ویذکر الفاعل مرفوعًا نحو عجبت من ضرب اللص الجلادُ

الثانی من العوامل القیاسیة المصدر

(۲۳م) (عجبت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (ت) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم (۵ع)

ترکیب
صفحہ ۱۹۰

(۳x ص) اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی۔ مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور (۴۹ص)

(۵ع) فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (من) حرف جار مبنی بر سکون (ضرب) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (اللص) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ منصوب معنیً بنا بر مفعولیت

الثانی من العوامل القیاسیة المصدر

وخامسها ان یکون مضافا الی المفعول و یحذف الفاعل نحو قوله تعالی لا یسأم الانسان من دعاء الخیر ای من دعائه الخیر اعلم ان هذه الصور جاریة فی مصدر الفعل المتعدی واما فی مصدر الفعل اللازم فصورة واحدة وهی ان یضاف الی الفاعل نحو اعجبنی قعود زید وفاعل المصدر لا یکون مستترا

ترکیب صفحہ ۱۹۲

(۳۴۴) مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہے اسم یکون۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر

الثالث
من العوامل القياسية
اسم الفاعل

ولا يتقدم معموله عليه والثالث اسم فاعل وهو كل اسم اشتق من فعل لذات من قام به الفعل وهو يعمل عمل فعله كالمصدر فان كان مشتقا من الفعل اللازم فيرفع الفاعل فقط مثل زيد قائم ابوه وان كان مشتقا من الفعل المتعدى

[illegible]

(۴۴۴) صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم - مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع (۵ہ)

(بقیہ صفحہ ۱۹۴) کی حاشیہ علاقہ جزئیہ کہتا ہے۔ پس تعریف الصبیان میں الفعل ۔ قولہ قام من فعل۔ سوال مصنف نے اعلا کر عبارت کیوں نہیں فرمایا اور خبر کیا صحیح ہے اور دل شرط الکلام ما قال و دل فرمائے جواب اگر الصمن فعل ہے تو تعریف جامع نہیں رہتی کیونکہ (منکسر) الدار (منکسر) جاری ہے قبیل انفعال یہاں تعریف سے نکل جاتے کہ منکسر انکسار کا فاعل نہیں اسی طرح منکسر تکسیر کا فاعل نہیں بلکہ منکسر تکسیر کا انکسار کا اللہ منکسر کیا جاتا ہے تو انکسار کا قابل ہے تکسیر کا فاعل نہیں لہذا الصمن فعل کہنا صحیح نہیں بلکہ لہذا ما قام بہ الفعل تعبیر کرنا قابل تبدیلی ہے پس درست۔ ۵ قولہ بعمل عمل فعلہ یعنی اسم فاعل اپنے فعل کا

(۳) عمل کرتا ہے یعنی اگر وہ مشتق ہے اس مادہ فعل معروف سے جو فعل معروف لازم ہے تو لازم کی طرح عمل کرے گا۔ اور اگر متعدی بیک مفعول ہے تو یہ بھی متعدی بیک مفعول اگر بدو مفعول ہے تو یہ بھی بدو مفعول۔ اگر سہ مفعول ہے تو یہ بھی سہ مفعول۔ لہذا جس طرح فعل معروف متعدی ظرف زمان۔ ظرف مکان۔ حال۔ مفعول مطلق۔ مفعول لہ۔ مفعول معہ وغیرہ نفعلات کی طرف متعدی ہے یہ بھی انکی طرف متعدی ہوگا۔

(۳) ترکیب صفحہ ۱۹۴

(۵) حرف عطف مبنی برفتح ... [illegible]

(۷۰) [illegible]

صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے المصلی الیہ مفعول مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل (علی) حرف جار مبنی برسکون (ہ) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع ہوئے المصلی جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق ہوا فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی برفتح (الثالث) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (اسم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (الفاعل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوفہ ہوا (و) حرف عطف مبنی برفتح (ھو) ضمیر مرفوع متصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم الفاعل ... (اسم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (الاسم) ... [illegible] (اشتق) فعل ماضی مجہول ...

(۲ x ۷) راجع ہوئے مبتدا۔ الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل ہوا اسم فاعل اپنے (۲ x ۷)

ترکیب
صفحہ ۱۹۴

مبنی بر سکون مقدر تخلص میت فتحہ موجودہ حرکت (الفعل) مفرد منصرف الساکنین - و (ال) حرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (لازم) مفرد منصرف تعریف مبنی برسکون (لازم) اسم فاعل صیغہ واحد صحیح مجرور لفظاً - اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل مرفوع محلاً مبنی بر فتح پوشیدہ فاعل مرفوع - اسم فاعل اپنے فاعل راجع ہوئے موصوف - موصوف اپنی صفت سے مل کر صفت - موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور - جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہوا مشتقاً اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر ہوا فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط - (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (یرفع) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح

(الفاعل) مفرد راجع ہوئے اسم کان (الفاعل) مفعول بہ منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول ہے یرفع فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا ... [illegible]

[illegible]

(ص۵) ہوئے اسم الفاعل (مشتقاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً۔ اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع

الثالث من العوامل القياسية اسم الفاعل

فيرفع الفاعل وينصب المفعول به ايضًا
مثل زيد ضارب غلامه عمرًا وشرط
عمله ان يكون بمعنى الحال او الاستقبال و
انما اشترط باحدهما ليكمل مشابهته
بالفعل المضارع لانه لما كان مشابهًا
بالفعل المضارع بحسب اللفظ

عه بفتحتين بمعنی ازانه اور بسکون سین بھی جائز ہے ۔ ١٢

ترکیب صفحہ ۱۹۶

(بقیہ صفحہ ۱۹۶) فعل ماضی ...

عامل مائۃ متن جمل الکامل البشیر

فی عدد الحروف والحرکات والسکنات
فکان حینئذٍ مشابهًا بحسب المعنی ایضًا
ویشترط ایضًا اعتمادہ علی المبتدأ فیکون
خبرًا عنه مثل المثال المذکور او علی الموصول
فیکون صلةً له نحو الضارب عمرًا فی الدار ای
الّذی هو ضاربٌ عمرًا فی الدار او علی الموصوف
فیکون صفةً له

الثالث
من العوامل القیاسیة
اسم الفاعل

قوله اعتمادہ - اعتماد بمعنی تکیہ کردن چنانچہ ... کرنے کے ... میں سے کسی ایک پر ... کرنا ... معنوی ... کوئی ایک

اور شرط اعتماد کی وجہ یہ ہے کہ اعتماد سے اسم فاعل کی فعل سے مشابہت بہت قوی ہو جاتی ہے یعنی ... فعل ... ہو جاتا ہے

(ص ۲۰۰x) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔ (فا) فصیحہ مبنی بر فتح (یکون) فعل ناقص (ملـ۵)

حاشیہ صفحہ ۱۹۸) فاعل اور
(ض) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ
مفعول مطلق ۔ (و) حرف عطف
خبریہ ہوا ۔ (یشترط) فعل مضارع
مبنی بر فتح (یشترط) صیغہ واحد
مجہول مرفوع لفظاً ۔ (اعتماد) مفرد
منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر
مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل
مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر
ضم راجع ہے اسم الفاعل
مرفوع معنی نائب فاعلیت (علی)
حرف جار مبنی بر سکون (المبتدا)
مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً

(ص ۲۰۲) اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر صلہ۔ اسم موصول اپنے (xxx)

ترکیب صفحہ ۱۹۸

(ملـ۵) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہے اسم الفاعل۔

الثالث
من العوامل القياسية
اسم الفاعل

مثل مررت برجل ضارب ابنهُ جاريةً او على ذي الحال فيكون حالًا عنه مثل مررت بزيدٍ راكبًا ابوه او على حرف النفي او الاستفهام بان يكون قبله حرف النفي او الاستفهام مثل ما قائم ابوه واقائم ابوه وان فُقِدَ في اسم الفاعل احد الشرطين المذكورين فلا يعمل اصلًا

ع بعض کنیز جمع جواری ۱۲

ترکیب صفحہ ۲۰۰

(مثل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف … جبل ضباد …

(۳) ترکیب فعل معلوم (با) حرف جار … (زید) مفرد منصرف صحیح … ذوالحال … مضاف الیہ … فاعل … حال …

ترکیب صفحہ ۲۰۰

الثالث
من العوامل القياسية
اسم الفاعل

بل يكون حينئذٍ مضافاً[۱] الى ما بعده مثل مررت[۲] بزيدٍ ضاربِ عمروٍ امسِ وان كان اسم الفاعل معرّفاً[۳] باللام[۴] يعمل[۵] فى ما بعده فى كلّ حال[۶] سواء كان بمعنى الماضى والحال والاستقبال وسواء كان معتمداً على احد الامور المذكورة او غير معتمدٍ

ع۵ اس لام سے مراد اسمی ہے جو بمعنی اسم موصول ہوتا ہے ۱۲۔

[illegible]

(۳۳۳۴) مجرور لفظاً مضاف (الاصود) جمع مکسر مرفوع مجرور لفظاً موصوف (ال) بمعنی التی اسم موصول (۵)

(بقیہ صفحہ ۱۲) اسم فاعل بمعنی ماضی ہو خواہ اسم فاعل بمعنی حال یا استقبال۔ وجہ یا یہ کہ صلہ واقع ہونیکی وجہ سے جس فاعل مقام فعل میں ہے۔ جس کیساتھ کسی مخصوص زمانے کیلیے یعنی شروط نہیں۔ تو اس لیے شرط نہ ہوگا۔ کوئی مخصوص زمانہ شرط نہیں کیونکہ (۲) یہ کہ ایسے اسم فاعل کو زمانہ ماضی کیساتھ مخصوص نصب زمانہ ماضی میں ہو ایسے اسم فاعل سے ہیں بیکھ ایسے اسم کو کیا تعرض شابہ کاما بعد مفعول بہ منصوب ہے ہونے کی وجہ سے تعریف ہے اور الف لام حرف تعریف (۳) العملہ تا ... اسم موصول (۴) ... اسم فاعل فعل منصوب ... قولہ سوا ... کوئی مخصوص ... اس وقت عمل کے لیے ... ذلا یشترط نہیں ... [illegible]

ایک سوال جب الف لام اسم موصول ہے اور صلہ فعل ہوا کرتا ہے تو اسم فاعل کو صلہ قرار دینے میں کیا نکتہ ہے۔ جواب الف لام موصول صورۃً الف لام حرف تعریف کے مشابہ ہے جو اسم پر داخل ہوتا ہے تو اسم فاعل کو صلہ قرار دیا جو معنیٰ جملہ ہے اور صورۃً مفرد تاکہ دونوں مشابہت پر عمل در آمد ہو جائے۔ ۱۳۰

ترکیب صفحہ ۱۶۲ (یل) حرف عطف مبنی بر سکون (یکون) فعل ناقص مضارع معروف صحیح مجرد از غائب اسم صیغہ واحد مذکر غائب ہے (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر ... فتح راجع بسوئے اسم الفاعل (بعین) ظرف زمان موید

(... ۹۰ ...) [illegible]

منصوب لفظاً مضاف مبنی بر سکون (اذ) ظرف زمان مبنی بر سکون مجرور محلاً (۱) مضاف الیہ مضاف مجرور محلاً (تکلما) اذ مضاف الیہ (کان) ... مضاف الیہ عوض مضاف الیہ تکلم عوض مضاف الیہ عوض مضاف کا جس مضاف اپنے ... مضاف الیہ ہوا ... مضاف الیہ سے مل کر مفعول مضاف اپنے مضاف الیہ ... (مضاف) مفرد منصرف صحیح منصوب (رمضاقا) مفرد منصرف صحیح منصوب اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اسم ... لفظاً۔ اسم مفعول متصل پوشیدہ نائب فاعل ... (ھو) ضمیر مرفوع متصل مبنی بر فتح راجع بسوئے ... فاعل بر فوع محلاً مبنی بر ... (الی) حرف جار مبنی بر سکون اسم الفاعل (الی) حرف جار مبنی بر سکون اسم موصول مبنی بر سکون (ما) اسم موصول ... ظرف زمانہ معرب مجرور محلاً (بعد) ظرف ... ضمیر مجرور متصل منصوب لفظاً مضاف (ہ) ضمیر ... راجع بسوئے مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی ... مضاف الیہ ... فعل ... مضاف اپنے مضاف الیہ ... اسم الفاعل ... فعل ... ثابت ... البیہ ... مفعول ... فعل ماضی ... مبنی بر فتح ... (رھو) ضمیر مرفوع ... کا ثابت ... وسیس ... فاعل ... واحد ... متصل ... (۱۳۰)

(۴۲۴) پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل (معتمدا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً (۴۲۴)

ترکیب صفحہ ۲۰۲

[illegible]

(۵) مبنی بر سکون (مذکورۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اسمیں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول۔ اسم مفعول

مثل الضارب عمرًا الآن او امس او غدًا هو زيدٌ اعلم ان اسم الفاعل الموضوع للمبالغة كضرّاب وضروب ومضراب بمعنى كثير الضرب وعلّامة وعليم بمعنى كثير العلم وحذِر بمعنى كثير الحذر مثل اسم الفاعل الذي ليس للمبالغة

الثالث
من العوامل القياسية
اسم الفاعل

ترکیب صفحہ ۲۰۴

عامل مائۃ تشریح جمل الکامل البشیر

الرابع
من العوامل القياسية
اسم المفعول

في العمل وان زالت المشابهة اللفظية
بالفعل لكنهم جعلوا ما فيها من زيادة
المعنى قائما مقام ما زال من
المشابهة اللفظية ورابعها اسم
المفعول وهو كل اسم اشتق

[illegible]

(۳) حرف جار مبنی بر سکون (العمل) مفرد منصرف جار مجرور ملکر ظرف صحیح نحو ... مثل مضاف الیہ ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ... ظرف لغو ہے ... جملہ اسمیہ خبریہ ... اسم الفاعل ... للمبالغۃ ... معطوف علیہ ... المشابھۃ ... اللفظیۃ ... معطوف ... اور فہو مثلہ ... ان لم یشرط بالفعل ملکر شرط ... جزائیہ محذوف ... جملہ شرطیہ ہوا ... جزا کے لیے محذوف ... جملہ معترضہ ہوا ... نہیں ہے بر صورت کلام سابق کی تحقیق ہوئی ہے مقصود کلام سابق ... (لکن) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (ھم) میں (ھا) ضمیر منصوب متصل راجع بسوئے ... منصوب محلاً مبنی ... اسم (م) علامت جمع ... فعل ماضی معروف ... صیغہ جمع ... (و) ضمیر مرفوع متصل راجع بسوئے ... مرفوع محلاً مبنی بر سکون ... (ما) اسم موصول مبنی بر سکون منصوب محلاً (فی) حرف جار مبنی بر ...

(تعبیر) صفحہ ۲۰۶ و۲۰۷ واقع ہوئی تو وہ غیر صورت لازم آئے گا۔ خلاف مقصود لازم مقصود ہے کیونکہ اس اسم کا ذکر کرنے سے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس سے اس اسم کا حدث واقع ہوتا ہے نہ اس حدث پر دلالت کرے کہ اسکا جو حدث پر ہو چکا۔ اسم مفعول ذکر ترتیب پہلے ہو چکا مذکورہ اگرچہ اسم فاعل کیا ہے فعل میں برابر شابہت اور شرائط عمل میں ہے لیکن اس کا مصداق ہے یہ ہوتا ہے جو اس قبیل فعلات مفعول ہو تا ہے اسم فاعل کا مصداق ہے اور اسم مفعول کا مصداق جو عمدہ ہے ہوتا ہے جو عمدہ ہے اور فضلہ مفعول ہوتا ہے دال علی الحدث قولہ لفظ بر آں ۵ ذکر میں موخر کر دیا۔ قولہ مشتق یہ قول بصری ہے مصدر خارج ہوگیا اشتقاق سے اشتقاق نہیں ہوا۔ اور قول کوفیہ کہ وہ مشتق نہیں ہوا خارج نہیں ہوتا ہے ان کے نزدیک مشتق ہوتا ہے نزدیک (النبات) من قیم

سے خارج ہوگیا۔ ۱۲

ع۵ و مشابہت لفظی یہ تھی کہ بسبب ترتیب حروف و حرکات و سکون فعل کے ہم وزن تھا۔ ۱۲ (ترکیب صفحہ ۲۰۶) (و) مبنی بر فتح عاطفہ زمخشری کے نزدیک عاطفہ جنزوی کے نزدیک اعتراضی رضی شارح کافیہ کے نزدیک۔ اور علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ نے شرح مشکوٰۃ میں فرمایا کہ اس واؤ کو واؤ مبالغہ کہتے ہیں (ان) حرف شرط مبنی بر سکون ایسے مقام پر وصلیہ کہا جاتا ہے اسکی جزا بوجہ دلالت کلام سابق کے محذوف ہوتی ہے اور کلام سابق مثل عوض جزا ہوتا ہے۔ (زالت) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث

نائب (المشابھۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معدود موصوف (اللفظیۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع حکماً مونث لفظاً۔ اسم منسوب صیغہ واحد مونث (ھی) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مرفوع محلاً مبنی بر فتح نائب فاعل سے ملکر صفت اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر (الفعل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور ملکر ظرف (با) حرف جار مبنی بر کسر ... نعت المشابھۃ موصوف اپنی صفت سے ملکر فاعل (زالت) فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ اور ظرف لغو سے ... (فہو مثلہ فی العمل) جزا محذوف (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل الموضوع للمبالغۃ (مثل) مفرد منصرف صحیح ... (ہ) ضمیر مجرور متصل مرفوع لفظاً مضاف مبنی بر ضم راجع مضاف الیہ مجرور محلاً بسوئے الذی لیس بجد اسم الفاعل للمبالغۃ۔ (فی) (م)

ترکیب

صفحہ ۲۰۶

اسم موصول (ذات) ... فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر ذوالحال (من) حرف جار مبنی بر سکون مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من التقاء الساکنین (المشابھۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (اللفظیۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ اسم منسوب صیغہ واحد مونث (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف۔ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ (ثابتا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضاف الیہ مقام مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ۔ قائماً اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر مفعول بہ دوم ... فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ... لکن اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الح) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مبنی بر سکون راجع مضاف الیہ مجرور محلاً مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ (اسم) مفرد منصرف صحیح ... (المفعول) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف اپنے ...

[illegible]

[illegible]

الرابع
من العوامل القياسية
اسم المفعول

لذات من وقع عليه الفعل وهو يعمل
عمل فعله المجهول فيرفع اسما واحدا
بانه قائم مقام فاعله وشرط عمله كونه
بمعنى الحال والاستقبال واعتماده على
المبتدأ كما في اسم الفاعل مثل زيد
مضروب غلامه الآن اوغدا اوالموصول
نحو المضروب غلامه زيد

[illegible]

ترکیب صفحہ ۲۰۸

(بقیہ صفحہ ۲۰۸) اسم فاعل صیغہ
مرفوع لفظاً۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع
واحد مذکر اس میں فاعل مرفوع
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم
آتی (نظام) مفرد منصرف صحیح
منصوب لفظاً مضاف (فاعل) المضاف
مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف
(ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ
مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع ہوئے
اسم المفعول بنا فاعل مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ
مقام مضاف اپنے مضاف الیہ قائم اسم فاعل
سے مل کر مفعول فیہ سے مل کر
اسم فاعل اور مفعول فیہ خبر سے مل کر
خبر آتی کا اسم اپنی خبر سے مل کر موصول
جملہ اسمیہ ہو کر صلہ ... لأن موصول
...

کن (لک) اپنی جزائے
مل کر جملہ شرطیہ ہوا (و) حرف
عطف یا استیناف مبنی بر فتح
(شرط) مفرد منصرف صحیح
مرفوع لفظاً مضاف (حل)
مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً
مضاف الیہ مصدر مضاف
(ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ
مجرور محلاً مبنی بر کسر مرفوع معنی
بنا بر فاعلیت راجع ہوئے
اسم المفعول عمل مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر
مضاف الیہ ہوا شرط مضاف
کا شرط مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر مبتدا (کون) مفرد منصرف
صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف
(ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ
مجرور محلاً مرفوع معنی بنا بر
اسمیت مبنی بر ضم راجع ہوئے
اسم المفعول (با) حرف جار
مبنی بر کسر (معنی
اسم مقصود

مجرور تقدیراً مضاف صحیح مجرور لفظاً
(الحال) مفرد منصرف حرف عطف مبنی بر سکون
معطوف علیہ (و) مفرد منصرف صحیح مجرور
(الاستقبال) مفرد معطوف علیہ اپنے معطوف
لفظاً معطوف معنی مضاف اپنے
سے مل کر مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور
مضاف الیہ سے مل کر مجرور (ثابتاً) متعلق کا ثابتاً
ظرف مستقر ہوا (ثابتاً) اسم فاعل
مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً ... ضمیر
صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) فاعل مرفوع محلاً
مرفوع متصل پوشیدہ فاعل ... کون۔ اسم
مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم کون سے مل کر
فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ... مضاف الیہ
کون مصدر مضاف اپنے مضاف علیہ (و) حرف
خبر سے مل کر معطوف علیہ ... مفرد منصرف
اسم اللہ خبر سے ... (اعتماد) مفرد منصرف
عطف مبنی بر فتح (ہ) مضاف
صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف
ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع
معنی بنا بر فاعلیت مبنی بر ضم راجع ہوئے
اسم المفعول (علی) حرف جار مبنی بر
سکون (المبتدأ)
(م)

[illegible]

صحیح مرفوع لفظاً (غلام)
اسم مفعول صیغہ واحد مذکر
مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف
(ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور
محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے مبتدا
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر
نائب فاعل ... (الآن) ظرف بمعنی زمان
حاضر مبنی بر فتح منصوب محلاً مفعول فیہ
مفعول فیہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل
اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مبتدا اپنی
خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ مثال
ثانی کی ترکیب بھی اسی طرح کرائی جائے
صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں (معلماً)
ظرف مستقر ہے۔ (ھو) مفرد منصرف
... صحیح مرفوع لفظاً مضاف
جاری مجرا ... (زید)
المضروب علامہ ... مجرور تقدیراً
اسم مقصود ... مجرور مضاف
مضاف الیہ ... مضاف الیہ
اپنے مضاف الیہ ... محذوف
سے مل کر خبر (ھو) مبتدا ...
کی۔ جو ضمیر مرفوع منفصل مرفوع
محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم
مفعول کا بمعنی حال یا استقبال
ہو کر اسم موصول ہوا اعتماد ...
مثلاً بنی کا جملہ اسمیہ خبریہ
ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی (ال)
بمعنی الذی کی اسم موصول مبنی بر سکون
(مضروب) مفرد منصرف صحیح مرفوع
لفظاً۔ اسم مفعول صیغہ واحد
مذکر (غلام) مفرد منصرف صحیح
مرفوع لفظاً مضاف (ہ) ضمیر
متصل مضاف الیہ
مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہو
اسم موصول۔ غلام مضاف
اپنے

[illegible]

الرابع من العوامل القياسية للمفعول

والموصوف مثل جاءني رجل مضروب
غلامه او ذي الحال مثل جاءني
زيد مضروبًا غلامه او حرف النفي
او الاستفهام مثل ما مضروب غلامه
واذا انتفى فيه احد الشرطين
المذكورين ينتفي عمله وحينئذٍ
يلزم اضافته الى ما بعده واذا دخل
عليه الالف واللام يكون مستغنيًا
عن الشروط في العمل مثل جاءني المضروب غلامه

ترکیب صفحہ ۲۱۰

(۴) فاعل سے مل کر ... جملہ فعلیہ جزا ... شرط ... مستانفہ ہوا (ف) حرف عطف یا استینافیہ بنی بر فتح (حین) ظرف لفظاً مضاف ... مضاف الیہ محذوف ... (ان) ظرف زمان بنی بر سکون ... (۳) کان ... عوض مضاف الیہ ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ... حین مضاف ... فعل مضارع معروف ... [illegible]

(صفحہ ۲۱۰) ... صحیح ... مرفوع لفظاً ... متصل ... ضمیر ... مضاف الیہ ... غلام ... مضاف ... فاعل ... مفعول ... حال ... جاءَ فعل ... جملہ فعلیہ ... معطوف ... حرف عطف ... معطوف علیہ ... [illegible]

(مضروب) ... حرف نفی ... مرفوع لفظاً ... اسم مفعول ... غلام ... مضاف الیہ ... فاعل ... حرف عطف ... ظرف زمان ... بنی بر سکون ... [illegible]

... صحیح ... منصرف ... مضاف الیہ ... اسم موصول ... بنی ... صلہ ... مفعول ... مضاف ... [illegible]

(۴۰) اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل۔ جاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

[illegible]

الخامس
من العوامل القياسية
الصفة المشبهة

وخامسها[١] الصفة المشبّهة وهي مشابهة[٢] باسم الفاعل في التصريف[٣] وفي كون كلّ منهما صفة[٤] مثل حسن حسنان حسنون حسنة حسنتان حسنات على قياس ضارب ضاربان ضاربون ضاربة ضاربتان ضاربات وهي مشتقة[٥] من الفعل اللازم دالّة على ثبوت مصدرها لفاعلها

ترکیب
صفحہ ۲۱۲

(تعیینہ ۲۱۲) من ویرجع
بجب سی لیجیت و من رجوع
جب طرح سے ہر یہ اللہ
بجب کی طبیعت میں منصب راجعا
یعنی علی تثبوت فاعل الازم
(والله) علیم شیء جب ہر
(لما علیھا) مشتق ہر
تمام اسما سے مشتق بحل ہیں
فعل لازم سے بحل ہی
مفعول مشتق نہیں ہوتا
اسم سے مشتق ہر اور
وہ فعل لازم سے مشتق ہو اور ان کی دلالت
فعل لازم سے بحل ہے
ان سے جو اسم مصدر جن سے عمران
اسم اس سے مصدر جن کے
فاعل کے واسطے نہیں فعل لازم
فاعل ہی پر نہیں ہوتا ان کی دلالت
مشتق ہے اسم تفضیل اسے زیادتی
کے وہ ثبوت مصدر پر زیادتی
دلالت کرتا ہے مصدر پر ۱۲
(ترکیب) صفحہ (۲۱۲)
(و) حرف عطف

(ہا) ضمیر مبنی بر فتح
(خاص) موزون مفرد منصوب
صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا)
ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور
محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے
مبتدا عوامل۔ خاص مضاف
الیہ مضاف الیہ سے مل کر مبتدا
(الصفۃ) موزون مفرد صحیح مرفوع
لفظاً موصوف (ال) حرف تعریف
مبنی بر سکون (مشبھۃ) موزون
منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ اسم
مفعول صیغہ واحد مؤنث و ہی ہیں
(ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح
راجع بسوئے موصوف اسم مفعول
اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت
موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ
معطوفہ ہوا۔ (ف) حرف عطف یا
استیناف مبنی بر فتح
(ھی) ضمیر مرفوع
منفصل

مبتدا مرفوع
محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے
الصفۃ المشبھۃ لفظاً مشابھۃ
(تنصب) مرفوع نصب (ھی)
صیغہ واحد مؤنث عامل وہ
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ مبتدا
محلاً مبنی بر فتح راجع
(ما) حرف جار مبنی بر
مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً
مثلاً نائب معنی لیت مضاف
منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ
مضاف الیہ (ف) حرف جار مبنی
اسم مفعول بہ (الضمیر) منصوب
بر سکون (النصب) مجرور
صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور
معطوف علیہ (و) حرف عطف
مبنی بر فتح (فی) حرف جار مبنی بر سکون
سکون (ال) حرف تعریف منصرف صحیح
مصدر مضاف (کل) مفرد مبنی با
موصوف لفظاً مرفوع مضاف الیہ
اسم مبنیت مضاف (ھم)

الخامس من العوامل القياسية الصفة المشبهة

على سبيل الاستمرار والدوام بحسب الوضع وتعمل عمل فعلها من غير اشتراط زمان لكونها بمعنى الثبوت واما اشتراط الاعتماد فمعتبر فيها الا ان الاعتماد على الموصول لا يأتي فيها لان اللام الداخلة عليها ليست بموصول بالاتفاق وقد يكون معمولها منصوبا على التشبيه بالمفعول في المعرفة

[illegible]

(ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ (مصدر) مضاف مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے الصفۃ المشبھۃ ۔ (با) حرف جار مبنی بر ... (معنیٰ) اسم ... مضاف صحیح ... مفرد منصرف ... مضاف الیہ سے مل کر ... ظرف مستقر ... فاعل ... ضمیر مرفوع ... اسم فاعل ... مبنی بر فتح راجع ... اپنے فاعل اور ظرف ... مضاف الیہ ...

ترکیب صفحہ ۲۱۴

(بقیہ صفحہ ۲۱۴) (الحسن الوجہ) نہیں ہے مشابہ بمفعول بہ میں الوجہ منصوب ہے ہونے کی بنا پر منصوب ہے چونکہ صفت مشبہ اسم فاعل کے ساتھ مشابہ بھی نظر برآں اس کے منصوب کو اسم فاعل کے منصوب (مفعول بہ) کے ساتھ تشبیہ دی گئی

(ترکیب صفحہ ۲۱۴) (علیٰ) حرف جار مبنی بر سکون (سبیل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (الاستیلاء) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الاستیعاب) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا (سبیل) مضاف کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم ہوا (ثبوت) کا، (ثبوت) مضاف (اللہ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، دونوں ظرف جار مجرور مل کر ظرف لغو

(با) حرف جار مبنی بر کسر (حسب) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (الوضع) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم (ثابت) اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر خبر دوم (ھی) مبتدا اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (تعمل) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے الصفۃ المشبھۃ (عمل)

مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر مضاف (فعل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے الصفۃ المشبھۃ، فعل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف کا، عمل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول مطلق (من) حرف جار مبنی بر سکون (غیر) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اشتراط) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (زمان) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب معنیً بنا بر مفعولیت، مضاف الیہ اشتراط مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا غیر مضاف کا، غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر ظرف لغو اول (ل) حرف جار مبنی بر کسر (کون) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً (۳)

اسم (لیست) فعل ناقص، ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب وسیں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم آن (ما) حرف جار ز اید مبنی بر کسر (موصول) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب معنیً خبر ۔ (با) حرف جار مبنی بر کسر (الاتفاق) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف لغو لیست فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مرفوع محلاً آنّ کا، آنّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ بتاویل مفرد ہو کر صلہ، آنّ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر مجرور محلاً جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم (لا تیانی) فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر خبر، اِنّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (قد) حرف تقلیل مبنی بر سکون (تعمل) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب (معمول) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے الصفۃ المشبھۃ معمول مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم (منصوبا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر وسیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم (علیٰ) حرف جار

[illegible]

[illegible]

وعلى التمييز في النكرة ومجرورا على الاضافة
وتكون صيغة اسم الفاعل قياسية
وصيغها سماعية مثل حَسَنٌ وصَعْبٌ
وشَدِيدٌ وسادسها المضاف كل اسم
اضيف الى اسم آخر فيجر الاول الثاني
مجردا عن اللام والتنوين وما يقوم مقامه
من نوني التثنية والجمع

السادس
من العوامل القياسية
المضاف

ترکیب
صفحہ ۲۱۶

(تقریر صفحہ ۲۱۶) عمر زندہ ہوں
تو یہ کہے کہ فلاں زید نہیں زندہ ہے یا کہ وہ
پس کسی حرف کی تعیین بیان کیلئے کہ جیسے
بعض متعین نے بیان کیا ہے اور اسے
کی طرف اضافت سنت کی ہے فاعل کی طرف
علی تقدیر کہ ہے اور قولہ عن اللوم

(من) بیانیہ (عن التعریف)
سوال اگر کہا جائے ... جواب
علیہ بالاجماع ... عالم اور
مفرد ... التحریف ... حرف عطف
(۳) ترکیب صفحہ ۲۱۶ (و) حرف عطف
مبنی بر فتح (علی) حرف جار مبنی بر سکون
مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور
معطوف علیہ ... معطوف
منصوب اسم ... معطوف علیہ (و) حرف
عطف مبنی بر فتح

(۳۴م) منصوب لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر غائب (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع

السادس من العوامل القياسية المضاف

لاجل[1] الاضافة ولا[2] الاضافة اما بمعنى
اللام[3] المقدرة ان لم يكن المضاف اليه
من جنس المضاف ولا يكون[4] ظرفاله
مثل غلام[5] زيد واما بمعنى من ان[6] كان
من جنسه مثل خاتم فضة واما بمعنى
في[7] ان كان ظرفا له نحو ضرب اليوم

جیسے غلام زید یا اخص مطلق جیسے یوم الاحد اور علم النحو ۱۲

[1] قوله لاجل الاضافة بلام [illegible] لاجل اور اجل بفتح ہمزہ برائے تعلیل اور [illegible] لاجل الاضافة ای لسبب هو الاضافة [illegible]

(بقیہ صفحہ ٢١٨) ہوتا ہے۔
کلام مرجحین منہوم
کیونکہ ترکیب اضافی اضافت
معنویہ میں تعیین مضاف کے
لئے موضوع ہے۔ سے قولہ
الکتان من جنس مضاف الیہ
کے از جنس مضاف ہے جیسے مراد
ہے کہ مضاف الیہ مضاف کا ظرف
آئے۔ اور دونوں میں عموم خصوص
من وجہ کی نسبت ہے جیسے
خاتم فضۃ۔ اور اگر مضاف بعض
مطلق مضاف الیہ ہے تو جیسے
احد الیوم یا مساوی جیسے لیث
اسد تو اضافت ممتنع ہوگی جیسے
قولہ ان کان ظرفا:
خواہ ظرف زمان ہو جیسے ضرب
الیوم یا ظرف مکان جیسے قتیل
کربلا۔ اضافت بمعنی فی
استعمال میں قلیل ہے حتیٰ کہ
بعض محققین نے تو انکار اضافت
ظرف بمعنی فی کیا ہے۔
ترکیب صفحہ ١١٨
(ل) حرف جار مبنی بر

(اجل) مفرد منصرف
صحیح مجرور لفظا مضاف کا اضافہ
مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف
الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر
مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو
متعلق ہوا اسم مفعول اپنے نائب فاعل
اور دونوں ظرف لغو سے مل کر
حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر
نائب فاعل۔ فعل اپنے نائب فاعل
مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ
خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلا۔
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہوا۔ (ای) حرف تفسیر
مبنی بر سکون (الاضافۃ) مفرد
منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدا
(بمعنی) حرف جار مبنی بر سکون
(معنی) اسم مقصور مجرور تقدیرا مضاف
(اللام) مفرد منصرف صحیح
مجرور لفظا موصوف (ال)
حرف تعریف مبنی بر
سکون

(مقدر) مفرد
منصرف صحیح مجرور لفظا۔ اسم مفعول
ضمیر مستتر واحد مذکر غائب (ھی) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع
محلا مبنی بر فتح راجع ہے موصوف
اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر
صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر
مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر معطوف علیہ (و)
حرف عطف مبنی بر فتح (اما) حرف تردید
مبنی بر سکون (با) حرف جار مبنی بر کسرہ (معنی)
اسم مقصور مجرور تقدیرا مضاف (من)
اسم مقصور مجرور تقدیرا مضاف الیہ
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور
معنی (و) حرف عطف مبنی بر
جار مجرور مل کر معطوف (با) حرف
(اما) حرف تردید مبنی بر سکون (ب) حرف جار
مبنی بر کسرہ (معنی) اسم مقصور مجرور تقدیرا
مضاف (فی) اسم مقصور حکما مجرور تقدیرا
مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر معطوف۔
معطوف علیہ اپنے دونوں
معطوف

ترکیب
صفحہ ٢١٨

(٢٣) مرفوع لفظا مضاف (ضرب الیوم) حکایت مجرور محلا یا تقدیرا مضاف الیہ۔ مجرور مضاف اپنے مضاف الیہ

السابع من العوامل القياسية الاسم التام

وسابعها الاسم التام كل اسم تم فاستغنى
عن الاضافة بان يكون فى اٰخره تنوين
او ما يقوم مقامه من نونى التثنية
والجمع او يكون فى اٰخره مضاف اليه و
هو ينصب النكرة على انها تمييز له فيرفع
منه الابهام مثل عندى رطل زيتا
ومنوان سمنا وعشرون درهما وملؤه عسلا

ترکیب
صفحہ ۲۲۰

(عند) منصوب تقدیراً مضاف (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون بر شکاعد متکلم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا (ثابت) مقدر کا ثابت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً
اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع سوئے مبتدا کے مؤخر اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر خبر مقدم (عشرون) جمع مذکر سالم حکماً مرفوع

وامّا المعنوية فمنها عددان

المراد من العامل المعنوي ما يعرف بالقلب وليس للسان حظ فيه احدهما العامل في المبتدأ والخبر وهو الابتداء اى خلو الاسم عن العوامل اللفظية نحو زيد منطلق وثانيهما العامل في الفعل المضارع وهو صحة وقوع الفعل المضارع موقع الاسم مثل زيد يعلم فيعلم مرفوع

وامّا المعنوية فمنها عددان

[illegible]

(۴۵) یعلم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (۴۶)

(بقیہ صفحہ ۲۲۲) ۱(۲) نائب فاعل سے مل کر منصوب اپنے نائب مفعول بہ صفت موصوف مبنی بر ۔ ہو کر صفت مبتدا (فا) جزائیہ مبنی بر سکون ۔ مل کر مبتدا (فا) حرف جار مبنی بر سکون فتح (من) حرف جار مبنی بر متصل مجرور محلاً مبنی بر (ھا) ضمیر مجرور ۔ ماءنہ عامل سکون اسم راجع بسوئے ۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر جار (تبیین) ۔ متعدد کاتا تبیین مثنی منصوب بیا ۔ تثنیہ ۔ ما قبل مفتوح ۔ اسم فاعل صیغہ ۔ مذکر ۔ سے ۔ (ھا) پوشیدہ وحسن میں ۔ (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل ۔ مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ۔ ذوالحال ۔ (م) حرف مبنی ۔ سکون ۔ علامت تثنیہ مبنی بر ۔ برفتح (ا) علامت فاعل اور ظرف مستقر ۔ اسم فاعل اپنے فاعل ۔ (دلالت) ۔ سے مل کر ۔ ماقبل مفتوح ۔ مثنی مرفوع بالف ۔ [illegible] (ال) بمعنی الذی ۔ مبنی بر سکون ۔

[illegible]

مبنی بر کسر راجع بسوئے (فتح (را) مبدا ان (م) حرف عاد مبنی بر فتح ۔ علامت تثنیہ مبنی بر سکون مثالی مضاف الیہ ۔ مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (ال) بمعنی الذی اسم موصول مبنی بر سکون (تعامل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر وسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصول (فی) حرف جار مبنی بر سکون (الفعل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ۔ (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون مضارع موصوف ۔ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ۔ فاعل صیغہ واحد مذکر وسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مضارع اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت ۔ الفعل موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو عامل اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صلہ ۔ مل کر خبر ۔ مبتدا اپنی [illegible]

ترکیب
صفحہ ۲۲۲

[illegible]

(۴۶) ھو مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔ بتقدیر اِرادہ معنی (زید) مفرد منصرف صحیح (۴۷)

[illegible]

(۴۸) (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح ۔ (بعلم) اسم مقصور حکماً مرفوع تقدیراً مبتدا (مرفوع) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ۔ اسم مفعول صیغہ واحد مذکر وسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ

واما المعنوية فمنها عددان

لصحة وقوعه موقع الاسم اذ يصح ان يقال موقع يعلم عالم فعامله معنوى وعند الكوفيين ان عامل الفعل المضارع تجرده عن العامل الناصب والجازم وهو مختار ابن مالك رح

تمت

دِیباچَہ

الکَامِلُ البشیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمدًا لمن اسمہ اعرف المعارف + وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی نبیّہٖ مصدر العلوم والعواطف + وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصحبہٖ الَّذِیْنَ ھُمْ نُحاۃ لھدایۃ النحو بالطرائف۔ مَا دَامَ کتب النحو تقرء ویکتب الصّحائف

اَمَّا بعد۔ فقیر سید غلام جیلانی ابن المولوی سید غلام فخر الدین ابن امام علمائے نحویین واقف اسرار قاب قوسین مولانا المولوی حکیم سید سخاوت حسین قدس اللہ تعالٰی روحھما وَاَفَاضَ عَلَیْنَا مِنْ برکاتھما فی الدارین۔ اصحاب علم کی خدمات میں گذارش کرتا ہے کہ گزشتہ سال ۱۳۸۲ھ میں کتاب مستطاب (شرح مائۃ عامل) پڑھانے کا اتفاق ہوا جس میں یہ طلبہ شریک تھے۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب اشرفی (بہاری)، مولوی عبد المعیز صاحب اشرفی (بہاری) مولوی صوفی نذیر احمد صاحب نیازی (مراد آبادی) مولوی حافظ غیاث الدین صاحب اشرفی (مراد آبادی) مولوی امداد علی صاحب (اڑیسوی)، مولوی قاری فرہاد عالم صاحب (بہاری)، مولوی صوفی مصیر الدین صاحب (بہاری)! ادھران طلبہ نے پُرزور تحریک کی کہ اس کتاب کی ترکیب نحوی اُردو زبان میں تحریر کردی جائے۔ اُدھر محترم و معظم حامی سُنّت ماحی بدعت حضرت مولٰنا رفاقت حسین صاحب مدظلہ العالی بہاری مفتی اعظم کانپور کا زمانہ دراز سے اصرار تھا کہ اُردو زبان میں نحو کی ایک کتاب ایسی تالیف کردی جائے جو محقق مسائل اور کثیر جزئیات پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ اسقدر آسان اور سلیس زبان میں ہو کہ مبتدی طلبہ اُس سے بآسانی استفادہ حاصل کرسکیں لیکن کثرت کار اور ہجوم افکار کے باعث تعمیل ارشاد سے قاصر رہا۔ فقیر نے دیکھا کہ اِس کتاب کی ابتک جسقدر تراکیب اُردو زبان میں شائع ہوئیں سب کی سب علم نحو کے معیار سے گری ہوئی ہیں اور مقصود ترکیب کسی سے پورا نہیں ہوتا۔ کیونکہ مقصود ترکیب یہ ہے کہ نحو میں پڑھے ہوئے مسائل کا اجرا کرایا جائے۔ اور کلمات کے اعرابی و بنائی حالات بتائے جائیں۔ تاکہ پڑھے ہوئے مسائل زبان پر بار بار جاری ہونے سے مبتدی کو محفوظ ہوسکیں اور عربی عبارت پڑھنے میں خطا سرزد نہ ہو۔ نظر برآں فقیر نے موقع کو غنیمت سمجھا۔ اور روزانہ سبق کی ترکیب لکھ کر دیتا رہا۔ یہانتک کہ پوری کتاب کی ترکیب بفضلہ تعالٰی مکمل ہوگئی۔ مبتدی کی حالت کو ۲۹

شعبان المعظم ۱۳۸۴

پیشِ نظر رکھتے ہوئے ترکیب میں الف لام تعریف کے اقسام بیان نہیں کئے۔ نیز نوع اول کی ترکیب میں اجمال رکھا اور نوع ثانی سے قدرے قدرے تفصیل شروع کی تاکہ مبتدی پر دفعتاً زیادہ بار نہ پڑجائے۔ پھر رئیس الاتقیا حضرت مولٰنا الحاج مولوی حافظ قاری شاہ محمد مبین الدین صاحب صدر مدرس دار العلوم منظر اسلام بریلی مدظلہ العالی۔ او استاذ المدرسین حضرت مولٰنا مولوی الحاج محمد یونس صاحب مہتمم جامعہ نعیمیہ مرادآباد ادام اللہ تعالیٰ فیوضہ الی یوم التناد کے مشورہ مبارکہ سے بجائے تحشیۂ جدید استاد الاساتذہ حضرت مولٰنا مولوی الٰہی بخش صاحب قدس سرہٗ کے حاشیۂ فارسی کو اُردو میں کرنا شروع کیا۔ لیکن کہیں کہیں اُسکے بعض مضامین بضرورت حذف کئے اور کثیر مضامین اضافہ کر دیئے گئے۔ تاکہ مفتی اعظم کانپور کے ارشاد کی من وجہٖ تعمیل ہوجائے۔ یہ بھی بکرمہ تعالیٰ پایۂ تکمیل کو پہونچا۔ اور دونوں کو (البشیر الکامل بحل شرح مائۃ عامل) کے ساتھ موسوم کرتا ہوں۔

فیا رب محمد اجعله بين الشروح الاعرابية ✦ كالقرآن بين الكتب السماوية بحرمة حبيبك المصطفٰى وآله وصحبه المجتبٰى عليه وعليهم التحية والثنا۔ لاسيما بحرمة سيدى الكريم۔ الحافظ السيد محمد ابراهيم ادام الله تعالٰى ظله علينا بلطفه العميم۔ ارباب علم کی خدمات میں باادب درخواست ہے کہ اضافہ کردہ مضامین اور ترکیب نحوی میں جو غلطیاں پائیں فقیر کو مطلع کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ فقیر شکریہ کے ساتھ قبول کر کے طبع ثانی میں اُنکی اصلاح کر دے گا۔

اس سے پیشتر شرح مائۃ کی اُردو تراکیب بہت سی شائع ہوئیں۔ سب کی سب نحوی معیار سے گری ہوئی ہیں اور کسی سے مقصودِ ترکیب حاصل نہیں ہوتا۔ بالخصوص ایضاح العوامل وہ تو اغلاط کی پوٹ اور طلبہ کو گمراہ کرنے والی ہے۔ ٹائیٹل پیج پر اُسکی خصوصیات میں پہلی خصوصیت یہ بیان کی گئی ہے کہ دار العلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجۂ علیا کے مدرس مولٰنا ظہور احمد صاحب کی تصنیف ہے۔ کتاب کے مطالعہ کرنیسے ظاہر ہوتا ہے کہ درجۂ علیا کے اِن مدرس صاحب کو صرف میر اور ہدایۃ النحو کے مسائل بھی مستحضر نہیں۔ اور شانِ الوہیت وشانِ رسالت میں سوءِ ادبی تو آپکو دیوبندی اکابر کے ترکہ میں پہونچی ہے۔ بسم اللہ کی ترکیب میں تحریر کرتے ہیں (اللہ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے ملکر مضاف الیہ ہوا (اسم مضاف کا) اسلاف کرام کی باادب تعبیر یہ ہے۔ اسم جلالت اپنی دونوں صفتوں سے ملکر مضاف الیہ ہوا۔ اور (آلہٖ) کی ترکیب میں لکھتے ہیں۔ (آل) مضاف (ہٖ) ضمیر واحد غائب جو کہ راجع ہے محمد (صلعم) کی طرف) یہاں بھی باادب تعبیر یہ ہے کہ (راجع بسوئے اسم رسالت) نیز اسم رسالت کے ساتھ۔ (صلعم) لکھنا حرماں نصیبی ہے۔ فتاوی حدیثیہ صفحہ ۱۶۴ میں ہے ولا يقتصر كتابها بنحو صلعم فانه عادة المحرومين یعنی صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ بنظر اقتصار لفظ (صلعم) نہ لکھے کہ یہ حرماں نصیب اشخاص کی عادت ہے۔ امام سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ پہلا شخص جس نے درود شریف کا ایسا اقتصار کیا (سیاستہ) اُس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا (السنیۃ الانیقہ فی فتاویٰ افریقہ) اب میں طلبہ کو گمراہی سے بچانے کے پیشِ نظر اس کتاب کی موٹی موٹی ترکیبی خامیاں بطور نمونہ صفحہ وار بیان کرتا ہوں جس سے میرے دعویٰ مذکورہ کی تصدیق بھی ہو جائے گی۔

دیوبندی ترکیب کی خامیاں

(۱) صفحہ ۶ پر بسم اللہ کی ترکیب میں فرماتے ہیں (الرحمٰن پہلی صفت الرحیم اسکی دوسری صفت) اقول یہ دونوں صیغۂ صفت ہیں جن کو ترکیب میں فاعل کیساتھ ملائے بغیر صفت قرار دینا خطائے فاحش ہے۔ الفوائد الشافیہ معروف بہ زینی زادہ ۶ میں سید شریف قدس سرہٗ کی شرح مفتاح سے نقل کرکے فرمایا (لان اسم المفعول وسائر الصفات المشتقة مع مرفوعاتها معمولة) اسی طرح (للہ) کے متعلق ثابت اور الشاملة۔ الکاملة المصطفی المجتبیٰ سب کو بدون ضم مرفوع خبر اور صفت قرار دیدیا ہے۔ اسی طرح (افضل علماء الانام) میں افضل اسم تفضیل کو۔ ہدایۃ النحو میں اسم تفضیل کا استعمال بوجوہ ثلثہ بیان کرنیکے بعد ص۵۶ پر فرمایا۔ (وعلی الاوجه الثلثة یضمر فیه الفاعل وهو یعمل فی ذلك المضمر) اسی لئے کہا تھا کہ ان درجہ علیا کے مدرس صاحب کو ہدایۃ النحو کے مسائل بھی محفوظ نہیں چہ جائیکہ فوقانی کتابیں۔ بفحوائے بغلط بر ہدف زند تیرے۔ کہیں کہیں صحیح ترکیب کر گئے ہیں۔ ورنہ پوری کتاب میں صیغہائے صفات کی ترکیب بغیر ضم مرفوعات فرمائی ہے۔

(۲) صفحہ ۷ پر (وجعل الجنة مثواه) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (جعل فعل افعال قلوب میں سے) اقول استغفر اللہ ثم استغفر اللہ۔ کبرت کلمة تخرج من افواههم۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ہی اشخاص کے حق میں فرمایا تھا۔ (ان العبد لیتکلم بالکلمة من سخط اللہ لا یلقی لها بالا یهوی بها فی نار جهنم) ترجمہ بیشک بندے کی زبان سے کبھی بے خیالی میں ایسا کلمہ نکل جاتا ہے جس کے سبب وہ نار دوزخ میں پڑ جاتا ہے۔ (بخاری) اس (جعل) کو افعال قلوب سے قرار دینا اسی قبیل سے ہے کیونکہ اسمیں مستتر ضمیر فاعل کا مرجع اسم جلالت ہے اور جس (جعل) کو افعال قلوب سے شمار کرتے ہیں وہ بمعنی اعتقاد غیر مطابق آتا ہے چنانچہ رضی شرح کافیہ میں ہے (ویستعمل عد وجعل لاعتقاد کون الشیء علی صفة اعتقادا غیر مطابق فاذا ولیتهما الاسمیة نصبا جزئیها نحو کنت اعده فقیرا فبان غنیا وقال تعالیٰ وجعلوا الملائكة الذین هم عباد الرحمٰن اناثا ای اعتقدوا فیهم الانوثة اھ) اور اعتقاد غیر مطابق صفت نقص ہے۔ اسی کو جہل مرکب کہتے ہیں اور (جعل الجنة مثواه) جملہ دعائیہ۔ تو ان چاروں باتوں کے پیش نظر اسکا مفہوم جناب باری عز اسمہ کے حق میں صفت نقص کے حصول کی دعا ہوا جو شان الوہیت میں کھلی ہوئی بے ادبی ہے۔ اسیواسطے ہمنے کہا تھا کہ سوء ادبی آپ کو کابرا عن کابر ترکہ میں پہونچی ہے۔ بلکہ یہ (جعل) افعال تصییر سے ہے جو متعدی بدو مفعول ہوتے ہیں۔ کما فی ھمع الھوامع شرح جمع الجوامع للسیوطی علیہ الرحمة۔

اسی صفحہ پر (فاللفظیة منها علی ضربین) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (اللفظیة ذوالحال یا موصوف من حرف جار ہا ضمیر مجرور جار مجرور ملکر متعلق کائنة کے ہوکر حال ہوا ذوالحال کا یا صفت ہوئی موصوف کی) اقول سبحان اللہ کائنة صفت نکرہ اور اللفظیة موصوف معرفہ۔ یہ ہیں دارالعلوم دیوبند شریف میں درجۂ علیا کے مدرس نحوداں جنکی اس ترکیب پر تفضیل پر قربان جائیں وہاں کے جملہ مبتدیان نحو میر خواں۔ ناظرین۔ ہم نے تو یہی کہا تھا کہ ان مدرس صاحب کو ہدایۃ النحو کے مسائل محفوظ نہیں لیکن اب ترکیب مذکورہ سے ظاہر ہوا کہ ذات شریف کو نحو میر بھی یاد نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں بھی اس بات کی تصریح کردی گئی ہے کہ موصوف

اگر معرفہ ہو توصفت کا معرفہ ہونا شرط ہے اور یہ ذات شریف (کائنۃ) نکرہ کو (اللفظیۃ) معرفہ کی صفت قرار دے رہے ہیں۔

(۳) صفحہ ۸ پر (فقط) کی شرط مقدر (اذا جرت بہا الاسف) بیان کر کے اُسکی ترکیب میں فرماتے ہیں۔ (اذا حرف شرط)

اقولُ حَولَ وَلا قُوّةَ اِلّا باللہِ العظیم۔ یہ بلی العلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجہ علیا کے مدرس جو عام کو قرب آتا ہے میں کیونکہ کتب ہمیں مُلّا: کار طفلاں تمام خواہد شد۔ اس سے بھی مذکورہ بالا قول کی تائید ہوتی ہے کہ ذات شریف کو نحو میر تک یاد نہیں۔ کیونکہ اُسمیں (اذا) کے اسماء ظروف سے ہونے کی تصریح ہے۔

(۴) صفحہ ۹ پر (نحو بہ داءٌ) کی ترکیب میں (بہ داءٌ) کو جملہ قرار دیکر نحو کا مضاف الیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ صحیح نہیں کیونکہ (بہ داءٌ) اس مقام پر مراد اللفظ ہے تو ترکیب یوں کیجائیگی کہ نحو مضاف اور لفظ بہ داءٌ مضاف الیہ۔ پھر بتقدیر ارادہ معنی ترکیب معروف کر کے جملہ قرار دیا جائیگا چنانچہ صاحب الفوائد الشافیہ علیہ الرحمۃ نے کافیہ میں ایسے مقامات پر یوہیں ترکیب فرمائی ہے۔ وجہ یہ کہ بہ داءٌ کو جملہ قرار دیکر مضاف الیہ قرار دیں تو لازم آئیگا کہ لفظ نحو جملہ کی طرف مضاف ہو۔ حالانکہ یہ اُن الفاظ سے نہیں جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ جملہ کی طرف مضاف ہونیوالے الفاظ حسب بیان مغنی اللبیب صرف آٹھ ہیں۔ (۱) اسمائے زمان (۲) حیث۔ (۳) لفظ آیۃ بمعنی علامت (۴) ذُو (۵) لدن (۶) ریث (۷) قول (۸) قائل۔ ساری کتاب میں ان بزرگ نے ایسے مقامات پر یہی تفصیل فرمائی ہے۔ اگر الفوائد الشافیہ پیش نظر ہوتی تو شاید تفصیل مذکور میں مبتلا نہ ہوتے لیکن جنہیں نحو میر تک یاد نہیں اُنکی نظر میں الفوائد الشافیہ ہونا چہ معنی دارد۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی ایسے ہی ترکیب فرما گئے ہیں جسکی تقلید نہ کی جائیگی

نحوی ترکیب میں ایک نئے شُر کی ایجاد

اِن ذات شریف نے اسی صفحہ پر (نحو قول۔ تعالٰی) کی ترکیب میں ایک نئے شُر کی ایجاد فرمائی ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں تعالٰی فعل اپنے فاعل سے ملکر حال ہوا ذوالحال حال ملکر مضاف الیہ ہوا قول مصدر مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ ملکر قول ہوا) یہی نیا شُر ہے جسکو ٹائیٹل پیج پر خصوصیات میں شمار کرنا بھول گئے ہیں جیسے یہ بھول گئے کہ نحوی ترکیب میں مضاف مضاف الیہ ملکر مرفوعات میں سے کوئی مرفوع ہوتا ہے یا منصوبات میں سے کوئی منصوب یا مجرورات میں سے کوئی مجرور

(۵) صفحہ ۱۰ پر (اشتریت الفرس بسرجہ) کو ترکیب میں جملہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** فراموش کردہ نحو میر یہاں پر یاد آگئی اور ذات شریف یہ سمجھ گئے کہ (اشتریت الفرس بسرجہ) میں وہی (اشتریت) ہے جسکو نحو میر میں جملہ انشائیہ کی قسم عقود کی مثال میں (بعت) کیساتھ ذکر کیا ہے۔ حالانکہ یہ اشتریت وہ نہیں کیونکہ اشتریت کا استعمال انشا میں مجاز ہے جسکے لئے قرینہ ضروری۔ اور وہ یہاں مفقود۔ اسیواسطے یہ جملہ خبریہ ہے۔

(۶) اسی صفحہ پر (وَاللہِ لَا فعلنَّ کذا) کی ترکیب میں (کذا) کو جار مجرور قرار دیکر لَا فعلنَّ کا متعلق ظرف لغو قرار دیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے کیونکہ (کذا) اس مقام پر اسم کنایہ ہے جو لَا فعلنَّ فعل متعدی کا مفعول بہ واقع ہے۔ علاوہ ازیں کاف حرف تشبیہ ظرف لغو نہیں ہوتا۔ وہ ہمیشہ ظرف مستقر ہوا کرتا ہے۔ الفوائد الشافیہ میں صفحہ ۸۳ پر فرمایا (لِاَنَّ الکاف مع مجرورہ یکون ظرفًا مستقرًا لا لغوًا کما فی حاشیۃ انوار التنزیل للمولی الشہاب)

(۷) صفحہ ۱۱ پر (وَلَا تُلْقُوا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّہْلُکَۃِ) کی ترکیب میں جو بائے زائدہ کی مثال ہے (بِاَیْدِیْکُمْ) جار مجرور کو

لَا تَلْقُوْا فعل سے متعلق قرار دیا ہے اَقُوْلُ یہ غلط اور باء زائدہ کے معنی نہ سمجھنے پر مبنی ہے۔ وجہ یہ کہ حرف جر زائد فعل یا شبہ فعل سے متعلق نہیں ہوا کرتا اس لئے کہ فعل یا شبہ فعل سے تعلق بایں وجہ ہوتا ہے کہ یہ اُسکے معنی اپنے مدخول تک پہونچاتا ہے۔ اور حرف جار زائد پہونچاتا نہیں تو متعلق بھی نہ ہوگا۔ نحوی مسائل سمجھنے کیلئے حسِ لطیف کی ضرورت ہے۔ اسی واسطے کسی نے کہا تھا۔ نحویاں را مغز باید چوں شہاں۔ تسکین خاطر کے لئے امام سیوطی علیہ الرحمۃ کا ارشاد سُن لیجئے جس میں تعلق کو غلط قرار دے رہے ہیں۔ ھمع الھوامع شرح جمع الجوامع صفحہ ۱۰۸ ج دوم میں فرمایا۔

(وَلا یتعلق) مِنْ حروف الجر (زائد) کالباء وَمِنْ فِی کفیٰ باللّٰہِ شَھِیْداً وھل من خالق غیر اللّٰہ وَذٰلک لان معنی التعلق الارتباط المعنوی والاصل ان افعالًا قصرت عن الوصول الی الاسماء فاعینت علی ذلک بحروف الجر والزائد اِنَّما دخل فی الکلام تقویۃ وتوکیدًا ولم یدخل للربط (الا اللام المقویۃ) فانّھا تتعلق بالعامل المقوی نحو مصدقًا لما معھم وفعال لما یُرید وان کنتم للرویا تعبرون لانّ التحقیق انّھا لیست زائدۃ محضۃ لما تخیل فی العامل مِنَ الضعف الّذی نزل منزلۃ القاصر ولا معدیۃ محضۃ لاطراد صحۃ اسقاطھا فلھا منزلۃ بین منزلتین (وقول الحوفی) فی اعرابہ (انّ الباءَ فی) اَلَیْسَ اللّٰہ (باحکم الحاکمین متعلق وھم) ای غلط نشاء عن ذھول اھ فاضل شریف نے یہی تضلیل اسی صفحہ پر (ردف لکم) کی ترکیب میں فرمائی ہے جو لام زائدہ کی مثال ہے۔ اور مزید برآں یہ کہ (ردف) کا فاعل (ھُوَ ضمیر مستتر بیان فرمایا ہے حالانکہ وہ لفظ (بعض) ہے جو قرآن کریم میں مذکور ہے۔ سورہ نمل شریف میں پوری آیت یوں ہے۔ قُلْ عَسٰی اَن یکونَ ردفَ لکم بعضُ الّذی تستعجلون۔ ان دونوں آیات کی ترکیب میں مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی ہر دو حرف جار زائد کو ظرف لغو قرار دیا ہے جو قابلِ تقلید نہیں۔

نحوی ترکیب میں دیوبندی بدعت

(۸) صفحہ ۱۲ پر (مِنْ وَھِیَ لابتداء الغایۃ) کی ترکیب میں (مِنْ) کو معطوف علیہا اور (و) کو حرف عطف اور (ھی) کو معطوف قرار دیا ہے۔ اَقُوْلُ اس واو کو حرف عطف قرار دینا دیوبندی بدعت ہے جو شریعت نحو میں سیئہ ہے۔ کیونکہ صحت عطف کے لئے واجب ہے کہ معطوف کی اقامت معطوف علیہ کی جگہ صحیح ہو اور یہاں پر (ھی) کو (مِنْ) کی جگہ رکھنا صحیح نہیں ورنہ اضمار قبل الذکر لازم آئے گا جو باطل ہے۔ قول کافیہ والمعطوف فی حکم المعطوف علیہ الخ کی شرح کرتے ہوئے شارح رضی نے فرمایا۔ فالمقصود ان المعطوف یجب ان یکون بحیث لو حذف المعطوف علیہ جاز قیامہ مقامہ اھ (ترتیب ابو سعیدی) بلکہ (مِنْ) مبتدائے اول ہے اور (ھی) مبتدائے ثانی جو اپنی خبر لابتداء الغایۃ سے مل کر مبتدائے اول کی خبر ہے اور یہ (و) زائدہ ہے عاطفہ نہیں جیسے کہ ان ذات شریف نے لکھ مارا۔ چنانچہ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی (مِنْ) کو مبتدائے اول قرار دینے کی صورت میں اسکو زائدہ تحریر فرمایا ہے۔

(۹) اسی صفحہ پر اخذت مِنَ الدَّراھم ای بعض الدَّراھم کی ترکیب میں (اخذت مِنَ الدراھم) جملہ کو مُفَسَّر اور (بعض الدَّراھم) مفرد کو مُفَسِّر قرار دیا ہے۔ اَقُوْلُ یہ دیوبندی بدعت بھی سیئہ ہے کیونکہ (ای) حرف تفسیر جملہ کی جملہ کیساتھ اور مفرد کی مفرد کے ساتھ تفسیر کے لئے آتا ہے۔ نہ مفرد کیساتھ جملہ کی تفسیر کیلئے۔ بلکہ یہ بھی درست نہیں کہ (مِنَ الدَّراھم) کو مفسَّر اور (بعض الدَّراھم) کو مفسِّر قرار دیا جائے جیساکہ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے اختیار فرمایا ہے کیونکہ بر تقدیر تفسیر المفرد بالمفرد (ای) کے ماقبل کے لئے اُس کا مابعد عطف بیان یا بدل ہوتا ہے۔ چنانچہ ھمع الھوامع جلد ثانی صفحہ ۱۷ میں ہے (ای) بالفتح والسکون حرف (للتفسیر بمفرد) نحو عندی

عسجد (ای ذھب و غضنفر ای اسد (فتا لیھا) عطف (بیان) علیٰ مَا قبلھا (او بدل) منہ اھ اور عطف بیان و بدل کا اپنے معطوف علیہ اور مبدل منہ کیساتھ اعراب میں اتحاد ضروری ہے خواہ لفظی اعراب میں یا تقدیری میں یا محلی میں۔ دونوں کا اعراب ایک ہی قسم کا ہو یا مختلف۔ یہاں پر اگر صرف جار کو مفسّر قرار دیا جائے تو اُس کے لئے سرے سے اعراب ہی نہیں ہوتا پھر اعراب میں اتحاد کیسے ہوگا۔ اور جار مجرور کے مجموعہ کے لئے اعراب ہوتا ہے مگر مسامحۃً اور وہ بھی جبکہ عامل محذوف کے قائم مقام ہوں اور یہاں پر (اخذت) عامل مذکور ہے تو (من الدراھم) مجموعہ کیلئے بھی اعراب نہ ہوا۔ پس (من الدراھم) مجموعہ کو بھی مفسّر قرار دینا درست نہیں غرضکہ کسی طرح جو ٹھیک نہیں بیٹھتی۔ بفضلہ تعالیٰ صحیح ترکیب وہی ہے جسکو ہمنے بیان کیا ہے۔ اُس کے پیشِ نظر (ای) یہاں پر تفسیر الجمل بالجملہ کے لئے ہے۔ حاشیۃ الصبان علی الاشمونی جلد ثانی صفحہ ۸۷ میں ہے وَالتحقیق ان ذٰلك المتعلق انّما یعمل فی المجرور وانہ الّذی فی محل نصب بالمتعلق بمعنی انہ یقتضی نصبہ لوکان متعدّیاً الیہ بنفسہ فتعلق المجرور بہ تعلق عمل وامّا الجار فلا عمل للمتعلق فیہ ونسبۃ التعلق الیہ مسامحۃ او مرادھم تعلق الایصال لان الحرف یوصل معانی الافعال الی الاسماء فعلم ان المحل للمجرور فقط۔ ھذا اذا لم یقعا عوضاً عن العامل المحذوف والّا حکم علی مجموعھما باعراب العامل رفعاً نحو زید فی الدار ونصباً نحو خرج زید بثیابہ وجرّاً نحو مررت برجلٍ من الکرام افادہ الدمامینی وغیرہ۔ اور مجموعہ جار مجرور کیلئے بیان کردہ اعراب کا حکم مسامحۃً ہوتا ہے جسکو اسی جلد کے صفحہ ۱۷۳ میں بایں الفاظ بیان فرماتے ہیں۔ وَقَدْ علم من ھٰذا التحقیق ان جعلھم مجموع الظرف خبراً مبنی علی التسامح الشائع فی اعراب نحو زید فی الدار بقولھم زید مبتدأ وفی الدار خبر۔ وان الخبر فی الحقیقۃ متعلق مذکوراً ومحذوفاً علی الراجح اھ

(۱۰) صفحہ ۱۳ پر نحو قولہ تعالیٰ۔ فاجتنبوا الرجس من الاوثان ای الرجس الّذی ھو الاوثان اور نحو قولہ تعالیٰ یغفر لکم من ذنوبکم اور نحو قولہ تعالیٰ وَلَا تاکلوا اموالھم الیٰ اموالکم ای مع اموالکم۔ کی ترکیب میں وہی دیوبندی نیا سُر الاپا ہے۔ کہ مضاف مضاف الیہ ملکر قول ہوا۔ بلکہ آخر کتاب تک اُسی سُر میں بولے ہیں۔ اور فاجتنبوا الرجس من الاوثان کو جملہ قرار دیکر مفسّر اور الرجس الّذی ھو الاوثان کو مفسِّر۔ اسی طرح لا تاکلوا اموالھم الیٰ اموالکم میں الیٰ اموالکم کو مفسّر اور مع اموالکم کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ اور یغفر لکم من ذنوبکم میں (مِنْ) زائدہ کو متعلق۔ اور نحو سرت من البصرۃ الی الکوفۃ کی ترکیب میں سرت من البصرۃ الی الکوفۃ کو جملہ قرار دیکر مضاف الیہ۔ اور الی لانتھاء الغایۃ فی المکان) کی دو ترکیبیں کی ہیں۔ دوسری میں انتھاء الغایۃ کو موصوف اور فی المکان کو (کائنۃ) نکرہ کے متعلق قرار دیکر اُس نکرہ کو انتھایۃ الغایۃ معرفہ کی صفت قرار دیا ہے۔ جس سے نحو میر یاد نہونے کی تائید ہوتی جارہی ہے۔ ان سب صورتوں میں صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔

(۱۱) صفحہ ۱۴ پر قد یکون مَابعدھا داخلاً فی مَاقبلھا میں (داخلاً) کی ترکیب کرتے ہوئے فرماتے ہیں (داخلاً صیغہ اسم فاعل اسمیں ضمیر ھو مستتر جو کہ راجع ہے۔ مَا موصول کی طرف اسکا نائب فاعل) **اقول** سُبحان اللہ یہ دیوبندی نحو دانی ہے کہ اسم فاعل کیلئے نائب فاعل مبتدی بھی جانتے ہیں کہ اسم فاعل کے لئے فاعل ہوتا ہے۔ نائب فاعل نہیں ہوتا پھر اسی صفحہ پر (اذا قمتم الی الصّلوٰۃ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (اذا حرف شرط) جس سے ناظرین کو باور کرایا جارہا ہے کہ دار العلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجۂ علیا کے مدرس صاحب کو نحو میر تک یاد نہیں۔ اسی صفحہ پر ایک اور دیوبندی بدعت کا اظہار فرمایا ہے وہ یہ کہ قد یکون مَابعدھا داخلاً فی مَا قبلھا۔ کو جزائے مقدم اور ان کان مَابعدھا من جنس مَا قبلھا کو شرط مؤخر قرار دیکر فرماتے ہیں۔ (جزائے مقدم اور شرط مؤخر ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا) **اقول** ان ذات شریف سے کوئی پوچھے کہ نحویوں نے تو جملہ کی کسی قسم کو (جملہ شرطیہ جزائیہ) کیساتھ موسوم کیا نہیں تو ایجاد بندہ ہے یا بندی۔

(۱۲) صفحہ ۱۵ پر (سرت البلاد حتی الشوق) کی ترکیب میں (البلاد) کو مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کیونکہ (سرت) فعل متعدی نہیں حتی کہ مفعول بہ کا مقتضی ہو یہ مفعول فیہ ہے اور (قرأت و دعوت حتی الدعاء او مع الدعاء) کی ترکیب میں وہی یونہ درست اختیار فرمائی ہے کہ حتی اللہ مفسر او مع اللہ علی مفعول

(۱۳) صفحہ ۱۶ پر (فلا یقال حتاہ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (حتی) جار (ہ) مجرور۔ جار مجرور ملکر بحکم لفظ واحد نائب فاعل ہوا) **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ جب یہ استعمال صحیح نہیں تو۔ جار مجرور ملکر نائب فاعل نہ کہا جائے گا جار کو مجرور کیساتھ بروقت صحت استعمال ملایا جاتا ہے۔ بلکہ یوں کہیں گے کہ لفظ (حتاہ) نائب فاعل۔ چنانچہ مولوی الہٰی بخش صاحب نے بھی اسی طرح فرمایا ہے۔

(۱۴) صفحہ ۱۷ پر (نحو مررتُ علیہ بمعنی مررت بہ) کی ترکیب میں (مررت علیہ) کو جملہ قرار دیکر ذو الحال بنایا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کیونکہ ذو الحال ہونا اسم کے خواص سے ہے۔ اور جملہ اسم نہیں ہوتا پھر ذو الحال کیسے ہوگا۔ جس کو نحو میر تک یاد نہ ہو اسکی رسائی یہاں تک کیسے ہوسکتی ہے۔ ہم سے سُنئے اور یاد رکھئے۔ حاشیۂ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی بر حاشیۂ ملا عبد الغفور قدس سرہما زیر بحث خواص اسم صفحہ ۸۰ میں ہے (ومن جملتہا تاء التانیث المتحرکۃ ویاء النسبۃ وکونہ فاعلاً ومفعولاً وموصوفاً وذا حال وتمییزاً ومثنی ومجموعاً ومنادیٰ ومصغراً ومکبراً اھ صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔

(۱۵) اسی صفحہ پر (ان کنتم علیٰ سفرٍ) کی ترکیب میں (علیٰ سفرٍ) کو (کائنۃً) کے متعلق قرار دیکر (کائنۃً) کو (کنتم) کی خبر بنایا ہے۔ **اقولُ** یہ بھی غلط ہے کہ فعل ناقص کی خبر اُسکے اسم کیساتھ تذکیر اور جمع میں مطابق نہیں جو ضروری ہے۔ بلکہ اس کا متعلق (کائنین) بصیغۂ جمع مذکر مقدر نکالا جائے گا۔

(۱۶) صفحہ ۱۸ پر (لیس کمثلہ شیٔ) کی ترکیب میں (کاف) زائدہ کو (کائناً) مقدر کے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کہ حرف جار زائد متعلق نہیں ہوا کرتا کما مرّ مفصلاً۔ مولوی الہٰی بخش صاحب مرحوم بھی اسکو ظرف مستقر قرار دے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔ صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔

(۱۷) صفحہ ۱۹ پر (نحو ما رأیتہ مُذ یوم الجمعۃ او منذ یوم الجمعۃ) کی ترکیب میں (مذ یوم الجمعۃ) کو معطوف علیہ اور (منذ یوم الجمعۃ) کو معطوف قرار دیکر ما رأیتہ کے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کیونکہ من حیث اللفظ (مُذْ) اور (مُنْذُ) کی دو مثالیں مقصود ہیں نہ من حیث المعنی کہ لفظ نحو اُن الفاظ میں نہیں جو جملہ من حیث المعنی کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ کما مرّ تفصیلہ۔ اور جار کا تعلق بروقت ارادۂ معنی ہوتا ہے۔ منذ یوم الجمعۃ سے پیشتر (ما رأیتہ) بقرینۂ سابق اختصاراً محذوف کردیا ہے تو اصل میں (ما رأیتہ مُنذُ یوم الجمعۃ) من حیث اللفظ معطوف ہے اور (ما رأیتہ مذ یوم الجمعۃ) من حیث اللفظ معطوف علیہ ہے اور (او) بمعنی (و) ہے جیسے اس حدیث میں (فانما علیک نبی او صدیق او شہید) جب شے پر مصاحب کا عطف بواسطہ (او) کیا جائے یا مؤکَّد پر مؤکِّد کا جیسے ومن یکسب خطیئۃ او اثما۔ میں ایک قول پر یا مقام اباحت میں واقع ہو جیسے جالس الحسن او ابن سیرین۔ میں تو (او) بمعنی (و) ہوتا ہے (کذا فی الاشمونی۔ عبارت کتاب اور حدیث شریف از قبیل عطف مصاحب ہے۔ فتشکر۔ مولوی الہٰی بخش صاحب مرحوم بھی معطوف معطوف علیہ قرار دیکر متعلق قرار دے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۸) اسی صفحہ پر (وقد تکونان بمعنی جمیع المدۃ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (تکونان فعل مضارع تثنیہ مونث غائب فعل ناقص اُسمیں ضمیر ہما مستتر جو کہ راجع ہے مذ و منذ کی طرف وہ اس کا اسم) **اقولُ** یہ غلط ہے اسیواسطے ہمنے کہا تھا کہ ذات شریف کو صرف میر بھی یاد نہیں اِن ذات شریف کے متعلق ہمنے جو کچھ کہا یا کہیں گے خدانخواستہ وہ کسی پرخاش پر مبنی نہیں بلکہ اظہار حقیقت ہے۔ مضارع کے صیغۂ تثنیہ میں ضمیر فاعل (ہما) مستتر نہیں ہوتی۔ بلکہ الف ضمیر بارز فاعل ہے چنانچہ صرف میر صفحہ ۱۱ میں ہے۔ (وتا در تنصر و تنصران علامت غیبت و

حرف استقبال ست والف علامت تثنیہ مونث وضمیر فاعل ست)۔

(۱۹) اسی صفحہ پر (نحو مَا أتيته مذ يومين او منذ يومين) کی ترکیب میں بھی وہی سابق تضلیل فرمائی ہے جسکی تفصیل ہم ابھی بیان کرچکے ہیں

نحوی ترکیب میں دوسرا نیا شگوفہ

(۲۰) صفحہ ۲۰ پر (الا نکرة موصوفة) اور (الا فعلا ماضيا) اور (الا على الاسم الظاهر) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (الا) حرف استثنا لغو **اقول** یہ ذات شریف نے نحوی ترکیب میں دوسرا نیا شگوفہ اختیار کیا ہے اور آخر کتاب تک اسی شگوفہ میں بولے ہیں۔ اس لفظ (لغو) کا تعلق (استثنا) کیساتھ قرار دیں یا (حرف) کیساتھ دونوں صورتیں لغو ہیں۔ نحویوں کی زبان میں نہ الا (حرف لغو) کہلاتا ہے نہ استثنا (استثنائے لغو) یہ خاص دارالعلوم شریف کی بولی ہے جسکی لغویت کا ثبوت خود ذات شریف اسی صفحہ پر یہ الفاظ پیش فرماتے ہیں (و او قسم کیلئے تین شرطیں ہیں ۱ ایک حذف فعل۔ ۲ دوسرا یہ کہ قسم بعد سوال مستعمل نہیں ہوتا الخ ۳ تیسرا یہ کہ ضمیر پر نہیں آتا الخ) ناظرین آپنے دیکھا لفظ (دوسرا) اور لفظ (تیسرا) شرط کے لئے استعمال فرمارہے ہیں جو اردو زبان میں مؤنث مستعمل ہے۔

(۲۱) صفحہ ۲۱ پر (وقد تكون بمعنى صار) کی ترکیب میں (بمعنی صار) کو (مستعملا) مقدر کے متعلق کر کے اسکو (تکون) کی خبر قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ بر تقدیر اشتقاق خبر (تکون) کے اسم کیساتھ خبر کی تانیث میں مطابقت واجب ہے۔ اور (مستعملا) مؤنث نہیں۔

(۲۲) اسی صفحہ پر (نحو وعالم يعمل بعلمه) کی ترکیب میں (يعمل بعلمه) کو (عالم) کی صفت کہکے (وعالم) جار مجرور کو فعل مقدر سے متعلق کرنے کے بجائے۔ جار مجرور کو (نحو) کا مضاف الیہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کہ جار مجرور مضاف الیہ نہیں ہوا کرتے۔ کیونکہ مضاف الیہ اسم ہوا کرتا ہے یا جملہ۔ اور جار مجرور نہ اسم ہیں نہ جملہ۔

(۲۳) صفحہ ۲۲ پر (والله لا زيد في الدار ولا عمرو) کی ترکیب میں دونوں (لا) کو نفی جنس کا فرماکر (زید) اور (عمرو) کو ان کا اسم قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ اور یہ اسی بات کی تائید کرتا ہے کہ ذات شریف کو نحومیر تک یاد نہیں۔ کیونکہ لائے نفی جنس کے بعد اگر معرفہ واقع ہو تو وہ عمل ہی نہیں کرتا پھر اس کیلئے اسم کیسے ہوگا۔ اگر باور نہ ہو تو سنئے۔ نحومیر صفحہ ۱۸ میں ہے (و اگر بعد او معرفہ باشد تکرار لا با معرفہ دیگر لازم باشد و لا ملغی باشد یعنی عمل نکند و آن معرفہ مرفوع باشد بابتدا چوں لا زيد عندي ولا عمرو)

(۲۴) اسی صفحہ پر (فان كان جوابه جملة اسمية فان كانت مثبتة وجب ان تكون مصدرة بان او لام الابتداء) کی ترکیب میں (اسمية) اسم منسوب کو بغیر ضم مرفوع (جملة) کی صفت قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ جس اسم کے آخر یائے نسبت ہو وہ بھی عمل کرتا ہے بعض نحویوں کے نزدیک بتاویل (منتسب) ہوکر اسم فاعل کی طرح اور بعض کے نزدیک بتاویل (منسوب) ہوکر اسم مفعول کی طرح۔ اسکے مرفوع کو بر تقدیر اول فاعل اور بر تقدیر دوم نائب فاعل کہتے ہیں۔ تو جس طرح اسم فاعل اور اسم مفعول کیساتھ ترکیب میں ان کے مرفوع کو نہ ملانا خطائے فاحش ہے۔ اسی طرح اسم منسوب کے ساتھ ترکیب میں اسکے مرفوع کو نہ ملانا خطائے فاحش یقینی۔ نہ ہو تو سنئے۔ الفوائد الشافیة میں زیر ترکیب (فالعدل خروجه عن صيغته الاصلية) صفحہ ۲۳ پر فرمایا (وما اشتهر بين المعربين من ان الاصلية صفة لصيغة بلا ضم نائب الفاعل فمسامحة او غلط فاحش بيقين كما مر التفصيل نقلا عن شرح المفتاح للسيد الشريف فاحفظه فانه ينفعك في مواضع شتى) انکے نزدیک (اسم بیائے نسبت) بتاویل (منسوب) ہے نظر بر آں اس کیلئے نائب فاعل بیان فرمایا۔ اور ہمع الهوامع جلد دوم صفحہ ۱۹۲ میں اسم منسوب الیہ کے تغیرات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا (اذ يلحقه ثلث تغييرات لفظي وهو

کسر ما قبل الیاء وانتقال الاعراب الیہا۔ ومعنوی وھو[۲] صیرورتہ اسما لم یکن لہ وحکمی[۳] وھو رفعہ لما بعدہ علی الفاعلیۃ کالصفۃ المشبھۃ نحو مررت برجل قرشی ابوہ کانک قلت منتسب الی قریش ابوہ ویطرد ذلک فیہ وان لم یکن مشتقا وان لم یرفع الظاہر رفع الضمیر المستکن فیہ کما یرفعہ اسم الفاعل المشتق) ان کے نزدیک بتاویل (مُنْتَسِب) ہے لہذا اُس کیلئے فاعل بیان فرمایا۔ اور (فان کانت مثبتۃ) کی (فا) کو حرف تفصیل لکھا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کیونکہ یہ (فا) نحات کی اصطلاح میں حرف تفصیل نہیں کہلاتی بلکہ اسکو نحوی فائے جزائیہ کہتے ہیں کیونکہ اس کا مابعد شرط ماقبل کیلئے جزا ہوتا ہے۔

(۲۶) صفحہ ۲۳ پر بھی (وان کان جوابہ جملۃ فعلیۃ فان کانت مثبتۃ) کی ترکیب میں (فعلیۃ) اسم منسوب کو بدون ضم مرفوع صفت قرار دیا ہے اور (فان کانت) کی (فا) کو حرف تفصیل۔ اسکے علاوہ۔

تیسرا نیا سُر

یہ اختیار فرمایا کہ (ان کان جوابہ الخ) کو جملہ شرطیہ جزائیہ تحریر کیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کیونکہ یہ جملہ شرطیہ معطوفہ ہے۔ اسکو جزائیہ کہنے کی کوئی تک نہیں۔ نیز اسی صفحہ پر (واللہ لا فعلن کذا) کی ترکیب میں (کذا) کو جار مجرور کہکر لا فعلن سے متعلق قرار دیا ہے۔ یہ سابق کی طرح تفضیل ہے۔ کیونکہ (کذا) جار مجرور نہیں۔ اسم کنایہ ہے۔

(۲۷) اسی طرح صفحہ ۲۴ پر (وان کانت منفیۃ فان کانت فعلا ماضیا الخ) کی ترکیب میں (ان کانت منفیۃ الخ) کو جملہ شرطیہ جزائیہ۔ اور (فان کانت) کی (فا) کو حرف تفصیل اور (واللہ ما افعلن کذا) اور (واللہ لا افعلن کذا) اور (واللہ لن افعلن کذا) کی ترکیب میں (کذا) کو جار مجرور قرار دیا ہے۔

(۲۸) صفحہ ۲۵ پر (ان کان قبل القسم جملۃ کالجملۃ التی وقعت جوابہ) کی ترکیب میں (وقعت) کی ضمیر مستتر کا مرجع جملۃ قرار دیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے ورنہ جملہ صلہ کا عائد موصول سے خلو لازم آئے گا بلکہ اس کا مرجع (اَلَّتِیْ) ہے۔

(۲۹) اور (جوابہ) کو (وقعت) کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ بھی غلط کہ (وقعت) فعل متعدی نہیں بلکہ (وقعت) معنیٰ (صارت) کو متضمن ہے۔ ضمیر مستتر اسم اور (جوابہ) خبر کما فی الفوائد الشافیہ ص۴۱۔

(۳۰) صفحہ ۲۶ پر (والفاعل فیہا ضمیر مستتر) کی ترکیب میں (مستتر) کو اسم فاعل تحریر کرکے اُسمیں ضمیر پوشیدہ کو نائب فاعل قرار دیا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ فاعل ہوتا ہے۔

(۳۱) اسی صفحہ پر (تعینتا للفعلیۃ) کی ترکیب میں (ھی) ضمیر مستتر کو اُسکا فاعل قرار دیا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط ہے بدو وجہ اول اسلئے کہ صیغہ تثنیہ میں ضمیر واحد مستتر ہونیکے کیا معنی۔ دوم اسلئے کہ ماضی کے صیغہ تثنیہ میں ضمیر مستتر ہی نہیں ہوتی بلکہ الف ضمیر بارز فاعل ہے۔ یہ وہی بات ہے کہ ذات شریف کو صرف میر تک یاد نہیں۔ اگر باور نہو تو سُنئے۔ صرف میر صلا میں ہے (والف در نصرتا علامت تثنیہ مونث وضمیر فاعل ست)۔

النوع الثانی

(۳۲) صفحہ ۲۷ پر (وھی تدخل علی المبتدأ والخبر) کی ترکیب میں (ھی) کو مبتدا بتاکر (تدخل) کی ضمیر مستتر فاعل کا مرجع (حروف) قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے ورنہ جملہ خبر کا عائد مبتدا سے خلو لازم آئیگا بلکہ (ھی) مستتر کا مرجع (ھی) بارزہ ہے۔

(۳۳) صفحہ ۲۸ پر (وھی للتشبیہ) کی ترکیب میں (للتشبیہ) جار مجرور کا متعلق محذوف (مستعمل) بصیغۂ مذکر نکال کر اُسکو (ھی) مبتدا کی خبر قرار دیا ہے۔ اسی طرح (ھی للاستدراک) اور (ھی للتمنی) کی ترکیب میں۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ خبر کی (ھی) مبتدا کے ساتھ تانیث میں مطابقت نہیں رہتی۔ جو واجب ہے۔ بلکہ اس کا متعلق صیغۂ مؤنث نکالا جائے گا۔

(۳۴) اسی صفحہ پر (تکونان متغایرتین) کی ترکیب میں (متغایرتین) کو اسم فاعل تحریر کرنے کے باوجود اُس میں ضمیر مستتر کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے کما مرّ۔ بلکہ ضمیر مستتر فاعل ہے۔

(۳۵) صفحہ ۲۹ پر بھی (ھی للترجی) کی ترکیب میں (ھی) کو مبتدا قرار دیکر (للترجی) کو (مستعمل) کے متعلق قرار دیکر اسکو خبر (ھی) قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کما مرّ۔

(۳۶) اسی صفحہ پر (یستعمل فی الممکنات کما مرّ) کی ترکیب میں (کما مرّ) کو (یستعمل) مذکور کے متعلق قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے کہ کاف حرف تشبیہ ہمیشہ ظرف مستقر ہوتا ہے۔ کما مرّ۔

(۳۷) اسی صفحہ پر (فلا یقال لعل الشّباب یعود) کی ترکیب میں (لعلّ الشّباب یعود) کو بایں طور جملہ انشائیہ بنا کر (الشّباب) اسم (لعل) اور (یعود) خبر (لا یقال) کا نائب فاعل قرار دیا ہے **اقول** یہ بدو وجہ غلط ہے۔ اولاً اسلئے کہ جملہ نائب فاعل نہیں ہوتا۔ کیونکہ نائب فاعل ہونا اسم کے خواص سے ہے۔ ثانیاً اسلئے کہ جب یہ استعمال درست نہیں تو نہ اسکے معنی مراد ہوسکتے ہیں نہ اسکے اجزا کو اسم و خبر قرار دیا جائے گا۔ پھر ترکیب کیسی صرف یہی کہیں گے کہ لفظ (لعل الشّباب یعود) نائب فاعل۔ اگر یقین نہ ہو تو ہم سے سنئے الفوائد الشافیہ صفحہ ۴۱ میں کافیہ کے قول زیر بحث مرفوعات وامتنع ضرب غلامہ زیدًا کی ترکیب کرتے ہوئے فرمایا (وَ عاطفۃ۔ امتنع ماض۔ ضرب غلامہ زیدًا۔ مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا فاعل امتنع وھو مع جملۃ فعلیۃ لا محل لھا عطف علی جملۃ جانز ولما کان ھذا اللفظ ممنع القول لا یراد معناہ و لا یعرب اجزائہ کما توھمہ بعض الطلبۃ)

النوع الثالث

(۳۸) صفحہ ۳۰ پر (ترفعان الاسم) کی ترکیب میں اور (تنصبان الخبر) کی ترکیب میں دونوں فعلوں کے اندر ضمیر فاعل (ھما) بیان کی ہے **اقول** یہ غلط ہے کما مرّ مزید برآں یہ کہ جملہ اولی کو معطوف علیہ اور جملہ ثانیہ کو معطوف قرار دیکر بایں شعر بولتے ہیں (معطوف علیہ معطوف سے ملکر جملہ فعلیہ معطوفہ ہوا) جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ذات شریف کو نحوی ترکیب سے اصلاً مس نہیں۔ کیونکہ معطوف علیہ اور معطوف کو ایسے مقامات پر ملاتے ہیں جن میں ان کا ماقبل سے کسی قسم کا تعلق ہو۔

النوع الرابع

(۳۹) صفحہ ۳۱ پر (وھی بمعنی مع) اور (ھی للاستثناء) کی ترکیب میں (ھی) کو مبتدا بنا کر دونوں جگہ جار مجرور کا متعلق مقدر (مستعمل) بصیغۂ مذکر قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے کما سبق۔

(۴۰) اسی صفحہ پر (ھذہ الحروف الخمسۃ تنصب الاسم اذا کان مضافاً الی اسم آخر) کی ترکیب میں (ھذہ الحروف الخمسۃ) کو مبتدا۔ اور (تنصب الاسم) کو جزائے مقدم اور (اذا کان مضافاً الی اسم آخر) کو شرط موخر بنا کر جملہ شرطیہ کو خبر مبتدا قرار دیا ہے۔

اقولُ - یہ غلط ہے۔ کیونکہ یہاں پر (اِذَا) معنی شرط کو متضمن نہیں بلکہ محض ظرفیت کے لئے ہے۔ اور مابعد کی طرف مضاف۔ اور (تنصب) خبر مبتدا کا مفعول فیہ۔ (اِذَا) کو شرطیہ قرار دینے سے جزا کا تقدم لازم آئیگا جو خلاف اصل ہے جسکا ارتکاب بلا ضرورت نہیں کیا جاتا اور یہاں ضرورت متحقق نہیں۔

(۱۴) صفحہ ۳۲ پر (ھیا شریف القوم) اور (ای افضل القوم) کی ترکیب میں (شریف) اور (افضل) دونوں صفت کے صیغوں کو بغیر ضمیر فاعل لکھا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے کما مضیٰ۔ ان دونوں کی صحیح ترکیب البشیرُ الکامل میں دیکھی جائے۔

النّوع الخامِس

(۲۴) صفحہ ۳۳ پر (اسلمت اَنْ ادخل الجَنّۃ) اور اسلمت (اَنْ دخلت الجنۃ) کی ترکیب میں (اَنْ اَدْخُلَ الجنّۃ) اور (اَنْ دخلت الجنۃ) کو (اسلمت) کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے کیونکہ (اسلام) بمعنی (داخل شدن در دین محمدی) متعدی نہیں۔ اور یہ (اسلمت) باین معنی (اسلام) سے مشتق ہے۔ اور صحیح بات یہ کہ اس (اَنْ) سے پیشتر (لام) حرف جر برائے تعلیل محذوف ہے جس کے حذف کو (اَنْ) اور (اَنَّ) سے پیشتر نحوی قیاسی کہتے ہیں۔

(۳۴) اسی صفحہ پر (اصلھا لَا اَنْ عند الخلیل) کی ترکیب میں (لَا اَنْ) کو ذو الحال اور (عند الخلیل) کو حال قرار دیا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے ورنہ (اصلھَا) مبتدا پر (لَا اَنْ) خبر مقید کا حمل درست نہ رہے گا۔ اور صحیح ترکیب یہ کہ (عند الخلیل) مبتدائے محذوف (ھُوَ) کی خبر ہے۔ اور یہ ترکیب بھی کر سکتے ہیں کہ (عند الخلیل) کو نسبت کا ظرف قرار دیں جو مبتدا اور خبر کے درمیان ہے۔ کمَا فی الفوائدِ الشافیہ صفحہ ۱۱۰۔

(۴۴) اسی صفحہ پر (ای یکون مَا قبلھَا سببًا لمَا بعدھَا) کی ترکیب میں (قبلھا) اور (بعدھَا) کی ضمیر مضاف الیہ کا مرجع (مَا) کو قرار دیا ہے **اقولُ** - یہ غلط ہے بلکہ (کَے) اس کا مرجع ہے۔

(۵۴) صفحہ ۳۴ پر (اسلمت کَیْ اُدخل الجنّۃ) کی ترکیب میں (ادخل الجنّۃ) کو جملہ فعلیہ خبریہ بنا کر (اسلمت) کا مفعول لہٗ قرار دیا ہے **اَقُولُ** - یہ غلط ہے۔ کیونکہ جملہ مفعول لہٗ نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ مفعول لہٗ ہونا اسم کا خاصہ ہے۔ اور صحیح یہ کہ یہ دو جملے ہیں۔ ایک (اسلمت) اور دوسرا (کَیْ اَدْخُلَ الجنّۃ) اور یہ جملہ معلّلہ ہے۔ کمَا فی الفوائد الشافیہ صفحہ ۲۹۹۔

(۶۴) اسی صفحہ پر (فانَّ الاسلام سبب لدخول الجنّۃ) کی ترکیب میں (سبب) کو مصدر قرار دیکر (لدخول الجنۃ) کو اس سے متعلق کیا ہے **اقولُ** - یہ غلط ہے اسلئے کہ (سبب) مصدر نہیں۔ ورنہ (الاسلام) پر حمل درست نہو گا۔ کہ دو متغایر مصادر میں حمل نہیں ہوتا بلکہ (سبب) بمعنی مَا یتوصل بہ الی غیرہٖ ہے یعنی (ذریعہ) اور (لدخول الجنۃ) ظرف مستقر ہو کر اُسکی صفت ہے۔

النّوعِ السّادس

(۷۴) صفحہ ۳۵ پر (مثل لم یضرب بمعنی مَا ضرب) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (مثل مضاف لم یضرب (مراد لفظ) متعلق کائنٌ کے ہو کر مبتدا) **اقولُ** - یہ غلط بلکہ مجنونانہ بڑ ہے۔

(۸۴) صفحہ ۳۶ پر (ھی ضد کلام الامر ای لطلب ترک الفعل) کی ترکیب میں (ضد کلام الامر) کو مفسَّر اور (لطلب ترک الفعل) کو (ثابتۃ) مقدر سے متعلق کر کے (ثابتۃ) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ** - یہ غلط ہے۔ کیونکہ جب (اَیْ) تفسیر المفرد بالمفرد کے لئے لایا جائے تو ماقبل معطوف علیہ یا مبدل منہ ہوتا ہے اور مابعد عطف بیان یا بدل کما مرّ عن الہمع۔ اور عطف بیان میں واجب ہے کہ معطوف علیہ کیساتھ تعریف و

تنکیر اور تذکیر و تانیث میں مطابق ہو۔ یہاں پر مطابقت نہیں کہ (ثابتۃ) نکرہ اور مؤنث ہے۔ اور (ضد کلام الامس) معرفہ اور مذکر اشمونی شرح الفیہ کے قول (لا جماعھم) پر حاشیۃ الصبان جلد سوم صفحہ ۶۴ میں فرمایا۔ (ای علی وجوب مطابقۃ البیان والمبین تعریفاً و تنکیراً و افراداً وغیرہ۔ و تذکیراً وغیرہ اھ) تو (ثابتۃ) کا عطف بیان ہونا باطل ہوا۔ (اور بدل کیلئے اگرچہ تعریف و تنکیر میں مطابقت واجب نہیں مگر تذکیر و تانیث میں واجب ہے چنانچہ اشمونی جلد سوم صفحہ ۹۸ میں ہے۔ (واما الافراد والتذکیر واضدادھما فان کان بدل کل وافق متبوعہ فیھا مالم یمنع مانع من التثنیۃ والجمع اھ) یہاں پر (ثابتۃ) مؤنث ہے اور (ضد) مذکر تو اس کا بدل ہونا بھی باطل ٹھہرا۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی اس مقام پر ترکیب مذکور کر گئے ہیں جو قابل تبلیغ نہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ (ای) یہاں پر تفسیر الجملۃ بالجملۃ کے لئے ہے اور (الطلب ترک الفعل) ظرف مستقر ہو کر (ھی) محذوف مبتدا کی خبر ہے۔ اور یہ جملہ مفسرہ۔

(۴۹) صفحہ ۳۷ پر (وتسمی الاولی شرطاً والثانیۃ جزاءً) کی ترکیب میں (الثانیۃ) کو فعل مقدر تسمی کا نائب فاعل اور (جزاءً) کو اسکا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ تقدیر تسمی کی طرف ضرورت داعی نہیں اور تقدیر بدون ضرورت خطا ہے صحیح یہ کہ (الثانیۃ) کا عطف (الاولی) پر ہے اور (جزاءً) کا (شرطاً) پر۔ الفوائد الشافیہ صفحہ ۲۸ میں ہے (وفیہ تقدیر شی بلا اقتضاء وھو مدخول کما فی مغنی اللبیب۔

النوع السابع

(۵۰) صفحہ ۳۸ پر (حال کونھا مشتملۃ) کی ترکیب میں (مشتملۃ) کو اسم فاعل کہنے کے باوجود اسمیں ضمیر مستتر کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اَقولُ**۔ یہ غلط ہے جو مبتدی طلبہ پر بھی مخفی نہیں۔

(۵۱) صفحہ ۳۹ پر (ویکون الفعل الاول سبباً للفعل الثانی) کی ترکیب میں (سبباً) کو سابق کی طرح مصدر قرار دیا ہے۔ اور (وتسمی الاول شرطاً والثانی جزاءً) کی ترکیب میں سابق کی طرح (الثانی) اور (جزاءً) کو تسمی محذوف کا نائب فاعل اور مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کما مرّ آنفاً۔

(۵۲) اسی صفحہ پر (فالجزم واجب فی المضارع) کی ترکیب میں (واجب) کو اسم فاعل تسلیم کرنے کے باوجود اسمیں ضمیر مستتر کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ کما سبق آنفاً۔

(۵۳) اسی صفحہ پر (وھو لا یستعمل الا فی ذوی العقول) کی ترکیب میں بیان کیا کہ (لا یستعمل) میں ضمیر (ھی) مستتر ہے **اقول** یہ غلط ہے کہ (لا یستعمل) صیغۂ مذکر ہے اور (ھی) ضمیر مؤنث اور صیغۂ مذکر میں ضمیر مؤنث پوشیدہ نہیں ہوتی۔ بلکہ اسمیں ضمیر مستتر (ھو) ہے۔

(۵۴) صفحہ ۴۰ پر (نحو من یکرمنی اکرمہ) کی ترکیب میں (من) کو اسم موصول قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ یہ نہیں سوچا کہ اسمائے جازمہ کی بحث ہو رہی ہے اور یہ مثال (من) جازمہ کی ہے۔ ہر ہر صفحہ اسی قسم کی خرافات سے لبریز ہے۔ ہر صفحہ کی خرافات کو بالاستیعاب بیان نہیں کر رہا ہوں۔ ورنہ اس کے لئے دفتر درکار ہے نہ اتنی فرصت۔ ابتک جو خرافات ظاہر کی گئیں اور آئندہ جو ظاہر کی جائینگی بطور نمونہ ہیں۔ تاکہ ناظرین کو دار العلوم دیوبند میں درجہ علیا کے مدرس مولوی ظہور احمد صاحب کی نحو دانی معلوم ہو جائے۔

(۵۵) اسی صفحہ پر (ما تشترا اشتر) کی ترکیب میں (ما) کو شرطیہ قرار دیکر چھوڑ دیا ہے اس کیلئے محل اعراب بیان نہیں کیا۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کہ (ما) یہاں پر مبتدا مرفوع محلاً۔ اور (تشترا اشتر) شرط و جزا ملکر اس کی خبر ہے۔

(۵۶) اسی صفحہ پر پیشتر (وھو لا یستعمل الا فی غیر ذوی العقول) کی ترکیب میں فرمایا۔ (غیر) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر متعلق ہوا

(کَلَّا یَستعمل فعل کے) **اقولُ**۔ یہ غلط ہے جسکو بندی بھی سُنکر فلک شگاف قہقہہ لگائیں گے کہ اُس سے پیشتر (فِی) حرف جار موجود اور یہ مجرور واقع ہوا ہے علاوہ ازیں ترکیب میں حرف جار کو متعلق کہا کرتے ہیں نہ اسم کو۔

(۵۷) صفحہ ۴۱ پر (متی تذھب اذھب) کی ترکیب میں (متیٰ) کو حرف شرط فرمایا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ اتنا نہ سوجھا کہ (متیٰ) کو اسمائے جازمہ میں شمار کیا ہے۔ پھر حرف کیسے ہوگا۔

(۵۸) اسی صفحہ پر (اینما تمش امش) کی ترکیب میں (اینما) کو حرف شرط فرمایا۔ **اقول** یہ بھی غلط کہ اسمائے جازمہ بیان ہو رہے ہیں اُنہیں میں سے یہ بھی ہے اگر ضعف بصر کی شکایت تھی تو چشمہ لگانا چاہیئے تھا۔ مگر یہ چشمہ کام نہ دے گا چشمۂ ادب کی ضرورت ہے۔

(۵۹) صفحہ ۴۲ پر (مھما تذھب اذھب) اور حیثما تقعد اقعد) کی ترکیب میں (مھمَا) اور (حیثما) کو اسم جازم کہکر چھوڑ دیا۔ اور دونوں کا محل اعراب بیان نہیں کیا۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ دونوں مفعول فیہ مقدم ہیں۔ اسی طرح صفحہ ۴۱ پر (آنّیٰ تکن اکن) کی ترکیب میں (آنّیٰ) کو اسم جازم کہکر چھوڑ آئے ہیں۔ محل اعراب بیان نہیں کیا۔ وہ بھی مفعول فیہ مقدم ہے۔

(۶۰) صفحہ ۴۳ پر (اذ مَا تفعل افعل) کی ترکیب میں (اذ مَا) کو اسم جازم کہکر چھوڑ دیا ہے محل اعراب بیان نہیں کیا۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ بر قول شارح علیہ الرحمۃ (مَا) کی طرح مفعول بہ مقدم منصوب محلاً ہے اور بر قول تحقیق مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً۔

النوع الثامن

(۶۱) صفحہ ۴۴ پر (اذا رکب مع احد او اثنین او ثلث او اربع الخ) کی ترکیب میں (اذا) کو ابتداءً فرمایا۔ (اذا) اسم ظرف متضمن معنی شرط) پھر ذات شریف نے اسکی شرط و جزا بیان نہیں کی۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کہ یہاں پر (اذا) معنی شرط کو متضمن نہیں۔ بلکہ ظرفیت محضہ کیلئے ہے۔

(۶۲) اسی صفحہ پر (فان کان مونثا فتقول احدی عشرۃ امراۃ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ زمخشری اور اُن کے متبعین کے نزدیک شرط و جزا کا مجموعہ جملہ شرطیہ کہلاتا ہے اور باقی نحات کے نزدیک جملہ فعلیہ کمَا فی الھمع صفحہ ۱۳ جلد اول۔ اور خود ان ذات شریف نے اسی کتاب ایضاح العوامل کے مقدمہ میں صفحہ ۲ پر باقی نحات کے قول کو بطور سرقہ اپنی تحقیق قرار دیکر فرمایا۔ (اور اگر تدقیق نظر کی جائے تو قول تحقیقی یہی ہوگا۔ کہ اصل الاصول صرف دو قسمیں ہیں۔ ایک اسمیہ دوسرا فعلیہ۔ اس لئے کہ ظرفیہ در حقیقت یا تو فعلیہ ہوتا ہے یا اسمیہ جیسا کہ بصری اور کوفی نحویوں کا قول ہے۔ اسی طرح شرطیہ اصل میں جملہ فعلیہ ہے۔ حرف شرط داخل ہو جانے سے اخفش نے اسکو ایک مستقل قسم شرطیہ بنا دیا) اے سُبحان اللہ۔ آپ اور تدقیق نظر۔ اور وہ بھی باوجود ضعف بصر۔ مَاشاءَ اللہ جسکو نحومیر اور صرف میر تک محفوظ نہوں وہ تدقیق نظر کرے۔ استغفر اللہ۔ این خیال ست و محال ست و جنوں۔ اگر باور نہو تو سُنئے آپ فرماتے ہیں۔ کہ (ظرفیہ در حقیقت یا تو فعلیہ ہوتا ہے یا اسمیہ جیسا کہ بصری اور کوفی نحویوں کا قول ہے) اولاً اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ بصری اور کوفی نحویوں کا یہ قول ہے تو ذات شریف کی تدقیق نظر نے کیا تیر مارا۔ اُس سے کیا نئی بات پیدا ہوئی۔ یہ تو پہلے سے اُن کا قول تھا ہی۔ صدہا سال پیشتر جو بات کہی گئی تھی اُسکو اپنی تحقیق قرار دے رہے ہو ہماسی کا نام تدقیق نظر ہے۔ لَاحَولَ وَلَا قوۃ اِلَّا بِاللہِ العلیّ العظیم۔ مگر ہمیں اس پر بھی تعجب نہیں کہ دار العلوم دیوبند میں پہلے سے یہی ہوتا چلا آرہا ہے۔ کہ سابقہ حواشی و شرح کو طبع کرا کر اپنی جانب منسوب کرتے رہے ہیں۔ تاکہ ناواقف سمجھیں کہ دار العلوم میں درسی کتب کی خدمات انجام دی جا رہی ہیں۔ چنانچہ اسی دار العلوم دیوبند کے شیخ الادب مولوی اعزاز علی صاحب نے کتب ادب پر جو حواشی چڑھائے ہیں سب کے سب میں بلفظہ سابقہ حواشی موجود ہیں مگر آخر میں تحریر کر دیا۔ اعزاز علی عفرلہ۔ جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت کی ذہنی کاوش کا نتیجہ ہے

حالانکہ گرہ کا کچھ بھی نہیں۔ ثانیاً اگر بصری اور کوفی نحویوں نے کہا تھا کہ ظرفیہ اصل میں فعلیہ یا اسمیہ ہے تو انہوں نے جملہ کی فعلیہ۔ اسمیہ۔ ظرفیہ۔ تین قسمیں کیوں قرار دیں دو پر اقتصار کیوں نہیں کیا۔ کیا آپ کی طرح اُن کے سر میں بھی پھوڑا نکلا تھا کہ قسیم شے کو اصل میں شی قرار دیجئے۔ استغفر اللہ۔ حقیقت یہ ہے کہ ذات شریف جملہ ظرفیہ کے معنی ہی نہیں سمجھے۔ اب ہم سے سُنئے۔ مغنی اللبیب جلد دوم صفحہ ۴۴ میں ہے (والظرفیۃ) المصدّرۃ بظرف او مجرور نحو اعندک زید وفی الدار زید اذا قدرت زیداً فاعلاً بالظرف والجار والمجرور لا بالاستقرار المحذوف ولا مبتدأ مخبراً عنہ بھما) یعنی ظرفیہ وہ جملہ ہے جس کے شروع میں ظرف ہو یا جار مجرور جیسے اعندک زید اور افی الدار زید جبکہ ان مثالوں میں زید کا رافع ظرف اور جار مجرور کو قرار دیں نہ استقرار محذوف کو (ورنہ فعلیہ ہو جائے گا اگر استقر فعل مقدر مانا اور اب اصل عبارت یوں ہوگی أ استقر عندک زید۔ اس صورت میں زید کا رافع فعل استقر ہے یا اسمیہ ہو جائیگا اگر مستقر اسم فاعل مقدر مانا۔ اور اب اصل عبارت یوں ہوگی۔ أ مستقر عندک زید۔ اس صورت میں زید کا رافع مستقر اسم فاعل ہے اور یہ جملہ اسمیہ اسلئے ہوا کہ مثال مذکور میں (مستقر) مبتدا کی قسم ثانی ہے اور (زید) فاعل قائم مقام خبر) اور نہ زید کو مبتدا مؤخر اور ظرف یا جار مجرور کو خبر مقدم قرار دیں ورنہ جملہ اسمیہ ہوگا نہ ظرفیہ) چونکہ بصریہ کے نزدیک ظرف اور جار مجرور کا عمل اعتماد کیساتھ مشروط ہے۔ کہ اُن سے پیشتر استفہام ہو یا نفی یا موصوف یا موصول یا مسند الیہ یا ذو الحال۔ نہ کوفیہ کے نزدیک اور نہ اخفش کے نزدیک جو نحات بصریہ سے ہیں۔ نظر برآں دونوں مثالوں میں ہمزۂ استفہام ذکر فرمایا تاکہ مثالیں اتفاقی ہو جائیں۔ اب تو ایمان لے آیئے کہ ظرفیہ اصل میں نہ فعلیہ نہ اسمیہ بلکہ قسم مستقل ہے۔ ثالثاً جملہ شرطیہ کے اضافہ کی نسبت اخفش کی جانب غلط۔ اس کے موجد آپکے دینی مورث اعلیٰ یا یوں کہا کہ دیوبندیت کا جنم بطن اعتزال سے ہوا ہے۔ خیر یہ اخفش۔ زمخشری سے کئی سو سال مقدم ہیں۔ انکی وفات ۲۱۵ھ میں ہوئی اور زمخشری کی ۵۳۸ھ میں۔ اور امام سیوطی علیہ الرحمۃ ہمع الھوامع ج ۱ صفحہ ۱۲ میں فرماتے ہیں (وزاد الزمخشری وغیرہ فی الجمل الشرطیۃ) اور زمخشری وغیرہ نے جملوں میں شرطیہ کا اضافہ کیا۔ اگر اضافہ کرنیوالے یہ اخفش تھے تو زمخشری کی جانب نسبت امام ہرگز نہ فرماتے۔ جس کا زمانہ کئی صدی متاخر ہے کیونکہ ایسے مقام علما متقدم کی طرف نسبت فرمایا کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں اتنا نہیں سوچا کہ یہ اخفش نحات بصریین سے تھے جن کے نزدیک جملہ کی صرف تین قسمیں ہیں۔ اسمیہ۔ فعلیہ۔ ظرفیہ۔ جسکو زمخشری نے شرطیہ کیساتھ موسوم کیا۔ وہ اُن کے نزدیک فعلیہ کہلاتا ہے۔ اور یہ تسمیہ اُن کی اصطلاح کے بعد حادث ہوا۔ اسی واسطے امام سیوطی علیہ الرحمہ نے ہمع الھوامع میں بعد عبارت مذکورہ فرمایا۔ وَالصوابُ انّھا فعلیۃ۔ تاکہ اقسام جملہ میں بے ضرورت اضافہ نہو۔ ورنہ لا مشاحۃ فی الاصطلاح کے پیش نظر زمخشری کا تخطئہ درست ہوگا تخطئہ کے باوجود ترکیب میں بھی اصطلاح حادث رائج ہوگئی چنانچہ الفوائد الشافیہ میں اسی پر عمل فرمایا اور انکی اتباع میں ہمنے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ الغرض جب یہ تسمیہ بصریین کی اصطلاح کے بعد حادث ہوا تو نام نہاد تدقیق میں یہ کہنا کس طرح درست ہوگا کہ (حرف شرط داخل ہو جانے سے اخفش نے اسکو ایک مستقل قسم شرطیہ بنا دیا) لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمِ۔

(۶۳) صفحہ ۵۴ پر (وطریق ترکیب غیرھا الی تسع مع عشی) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (الی حرف جر۔ تسع مجرور۔ جار مجرور سے ملکر متعلق ہوا مصدر کے) **اقول**۔ یہ غلط ہے بلکہ ظرف مستقر ہو کر (غیرھا) سے حال ہے۔ فہم شریف کی اس عبارت کے معنی تک رسائی نہیں ہوئی۔ ورنہ (لَاُضِلَّنَّھُم) کا مصداق نہ بنتے

(۶۴) اسی صفحہ پر (ان تقول فی المذکر ثلثۃ عشر رجلاً واربعۃ عشر رجلاً الی تسعۃ عشر رجلاً) کی ترکیب میں (الی تسعۃ عشر رجلاً) کو (تقول) مذکور سے متعلق قرار دیا ہے **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ بھی ظرف مستقر ہو کر (وما زاد علیھما) حرف عطف اور معطوف[ع] سے

(۶۵) اسی صفحہ پر (وبتانیث الجزء الاول) کو بھی (تقول) مذکور سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے بلکہ یہ بھی ظرف مستقر ہو کر (ثلثۃ عشر رجلاً) سے ممتد نہیں ۱۲

عہ مقدر عند التحقیق کے فعل (زاد) کی ضمیر فاعل سے حال ہے کیونکہ (الی) کے ما قبل کا ممتد ہونا ضروری ہے۔ اور یہ دونوں

.... مورث اعلیٰ علامہ زمخشری معتزلی ہیں ملحوظ خاطر رہو۔

سے حال ہے۔

(۶۶) اسی صفحہ پر (وفی المؤنث ثلث عشرۃ امرأۃ واربع عشرۃ امرأۃ الی تسع عشرۃ امرأۃ بتذکیر الجزء الاوّل) کی ترکیب میں (الیٰ تسع عشرۃ امرأۃ) کو اور (بتذکیر الجزء الاول) کو باعتبار عطف اُسی (تقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ**۔ یہ غلط ہے بلکہ یہ دونوں بھی سابق کی طرح ظرف مستقر ہوکر حال ہیں۔ مگر بطریق سابق کہ اول حال اور دوم حال بعد حال۔ اور اسکو ہماری ترکیب سے سمجھئے۔

(۶۷) صفحہ ۷۴ پر (واَمّا طریق التركيب فی الواحد والاثنین الیٰ تسع مع عشرون واخواته الیٰ تسعین) کی ترکیب میں (الیٰ تسع) کو اور (الیٰ تسعین) کو (التركيب) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ ایک معنی کے دو حرف جار بدون عطف ایک شے سے متعلق نہیں ہوتے۔ اگر باور نہ ہو تو سُنئے۔ الفوائد الشافیہ صفحہ ۴۳ میں ہے۔ (وعدم تعلق الجارین بمعنی واحد بفعل واحد مشروط بعدم التبعية واما علی طریق التبعية فلا مانع من ذلك التعلق كما فی مررت بزيدٍ وبعمرو كما فی الاظهار)

(۶۸) اسی صفحہ پر (فان كان المميز مذكّرا فتقول (الیٰ) بتذكير الجزء الاول) کی ترکیب میں (بتذکیر) کو (فتقولُ) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے بلکہ یہ بھی ظرف مستقر ہوکر حال ہے۔

(۶۹) اسی صفحہ پر (وان كان المميز مونثا فتقول (الیٰ) بتانيث الجزء الاول) کی ترکیب میں (بتانیث) کو (فتقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ بھی غلط ہے اور یہ بھی ظرف مستقر ہوکر حال ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ (فان كان المميز مذكرا الخ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ جزائیہ ہوا) اور (وان كان المميز مونثا الخ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں۔ (شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا) اول ترکیب میں اصطلاح قدیم اور حادث دونوں مخلوط ہیں۔ اور ترکیب اول و دوم میں اُسی دیوبندی نئے سُر (جزائیہ) کا اختلاط جسکو پہلے بیان کیا جاچکا ہے۔

(۷۰) صفحہ ۷۴ پر (تقول فی المميز المذكر (الیٰ) بتانيث الجزء الاول) کی ترکیب میں (بتانیث) کو (تقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ بھی غلط ہے اور یہ بھی سابق کی طرح ظرف مستقر ہوکر حال ہے۔

(۷۱) اسی صفحہ پر (وفی المميز المؤنث تقول (الیٰ) بتذكير الجزء الاول) کی ترکیب میں (بتذکیر) کو (تقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ بھی غلط۔ اور یہ بھی ظرف مستقر ہوکر حال ہے۔ ان تمام مذکورہ بالا مقامات کی صحیح ترکیب البشیر الکامل میں ملاحظہ فرمائیے۔ اور لوحِ دل پر نقش کرلیجیے تاکہ پھر تضلیل میں گرفتار نہوں۔

(۷۲) اسی صفحہ پر (ثلثة وعشرون رجلًا) کی ترکیب میں (ثلثة وعشرون) کو معطوف علیہ معطوف قرار دیکے بغیر ممیز بنایا ہے۔ اسی طرح (اربعة وعشرون رجلًا) کی ترکیب میں اور اسی طرح (ثلث وعشرون امرأة) کی ترکیب میں اور اسی طرح (اربع وعشرون امرأة) کی ترکیب میں۔ **اقولُ**۔ یہ بھی غلط۔ صحیح یہ کہ معطوف علیہ معطوف بناکر ممیز قرار دیا جائے گا۔

(۷۳) اسی صفحہ پر (وعلیٰ هذا القياس) کی ترکیب دوم میں (القياس) پر الف لام عوض تنوین بتایا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ بھی غلط کیونکہ الف لام تعریف کے لئے ہوتا ہے اور تنوین تنکیر کیلئے اور دونوں میں منافات پھر ایک دوسرے کا عوض کیونکر ہوجائے گا۔ البتہ الف لام کبھی اسم ظاہر مضاف الیہ کا عوض ہوتا ہے جیسے وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا میں (الاسماء) پر الف لام (المسميات) مضاف الیہ کے عوض ہے اور کبھی ضمیر مضاف الیہ کے عوض جیسے واشتعل الراس شيبا میں (الراس) پر الف لام (یا) ضمیر مضاف الیہ کے عوض ہے بیضاوی شریف صفحہ ۶۱ میں فرمایا۔ (اذ التقدير اسماء المسميات فحذف المضاف اليه لدلالة المضاف عليه وعوض عنه اللام كقوله تعالیٰ. واشتعل الراس شيبا) اور کبھی زائدہ جیسے اسمائے موصولہ پر۔ اور کبھی استفہام کے لئے جیسے قطرب نے حکایت کیا۔ (اَلْ فَعَلْتَ) بمعنی هَلْ فَعَلْتَ۔

(۷۴) صفحہ ۴۸ پر (ان کان متضمناً لمعنی الاستفہام) کی ترکیب میں فرمایا (متضمناً اسم فاعل شبہ فعل ضمیر ھو مستتر اُس کا نائب فاعل
اقولُ۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ کما مرّ۔

(۷۵) اسی صفحہ پر (کم رجلاً ضربتہ) کی ترکیب میں (کم رجلاً) کو (ضربت) فعل محذوف کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ اور (ضربتہ) مذکور اُس محذوف کی تفسیر۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ اور ذات شریف بالکل چوپٹ۔ ابتدائی کتابیں تک محفوظ نہیں۔ اور شارح بننے کا شوق دامنگیر۔ یہاں پر (کم رجلاً) مبتدا ہے اور (ضربتہ) خبر۔ باور نہ ہو تو ھدایۃ النحو کا مطالعہ کیجئے۔

(۷۶) اسی صفحہ پر (ان کان بینہما فاصلۃ) کی ترکیب میں (بینہما) کو (ثابتاً) محذوف کا ظرف بناکر (ثابتاً) کو خبر مقدم اور (فاصلۃ) کو (کان) کا اسم موخر قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ بلکہ (ثابتۃً) بصیغۂ مؤنث مقدر مانا جائیگا۔ ورنہ خبر کی اسم فعل ناقص کیساتھ تانیث میں مطابقت نہ رہے گی جو بر تقدیر اشتقاق خبر واجب ہے۔

(۷۷) صفحہ ۴۹ پر (کم رجلٍ ضربتُ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (ضربت فعل ضمیر واحد متکلم انَا اُس کا فاعل۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے ضربتُ میں (تا) ضمیر بارز فاعل ہے۔ (انا) فاعل نہیں۔ ذات شریف کی یہ تفصیل سپر مبنی ہے کہ دار العلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجہ عُلیا کے مدرس صاحب کو صرف میر یاد نہیں۔ سُنئے صرف میر صفحہ ۱ میں ہے۔ (وتائے مضموم در نصرتُ ضمیر واحد متکلم ست خواہ مذکر خواہ مؤنث و فاعل فعل ست)

(۷۸) صفحہ ۵۰ پر (ولا یکون متضمناً لمعنی الاستفہام) کی ترکیب میں (متضمناً) کو اسم فاعل بتاکر اُسمیں مستتر ضمیر کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔
اقولُ۔ یہ غلط ہے۔ کما مرّ مراراً۔

النوعُ التاسعُ

(۷۹) اسی صفحہ پر (وانما سمیت باسماء الافعال) کی ترکیب میں (باسماء) کو (سمیت) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ (سمیت) متعدی بدو مفعول ہے۔ مفعول ثانی پر (بائے) زائدہ آتی ہے اور حرف جر زائد متعلق نہیں ہوا کرتا۔ کما سبق۔

(۸۰) صفحہ ۵۱ پر (مثل روید زیداً ای امہل زیداً) کی ترکیب میں (رویدزیداً) کو جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کیونکہ اسمائے افعال بر مذہب صحیح جملہ اسمیہ ہوتے ہیں ھمع الھوامع جلد اول صفحہ ۱۲ میں ہے۔ (فالاسمیۃ التی صدرھا اسم کزید قائم وھیہات العقیق)

(۸۱) اسی صفحہ پر (دونک زیداً) کی ترکیب میں (دونک زیداً) کو جملہ فعلیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ یہ بھی اسمائے افعال سے ہے۔ اور اسمائے افعال جملہ اسمیہ ہوتے ہیں۔

(۸۲) صفحہ ۵۲ پر (علیک زیداً) اور (حیھل الصلوٰۃ) اور (ھا زیداً) کی ترکیب میں سب کو جملہ فعلیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کما سبق آنفاً۔

(۸۳) صفحہ ۵۳ پر (وفاعلہا ضمیر المخاطب المستتر فیہا) کی ترکیب میں (المستتر) کو اسم فاعل بیان کرکے ضمیر مستتر کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ اور (ھیہات زید) کو جملہ فعلیہ۔ **اقولُ**۔ یہ سب غلط ہے۔ کما سبق۔

النوع العاشر

(۸۴) صفحہ ۵۴ پر (لانہا لا تکون بمجرد الفاعل کلاماً تاماً فلا تخلو عن نقصان) کی ترکیب میں (لا تکون بمجرد الفاعل کلاماً تاماً) کو جملہ فعلیہ بناکر قائم مقام شرط قرار دیا ہے۔ اور (فلا تخلوا عن نقصان) کو جزا۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے جسکا صدور مبتدی سے بھی متصور نہیں

(۸۵) اسی صفحہ پر (علی الجملۃ الاسمیۃ　　ای المبتدأ والخبر) کی ترکیب میں (الجملۃ الاسمیۃ) کو مفسّر اور (المبتدأ والخبر

کو مفسِّر قرار دیا ہے **اقول** ۔ یہ بولی غلط ہے جس میں ذات شریف کے ساتھ ہندوستانی مدارس کے عام معلمین بھی شریک ہیں۔ جب کہ (ای) حرف تفسیر کا ماقبل اور مابعد مفرد ہوں تو نحوی ماقبل کو معطوف علیہ یا مبدل منہ کہتے ہیں۔ اور مابعد کو عطف بیان یا بدل۔ اسیواسطے دونوں کی اعراب میں موافقت واجب ہے۔ ورنہ کتب نحو میں کوئی باب ایسا نہیں جس میں مفسَّر اور مفسِّر کے احکام بیان کئے گئے ہوں ہمع الھوامع کی عبارت گذر چکی ہے۔ اور مغنی اللبیب جلد اول صفحہ ۶۶ میں زیر بحث (ای) فرمایا (وحرف تفسیر تقول عندی عسجد ای ذھب وغضنفر ای اسد ما بعدھا عطف بیان علی ماقبلھا او بدل اھ)

(۸۶) صفحہ ۵۵ پر (وھی قد تکون زائدۃ) کی ترکیب میں (قد تکون زائدۃ) کو جملہ اسمیہ خبریہ قرار دیا ہے ۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے بلکہ افعال ناقصہ اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوتے ہیں۔ اگر یقین نہو تو سنئے۔ مغنی اللبیب جلد دوم صفحہ ۴۰ میں ہے (والفعلیۃ ھی التی صدرھا فعل کقام زید وضُرِب اللص وکان زیدٌ قائمًا وظننتہ قائمًا ویقوم زید وقُم)

(۸۷) صفحہ ۵۶ پر (ھو للانتقال ای لانتقال الاسم الخ) کی ترکیب میں (للانتقال) کو مفسَّر اور (لانتقال الاسم الخ) کو مفسِّر قرار دیا ہے ۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے یہاں پر (ای) تفسیر المفرد بالمفرد کیلئے نہیں۔ ورنہ واجب ہوگا کہ مابعد عطف بیان ہو یا بدل۔ اور (لانتقال الاسم الخ) نہ عطف بیان ہوسکتا ہے نہ بدل۔ کیونکہ یہ دونوں اسم ہوتے ہیں یا جملہ۔ اور جار مجرور دونوں میں سے کچھ نہیں۔ بلکہ یہاں پر (ای) تفسیر الجملۃ بالجملۃ کیلئے ہے۔ اور (لانتقال الاسم الخ) ظرف مستقر ہو کر (ھو) مبتدا محذوف کی خبر۔ اور مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفسِّرہ۔

(۸۸) پھر ان مفسَّر اور مفسِّر کو (مستعملۃ) مقدر سے متعلق کر کے (مستعملۃ) کو (ھو) مبتدا کی خبر قرار دیا ہے **اقول** ۔ یہ غلط ہے ورنہ خبر تذکیر میں مبتدا کیساتھ مطابق نہ رہے گی۔ حالانکہ بر تقدیر اشتقاق خبر مطابقت واجب ہے ۔

(۸۹) صفحہ ۵۷ پر (وقد تکون تامّۃ بمعنے الانتقال الخ) کی ترکیب میں (تامّۃ) کو موصوف و (بمعنی الانتقال الخ) کو کائنًا مقدر سے متعلق کر کے (کائنًا) کو صفت قرار دیا ہے **اقول** ۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ صفت تانیث میں موصوف کیساتھ مطابق نہیں۔ حالانکہ مطابقت واجب ہے ۔

(۹۰) اسی صفحہ پر (فھٰذہٖ الثلثۃ) کی ترکیب میں (ھٰذہٖ) کو اسم اشارہ اور (الثلثۃ) کو مشار الیہ فرمایا ہے ۔ **اقول** ۔ یہ بولی بھی غلط ہے۔ بلکہ اسم اشارہ کے مابعد کو نحوی ترکیب میں صفت یا عطف بیان یا بدل کہتے ہیں ۔

(۹۱) اسی صفحہ پر (باوقاتھا التی ھی الصّباح الخ) کی ترکیب میں ایک نیا ستم ڈھایا۔ وہ یہ کہ (ھا) ضمیر مضاف الیہ کو موصوف اور (اَلّتی ھِیَ الصّباح الخ) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے کیونکہ بر مسلک جمہور ضمیر نہ موصوف ہوتی ہے نہ صفت ۔ ھدایۃ النحو صفحہ ۳۴ میں ہے۔ والمضمر لا یوصف ولا یوصف بہٖ۔ اور اگر مسلک کسائی اختیار کیا جائے۔ کہ اُنکے نزدیک ضمیر کا موصوف ہونا درست ہے۔ تو معنوی حیثیت سے غلط کہ ضمیر موصوف کا مرجع افعال مذکورہ ہیں۔ اُنپر ان اوقات کا حمل درست نہیں اور صفت کا موصوف پر حمل ہوتا ہے غرضکہ کسی طرح چول ٹھیک نہیں بیٹھتی ۔

(۹۲) اسی صفحہ پر (معناہ حصل غناہ فی وقت الصّباح) کی ترکیب میں (معناہ) کو مبتدا اور (حصل غناہ فی وقت الصّباح) کو جملہ فعلیہ کر کے خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے ورنہ جملہ خبر کا عائد سے خلو لازم آئے گا جو شریعت نحو میں حرام ہے۔ بلکہ یہ مِن حیث اللفظ خبر ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی جملہ کر کے خبر قرار دیا ہے جو قابلِ اتباع نہیں ۔

(۹۳) صفحہ ۵۸ پر (معناہٗ حصل حکومتہٖ فی وقت الضّحٰی) اور (معناہٗ حصل قراءتہٖ فی وقتِ المساء) کی ترکیب میں بھی طریقہ بالا اختیار کیا ہے ۔ **اقول** ۔ یہ بھی غلط ہے ۔ وجہ وہی جو اوپر ذکر کی گئی ۔

(۹۴) اسی صفحہ پر (قد تکون بمعنی صار) کی ترکیب میں (بمعنی) کو (ثابتًا) مقدر سے متعلق کر کے (ثابتًا) کو خبر (تکون) قرار دیا ہے **اقول** ۔ یہ

غلط ہے۔ کیونکہ خبر (تکون) کے اسم کیساتھ تانیث میں مطابق نہیں۔ حالانکہ بر تقدیر اشتقاق خبر مطابقت واجب ہے۔ کما مرّ۔

(۹۵) اسی صفحہ پر مثل اصبح زید بمعنی دخل زید فی الصباح) کی ترکیب میں (اصبح زید) کو جملہ کر کے مفسّر اور (بمعنی الخ) کو (ثابتاً) سے متعلق کر کے (ثابتاً) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ اوّلاً اسلئے کہ بغیر حرف تفسیر مفسّر اور مفسِّر کیسا۔ ثانیاً اسلئے کہ دونوں اعراب میں متحد نہیں کیونکہ (ثابتاً) منصوب ہے اور (اصبح زید) محل جر میں۔ ناظرین۔ دیکھا آپنے دار العلوم دیوبند میں درجۂ علیا کے مدرس ایسے قابل ہوتے ہیں۔ تو درجۂ سفلی کے مدرسین کے حق میں کیا رائے قائم کی جائے۔ اس کا فیصلہ ہم آپ ہی پر چھوڑتے ہیں۔ ساری کتاب اسی قسم کی خرافات سے بھری ہے۔ اسی واسطے شروع میں ہم نے اسکو اغلاط کی پوٹ کہا تھا۔

(۹۶) صفحہ ۵۹ پر شرح مأتہ عامل کی عبارت ذات شریف کی شرح میں بایں طور ہے۔ (ھُمَا لاقتران مضمون الجملة بوقتیھما ھی النھار واللیل) پھر اس عبارت کی ترکیب میں (وقتیھما) کو موصوف اور جملہ (ھی النھار واللیل) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ دونوں غلط ہیں۔ عبارت تو اسلئے کہ (ھی) اپنے مرجع کیساتھ مطابق نہیں۔ اگر مرجع (وقتیھما) کا مضاف ہے تو مطابقت اسلئے نہیں کہ وہ تثنیہ اور (ھی) واحد۔ اور اگر مرجع اسکا مفرد (وقت) ہے تو بھی مطابقت نہیں کہ وہ مذکر اور (ھی) مؤنث۔ صحیح عبارت یوں ہے (ھما لاقتران مضمون الجملة بالنھار واللیل) اور ترکیب اسلئے غلط کہ (وقتیھما) میں (وقتی) موصوف بوجہ اضافت معرفہ ہے اور (ھی النھار واللیل) جملہ خبریہ جو معرفہ کی صفت واقع نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے۔ اگر اس میں کچھ شک ہو تو ہم سے سُنئے۔ کافیہ اور اُسکی شرح الفوائد الضیائیہ یعنی شرح جامی صفحہ ۲۱۱ میں ہے۔ (ولا توصف النکرة ولا المعرفة بالجملة الخبریة التی ھی فی حکم النکرة)

(۹۷) اسی صفحہ پر (وقد تکونان بمعنی صار) کی ترکیب میں (تکونان) کے اندر ضمیر (ھما) مستتر کو اسم قرار دیا ہے اور (بمعنی صار) کو (ثابتان) مقدر سے متعلق کر کے اُسکو خبر قرار دیا ہے۔ **اقولُ** دونوں غلط۔ اول اسلئے کہ مضارع کے صیغۂ تثنیہ میں ضمیر مستتر نہیں ہوتی۔ بلکہ الف ضمیر بارز اسم فعل ناقص ہے اور دوم اسلئے کہ افعال ناقصہ کی خبر منصوب ہوتی ہے نہ مرفوع تو (ثابتتین) مقدر ہے نہ (ثابتتان)

(۹۸) صفحہ ۶۰ پر (وھی لتوقیت شی بمدة ثبوت خبرھا لاسمھا فلا بدّ من ان یکون قبلھا جملة۔ فعلیة او اسمیة) کی ترکیب میں (لتوقیت شی الخ) کو (ثابت) مقدر سے متعلق کر کے اُسکو (ھی) مبتدا کی خبر قرار دیا ہے۔ اور (ھی لتوقیت شی الخ) کو جملہ اسمیہ بنا کر قائم مقام شرط قرار دیا ہے اور (فلا بدّ من ان یکون) کو جزا۔ **اقولُ**۔ دونوں غلط ہیں۔ اوّل اسلئے کہ (ثابت) خبر مشتق ہونیکے باوجود (ھی) مبتدا کیساتھ تانیث میں مطابق نہیں اور دوم اسلئے کہ یہاں پر کوئی کلمہ شرط نہیں پھر شرط یا قائم مقام شرط کے کیا معنی۔ علاوہ ازیں جملہ اسمیہ قائم مقام شرط نہیں ہوا کرتا۔ یہ دار العلوم دیوبند میں جدید مسائل نحو گڑھے جا رہے ہیں۔

(۹۹) اسی صفحہ پر (اجلس مادام زید جالسًا) کی ترکیب میں (مادام زید جالسًا) کو جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیکر (اجلس) کا مفعول فیہ بنایا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ مفعول فیہ اسم ہوتا ہے نہ جملہ۔ مصیبت تو یہ ہے کہ ذات شریف کو نحو میر بھی یاد نہیں۔ اگر یاد نہو تو ہم سے سُنئے۔ نحو میر صفحہ ۲۱ میں مفعول فیہ کی تعریف بایں الفاظ مذکور ہے (مفعول فیہ اسمیست کہ فعل مذکور در وے واقع شود)

(۱۰۰) اسی صفحہ پر (زید قائم) کی ترکیب میں (قائم) کو اسم فاعل بیان کر کے اسمیں ضمیر مستتر (ھو) کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کیونکہ اسم فاعل کیلئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ فاعل ہوتا ہے۔

(۱۰۱) صفحہ ۶۱ پر (وکلُّ واحد من ھذہ الافعال الاربعة) کی ترکیب میں (واحد) کو اسم فاعل شبہ فعل قرار دیکر (من ھذہ الخ) کو اُس سے متعلق کیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ (واحد) اسم فاعل شبہ فعل نہیں۔ بلکہ اسم عدد ہے جو اسم فاعل کی طرح شبہ فعل نہیں۔ حتی کہ اُس سے حرف جار

متعلق ہو جائے۔ اگر یقین نہ ہو تو ہم سے سُنئے جمع الجوامع اور اُس کی شرح ھمع الھوامع جلد دوم صفحہ ۱۵۱ میں ہے (یصاغ من اثنین) فما فوقھما (الی عشرۃ وزن فاعل) بغیر تاء من المذکر وفاعلۃ بالتاء من المونث بمعنی بعض ما صیغ منہ) ولا یتصور ذلک فی معنی الواحد لان الواحد نفسہ ھو اسم العدد فلا اصل لہ یکون مصاغا منہ اھ) بلکہ (من ھذہ الخ) ظرف مستقر ہو کر (واحد) کی صفت ہے۔

(۱۰۲) اسی صفحہ پر (وقال بعضھم فی کل زمان) کی ترکیب میں (فی کل زمان) کو (قال) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے اور سوء فہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہے جس کا متعلق بقرینۂ سابق محذوف۔ اصل عبارت یوں ہے (وقال بعضھم لیس لنفی مضمون الجملۃ فی کل زمان) تو اس کا متعلق (نفی) ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی بے خیالی میں (قال) سے متعلق کر گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں۔

(۱۰۳) اسی صفحہ پر قبل ازیں (وھی لنفی مضمون الجملۃ فی زمان الحال) کی ترکیب میں (ھی) کو مبتدا قرار دیکر (لنفی) کو (مستعمل) مقدر سے متعلق کر کے اُسکی خبر قرار دیا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے کیونکہ (مستعمل) خبر مشتق (ھی) مبتدا کیساتھ تانیث میں مطابق نہیں۔ حالانکہ مطابقت واجب ہے۔ کما لا یخفی علی المبتدئین فضلا عن المعلمین۔

(۱۰۴) صفحہ ۶۲ پر (واعلم ان تقدیم اخبار ھذہ الافعال علی اسمائھا جائز) کی ترکیب میں (جائز) کی ضمیر مستتر کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے کیونکہ (جائز) اسم فاعل ہے جس کے لئے فاعل ہوتا ہے۔ نائب فاعل نہیں ہوتا۔

(۱۰۵) صفحہ ۶۳ پر (واعلم ان حکم مشتقات ھذہ الافعال کحکم ھذہ الافعال فی العمل) کی ترکیب میں (کحکم) کے (حکم) کو مصدر قرار دے کر (فی العمل) کو اُس سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ** - یہ دونوں باتیں غلط۔ حکم اس مقام پر بمعنی مصدر نہیں۔ بلکہ اُسی معنی میں ہے جو شرح جامی میں پڑھے تھے مگر یاد نہیں رہے۔ اور جب نحو میر ہی یاد نہیں رہی تو یہ کیا یاد رہتے۔ خیر اب ہم سے سُنئے۔ اور یاد رکھئے گا۔ حکم الشیٔ ھو الاثر الثابت لذلک الشیٔ یہاں پر یہی معنی ہے اور یہ معنی مصدری نہیں پھر (فی العمل) اس سے کیونکر متعلق ہو گا۔ نیز پیشتر بحوالہ الفوائد الشافیہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ کاف تشبیہ ہمیشہ ظرف مستقر ہوتا ہے۔ بلکہ (فی العمل) کا متعلق وہی ہے جو (کحکم) کا ہے یعنی (ثابت) مقدر۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم سے بھی اس مقام میں مسامحہ ہوا ہے جو قابلِ تقلید نہیں۔

النوع الحادی عشر

(۱۰۶) صفحہ ۶۴ پر (لدخول تاء التانیث الساکنۃ) کی ترکیب (التانیث) کو موصوف اور (الساکنۃ) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے۔ اتنا نہیں سوچا کہ ساکن (تا) ہوتی ہے یا تانیث بلکہ (تاء التانیث) کی صفت ہے۔

(۱۰۷) صفحہ ۶۵ پر معنی (قارب زید الخروج) کی ترکیب میں (قارب زید الخروج) کو جملہ فعلیہ کر کے مضاف الیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کیونکہ لفظ معنی اُن الفاظ میں نہیں جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ جملہ کی طرف مضاف ہونے والے الفاظ پیشتر بیان کر دیئے گئے۔

(۱۰۸) صفحہ ۶۶ پر (یجب ان یکون خبرہ مطابقا لاسمہ) کی ترکیب میں (مطابقا) کو اسم فاعل تحریر کر کے اسمیں ضمیر مستتر (ھو) کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے **اقول** - یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔

(۱۰۹) اسی صفحہ پر (ھذا ای کون الخبر مطابقا للفاعل اذا کان الفاعل اسما ظاھرا) کی ترکیب میں (ھذا) مفسر اور (کون الخبر الخ) کو مفسر قرار دیا ہے۔ مفسر اور تفسیر کو ملا کر جزائے مقدم۔ اور (اذا کان الفاعل اسما ظاھرا) کو شرط مؤخر۔ **اقول** - دونوں غلط۔ اول اس لئے کہ یہ بولی نحویوں کی نہیں سکا امر۔ دوم اسلئے کہ جزا جملہ ہوتی ہے۔ اور مفسر اور تفسیر کا مجموعہ جملہ نہیں۔ صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھی جائے۔

(۱۱۰) اسی صفحہ پر (اما اذا کان مضمرا فلیست المطابقۃ شرطا) کی ترکیب میں (اما) کو حرف استدراک اور (اذا کان مضمرا الخ) کو جملہ شرطیہ

قرار دیا ہے **اقولُ** ۔ یہ غلط کہ (اَمّا) استدراک کیلئے نہیں آتا بلکہ یہ (اَمّا) شرطیہ ہے جسکی شرط جو با محذوف ہوتی ہے ۔ اور (اذا) برائے ظرفیت محضہ اپنے مابعد کی طرف مضاف اور (لیست) کا مفعول فیہ مقدم اور (فلیست المطابقۃ شیئًا) شرط محذوف کی جزا ہے ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب کی ترکیب بھی اس مقام پر قابلِ اتباع نہیں کہ انہوں نے اس عبارت کو جملہ شرطیہ قرار نہیں دیا ۔ حالانکہ جملہ شرطیہ ہے ۔

(۱۱۱) صفحہ ۶۷ پر (فیکون الفعل المضارع مع اَنْ فی محل الرفع باَنّہٗ اسمہ) کی ترکیب میں (مَعَ اَنْ) کو (یکون) کا ظرف اور (بانّہٗ) کو اُس سے متعلق کیا ہے ۔ **اقولُ** ۔ یہ دونوں غلط اور قصورِ فہم پر مبنی ہیں ۔ (مع اَنْ) ظرف مستقر ہو کر (الفعل المضارع) سے حال ہے اور (بانّہٗ) بھی اُسی (ثابتًا) مقدر سے متعلق ہے ۔ جس سے (فی محل الرفع) متعلق تھا ۔

(۱۱۲) اسی صفحہ میں واقع (بخلاف الوجہ الاول) کو (فلا یحتاج) سے متعلق قرار دیا ہے ۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے اور سوءِ تفہم پر مبنی ۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہو کر (ھٰذا الوجہ) سے حال ہے ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے اسکو (فلا یحتاج) کی ضمیر فاعل سے حال قرار دیا ہے ۔ یہ بھی قابلِ اتباع نہیں ۔

(۱۱۳) صفحہ ۶۸ پر (فیکون الاول ناقصًا والثانی تامًّا) کی ترکیب میں (الثانی) اور (تامًّا) کو (یکون) محذوف کا اسم و خبر قرار دیا ہے **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے کہ تقدیر بلا ضرورت جائز نہیں کما مرّ بلکہ (الثانی) کا عطف (الاول) پر ہے اور (تامًّا) کا (ناقصًا) پر ۔

(۱۱۴) اسی صفحہ پر (کادَ زیدٌ یجیءُ) کو ترکیب میں جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے ۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے اور اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ افعال مقاربہ کی بحث تک کافیہ اور شرح جامی میں نہیں پڑھی اور اگر دونوں کو پڑھا تو یاد نہیں جیسے نحو میر اور صرف میر یاد نہیں رہیں عسٰی میں چونکہ معنی (رجا) ہیں اسلئے وہ اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوتا ہے ۔ اور (کاد) برائے رجا موضوع نہیں ۔ پھر وہ کیوں جملہ انشائیہ ہوگا ۔ اگر یاد نہو تو سُنئے کافیہ اور شرح جامی صفحہ ۳۵۷ میں ہے (والثانی) ای ما وضع لدنوّ الخبر دنوّ حصولٍ (کاد تقول کاد زید یجیء) فتخبر عن دنو الخبر لعلمک باشرافہ علی الحصول للفاعل فی الحال) دیکھئے (فتخبر) آواز بلند پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ (کاد زید یجیء) جملہ خبریہ ہے ۔ انشائیہ نہیں ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی اسکو جملہ انشائیہ قرار دے گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں ۔ اور اگر اس غلط فہمی کا سبب مختصر المعانی صفحہ ۲۱۹ کی یہ عبارت ہے (فالانشاء ان لم یکن طلبًا کافعال المقاربۃ) ۔ تو اسکو یوں زائل فرما لیجیے کہ عبارت تقدیر مضاف پر محمول ہے ۔ اور مراد بعض افعال مقاربہ ہیں ۔ چنانچہ علامہ دسوقی علیہ الرحمۃ کے حاشیہ جلد اول صفحہ ۴۳۹ میں ہے (ای کبعض افعال المقاربۃ اذ الانشاء انما یظہر فی افعال الرجاء وھی عسٰی وحریٰ واخلولق ولا یظہر فی غیرھا من افعال الشروع والمقاربۃ)

(۱۱۵) صفحہ ۶۹ پر (قال بعضھم ان حرف النفی فیہ مطلقًا یفید معنی النفی) کی ترکیب میں (فیہ) کو ظرف مستقر کر کے (حرف النفی) سے حال قرار دیا ہے ۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے اور معنی عبارت نہ سمجھنے پر مبنی بلکہ یہ (یفید) کا ظرف لغو مقدم ہے ۔

(۱۱۶) اسی صفحہ پر (بل الاثبات باقٍ علی حالہ) کی ترکیب میں (باق) کو اسم فاعل تسلیم کر لینے کے باوجود اُسمیں ضمیر مستتر (ھُوَ) کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے ۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے ۔ کما مرّ غیر مرۃ ۔

(۱۱۷) صفحہ ۷۰ پر (وخبرہ یجیءُ فعلًا مضارعًا دائمًا بغیر اَنْ) کی ترکیب میں (بغیر اَنْ) کو (یجیء) سے متعلق قرار دیا ہے ۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے اور کوتاہی فہم پر مبنی ۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہو کر (فعلًا مضارعًا) کی صفت ہے ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (یجیء) سے متعلق کر گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں

(۱۱۸) اسی صفحہ پر (کربَ زیدٌ یخرج) کو جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے ۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے ۔ جملہ انشائیہ صرف وہ افعال مقاربہ ہوتے ہیں جنکی وضع رجاء کے لئے ہے اور وہ صرف وہی تین ہیں جو حاشیہ دسوقی علیہ الرحمۃ میں مذکور ہوئے مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی اسکو جملہ انشائیہ قرار دیا ہے جو قابلِ اتباع نہیں ۔

(۱۱۹) اسی صفحہ پر (مثل اوشك زید ان یجیٔ او یجیٔ) کی ترکیب میں (یجیٔ) کو (ان یجیٔ) پر معطوف قرار دیا ہے۔ اور (اوشك زید ان یجیٔ) کو جملہ انشائیہ۔ اقولُ۔ یہ دونوں غلط ہیں۔ بلکہ (یجیٔ) سے (اوشك زید) بقرینۂ سابق محذوف ہے۔ اور کُل کا (اوشك زید ان یجیٔ) پر عطف ہے۔ اور جملہ خبریہ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی (ان یجیٔ) پر معطوف قرار دیا ہے۔ اور جملہ کو انشائیہ۔ جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۲۰) صفحہ ۷۱ پر (وھٰذہٖ الثلٰثۃ مرادفۃ لکرب) کی ترکیب میں (مرادفۃ) کو اسم فاعل تسلیم کر لینے کے باوجود اسمیں ضمیر مستتر (ھی) کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔ اقولُ۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ فاعل ہوتا ہے۔ کَمَا بَیَّنَّاہُ غیر مرۃ۔

النوع الثانی عشر

(۱۲۱) صفحہ ۷۲ پر (نعم الرجل زیدٌ) کی ایک ترکیب بایں طور کی ہے۔ (نعم فعل مدح الرجل فاعل زید مخصوص بالمدح۔ فعل مدح اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ) اقولُ۔ یہ بولی غلط ہے۔ کوئی نحوی اس کا قائل نہیں نیز قول معتمد پر مجموعہ ایک جملہ اسمیہ ہے یا دو جملے۔ اوّل فعلیہ اور دوم اسمیہ جیسے کتاب میں مذکور ہے۔ اور ایک ترکیب یہ کہ (الرّجل) مبدل منہ اور (زید) بدل۔ اقولُ۔ یہ بھی غلط کیونکہ واجب ہے کہ بدل کی اقامت مبدل منہ کی جگہ صحیح ہو۔ اور یہاں پر نعم زید۔ کہنا درست نہیں کیونکہ نعم کا فاعل معرّف باللام ہوتا ہے۔ یا مضاف یا ضمیر مبہم ممیز بنکرہ۔ زید ان تینوں میں سے کوئی نہیں۔

(۱۲۲) اسی صفحہ پر (نعم الرجل زید) کی ایک ترکیب یہ کی ہے کہ نعم الرجل جملہ فعلیہ انشائیہ خبر مقدم اور زید مبتدائے مؤخر۔ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ اقولُ۔ یہ غلط ہے بلکہ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی جملہ اسمیہ انشائیہ فرما گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔ اگر باور نہ ہو تو ہم سے سُنئے محرم آفندی جلد دوم صفحہ ۲۱۹ میں ہے۔ (فعلی الوجہ الاول نعم الرجل زید جملۃ واحدۃ ای اسمیۃ خبریۃ مرکبۃ من المبتدا والجملۃ الفعلیۃ الانشائیۃ)

(۱۲۳) اسی صفحہ پر (نعم الرجل خیرہٗ مقدم علیہ) کی ترکیب میں (خیرہٗ) کو موصوف اور (مقدم علیہ) کو صفت قرار دیا ہے۔ اقولُ۔ یہ غلط ہے کیونکہ صفت تعریف میں موصوف کیساتھ مطابق نہیں۔ موصوف بوجہ اضافت معرفہ ہے اور صفت نکرہ۔

(۱۲۴) اسی صفحہ پر (او مرفوع بانّہٗ خبر مبتداہ محذوف) کی ترکیب میں (مرفوع) کو مبتدائے محذوف زید کی خبر قرار دیا ہے۔ اقولُ۔ یہ غلط۔ بلکہ (مرفوع) سابق پر معطوف ہے۔

(۱۲۵) اسی صفحہ پر (نعم الرجل ھُوَ زیدٌ) کی ترکیب میں (الرجل) کو مبدل منہ اور (ھُوَ زیدٌ) جملہ کو بدل قرار دیا ہے۔ اقولُ۔ یہ غلط ہے۔ ورنہ (نعم) کی اسناد (ھُوَ زید) جملہ کی طرف لازم آئے گی۔ کیونکہ جو فعل مبدل منہ کی طرف مسند ہوتا ہے۔ وہی بدل کی طرف۔ اور جملہ کی طرف اسناد بر قول صحیح باطل اسلئے کہ مسند الیہ ہونا اسم کا خاصہ ہے۔

(۱۲۶) اسی صفحہ پر (فیکون علی التقدیر الاوّل جملۃ واحدۃ وَعلی التّقدیر الثانی جملتین) کی ترکیب میں (علی التقدیر الثّانی) کو (یکون) محذوف سے متعلق قرار دیا اور (جملتین) کو اس محذوف کی خبر۔ اقولُ۔ یہ غلط ہے کہ تقدیر بدون مقتضی جائز نہیں۔ بلکہ (علی التقدیر الثانی) کا عطف (علی التقدیر الاوّل) پر ہے۔ اور (جملتین) کا (جملۃ واحدۃ) پر۔

(۱۲۷) صفحہ ۷۳ پر (وَقَدْ یحذف المخصوص اذا دل عَلَیْہِ قرینۃ) کی ترکیب میں (قد یحذف المخصوص) کو جزائے مقدم اور (اذا دَلّ عَلَیہ قرینۃ) کو شرط مؤخر قرار دیا ہے۔ اقولُ۔ یہ غلط ہے۔ یہاں پر (اذا) متضمن معنی شرط نہیں۔ بلکہ برائے ظرفیت محضہ۔ مابعد کی طرف مضاف ہے اور (یحذف) کا مفعول فیہ

(۱۲۸) صفحہ ۷۴ پر (نعم الرجل زید) اور دیگر امثلہ کی ترکیب میں (الرجل) اور (الرجلان) وغیرہ کو فاعل اور (زید) اور (الزیدان) وغیرہ کو مخصوص بالمدح قرار دے کر فرمایا کہ فعل مدح اپنے فاعل و مخصوص بالمدح سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ **اقول** یہ بولی غلط ہے کمامر۔ مخصوص بالمدح فعل کے معمولات یا متعلقات سے نہیں۔ حتی کہ اُس کیساتھ ترکیب میں ملانا درست ہو۔ مرفوعات منصوبات مجرورات معمول ہیں۔ اُن میں سے کسی کا نام نحویوں کے یہاں مخصوص بالمدح نہیں۔ پھر مخصوص بالمدح کہنے سے اعراب کیسے ظاہر ہوگا۔

(۱۲۹) صفحہ ۷۵ پر (وحکم المخصوص بالذم کحکم المخصوص بالمدح فی جمیع الاحکام المذکورۃ) کی ترکیب میں (حکم) ثانی کو مصدر قرار دے کر (فی) کو اُس سے متعلق کیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ یہاں پر (حکم) مصدری معنی میں نہیں ہے اور نہ (فی) اُس سے متعلق۔ بلکہ (الحکم) کے متعلق مقدر (ثابت) سے (فی) متعلق ہے۔

(۱۳۰) اسی صفحہ پر (بئس الرجل زید) اور بعض دیگر امثلہ کو جملہ اسمیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے بلکہ ایک جملہ ہونے کی تقدیر پر سب کے سب جملہ اسمیہ خبریہ ہیں۔ کمامر۔

(۱۳۱) صفحہ ۷۶ پر (اصل حبب) کی ترکیب میں لفظ (اصل) کو مصدر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط۔ ورنہ لازم آئے گا کہ (حبب) کا حمل درست نہو۔ کیونکہ مصدر پر بجز مرادف یا حصہ کسی دوسری چیز کا حمل صحیح نہیں۔ بلکہ یہ (اصل) بمعنی مایقابل الفرع ہے۔

(۱۳۲) صفحہ ۷۷ پر (اعرابہ کاعراب مخصوص نعم فی الوجہین المذکورین) کی ترکیب میں (اعراب) دوم کو مصدر قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ اُسی معنی میں ہے۔ جسکو علامہ ابن حاجب قدس سرہٗ کافیہ شریف میں باین الفاظ بیان فرماگئے ہیں۔ الاعراب ما اختلف آخرہ بہ۔ یہ اصطلاحی معنی ہیں۔ اور لغت میں حسب بیان امام سیوطی علیہ الرحمۃ دس معانی میں مستعمل ہوتا ہے (۱) الابانۃ جیسے اعرب الرجل حاجتہ اوعن حاجتہ۔ حدیث میں ہے والثیب تعرب عن نفسہا۔ (۲) الاجالۃ جیسے اعرب الدابۃ صاحبہا ای اجالہا۔ (۳) التحسین جیسے اعربت الشئ ای حسنتہ۔ (۴) التغییر جیسے اعرب اللہ المعدۃ ای غیرہا۔ (۵) ازالۃ الفساد جیسے اعربت الشئ ای ازلت عربہ ای فسادہ۔ (۶) تکلم بالعربیۃ جیسے اعرب زید ای تکلم بالعربیۃ (۷) صیرورۃ الخیل لعراب لاحد جیسے اعرب زید ای صارت لہ خیل عراب (۸) تکلم بالفحش جیسے اعرب زید ای تکلم بالفحش۔ (۹) تولد ولد عربی اللون لاحد جیسے اعرب زید ای تولد لہ ولد عربی اللون (۱۰) اعطاء العربون جیسے اعرب المشتری ای اعطی بعض الثمن۔ از (۶) تا (۱۰) معانی میں لازم ہے۔ اور بروقت عدم قرینہ صارفہ کتب علوم میں الفاظ اصطلاحی معانی پر محمول ہوتے ہیں۔ فتامل۔

(۱۳۳) صفحہ ۷۸ پر (حبذا رجلا زید) اور (حبذا راکبا زید) اور (حبذا زید رجلا) اور (حبذا زید راکبا) کی ترکیب میں (زید) کو ممیز اور (رجلا) کو تمیز اور (زید) کو ذوالحال اور (راکبا) کو حال قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے اور شئ لطیف کے فقدان پر دلیل روشن۔ ان تمام مثالوں میں (ذا) ممیز اور ذوالحال ہے۔ اگر یقین نہو تو ہم سے سُنئے۔ شرح جامی صفحہ ۳۶۵ میں ہے (وذوالحال ھو ذا لا زید لان زیدا مخصوص والمخصوص لا یجئ الا بعد تمام المدح والترکیب من تمامہ فالراکب حال من الفاعل لا عن المخصوص) ممیز کا ذکر نہیں فرمایا اسلئے ملا عبدالحکیم سیالکوٹی قدس سرہٗ تکملہ میں صفحہ ۵۲۹ پر فرماتے ہیں (لم یتعرض لبیان الممیز لظہورہ اذ لا ابہام فی المخصوص)۔

النوع الثالث عشر

(۱۳۴) صفحہ ۷۹ پر (وانما سمیت بہا) کی ترکیب میں (بہا) کو (سمیت) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ یہ (ما) زائدہ ہے جو فعل سے

متعلق نہیں ہوتی۔ کما مر

(۱۳۵) اسی صفحہ پر (ولا دخل فیہ للجوارح) کی ترکیب میں (و) کو عاطفہ قرار دیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے۔ بلکہ (و) حالیہ ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب نے بھی (و) کو عاطفہ فرمایا ہے اور (فیہ) کو (لائے نفی جنس) کی خبر اول اور (للجوارح) کو خبر ثانی۔ یہ بھی قابل اتباع نہیں بلکہ (فیہ) برائے (دخل) ظرف لغو ہے۔ وجہ ہماری ترکیب میں دیکھی جائے۔

(۱۳۶) صفحہ ۸۰ پر (لان بعضہا للشاک وبعضہا للیقین) کی ترکیب میں (بعضہا) ثانی کو (انّ) محذوف کا اسم اور (للیقین) کو اس محذوف کی خبر قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کہ تقدیر بلا مقتضی درست نہیں۔ بلکہ (بعضہا) ثانی کا عطف (بعضہا) اول پر ہے اور (للیقین) کا عطف (للشاک) پر۔

(۱۳۷) اسی صفحہ پر (وھی تدخل علی المبتداء والخبر) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (ھی) مبتدا۔ تدخل فعل مضارع معروف ھی ضمیر مستتر راجع ہے افعال قلوب کی طرف اس کا فاعل) **اقولُ** یہ غلط ہے بلکہ اس کا مرجع مبتدا ہے ورنہ جملۂ خبر کا عائد مبتدا سے خلو لازم آئے گا جو باطل ہے۔

(۱۳۸) اسی صفحہ پر (وھی سبعۃ ثلثۃ منہا للشاک وثلثۃ منہا للیقین وواحدۃ منہا مشترک بینہما) کی ترکیب میں (سبعۃ) کو مبدل منہ اور جملۂ (ثلثۃ منہا للشاک) کو بدل قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ بر قول صحیح مفرد سے جملہ من حیث الجملۃ بدل نہیں ہوتا۔ زمخشری۔ ابن مالک ابن جنی جواز کے قائل ہیں جن پر استشہاد میں ایک شعر اور ایک آیت پیش کی گئی ہے۔ شعر یہ ہے: الی اللہ اشکو بالمدینۃ حاجۃ ＋ وبالشام اخری کیف یلتقیان (حاجۃ واخری) مبدل منہ اور (کیف یلتقیان) جملہ بدل ہے۔ اور آیت یہ ہے ما یقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک ان ربک لذو مغفرۃ وذو عقاب الیم (ما) ثانیہ مبدل منہ اور (ان ربک الآیۃ) بدل۔ امام سیوطی علیہ الرحمۃ ہمع الہوامع جلد ثانی صفحہ ۱۲۸ میں استشہاد مذکور تحریر کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ (والجمہور لم یذکروا ذلک) جمہور نے جملہ کا مفرد سے بدل ہونا ذکر نہیں کیا۔ پھر استشہاد مذکور پر ابو حیان سے باین الفاظ رد نقل فرماتے ہیں (قال ابو حیان ولیس کیف یلتقیان بدلاً بل استینا فاً للاستبعاد ولکن ان ربک الآیۃ لئلا یودی الی اسناد الفعل الی الجملۃ وھو ممنوع) **اقولُ** اسی طرح شعر مذکور میں بدل قرار دینے سے جملہ کا مفعول بہ ہونا لازم آئے گا جو صحیح نہیں کہ مفعول بہ ہونا خاصہ اسم ہے۔ اسی واسطے قول اشمونی (ابدالہا من المفرد) پر حاشیۃ الصبان جلد سوم صفحہ ۱۰۱ میں فرمایا (انما صح ذلک لرجوع الجملۃ فی تقدیر الی المفرد کما فی التصریح) تو ثابت ہوا کہ جملہ من حیث الجملۃ بدل نہیں ہوتا۔ پس یہ جملے اس کی صفت ہیں۔ اور جملہائے ما بعد بھی باعتبار عطف اس کی صفت ہیں۔

(۱۳۹) صفحہ ۸۱ پر (وظننت اذا کان من الظنۃ بمعنی التھمۃ لم یقتض المفعول الثانی) کی ترکیب میں (ظننت) کو مبتدا اور (اذا کان من الظنۃ الخ) کو جملہ فعلیہ شرطیہ جزائیہ قرار دیکر اس کی خبر بنایا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط کہ دو اصطلاح میں خلط ہے کیونکہ زمخشری وغیرہ کی اصطلاح میں شرطیہ قسیم فعلیہ اور اسمیہ ہے تو ان کی اصطلاح پر ایک جملہ فعلیہ اور شرطیہ نہیں ہو سکتا۔ کہ قسیمین کا اجتماع باطل۔ اور زمخشری سے متقدمین نحویوں کی اصطلاح پر یہ جملہ فعلیہ ہے۔ ان کے نزدیک شرطیہ کسی جملہ کا نام نہیں۔ تو یوں کہنا واجب کہ جملہ فعلیہ یا شرطیہ ہو کر خبر۔ اور لفظ (جزائیہ) کا اضافہ دیوبندی بدعت ہے جس کے کوئی معنی نہیں۔

(۱۴۰) صفحہ ۸۲ پر (فانظر ماذا تری) کی ترکیب میں (ذا) کو بمعنی الذی اسم موصول قرار دیکر (تری) کو جملہ فعلیہ انشائیہ بنا کر صلہ قرار دیا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کہ صلہ جملہ انشائیہ نہیں ہوتا بلکہ خبریہ ہوتا ہے۔ اگر باور نہ ہو تو سنئے۔ ھدایۃ النحو صفحہ ۴۴ میں ہے (والصلۃ جملۃ خبریۃ)۔

(۱۴۱) صفحہ ۸۳ پر (لان مضمونہما معاً مفعول بہ فی الحقیقۃ) کی ترکیب میں (معاً) کو (مضمون) کا مفعول فیہ قرار دیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے اور سوء فہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ضمیر مضاف الیہ سے حال ہے۔ تفصیل کیلئے ہماری ترکیب دیکھئے اور یاد بھی رکھئے تاکہ آئندہ کام آئے۔ اسی صفحہ پر (زعمت اللہ غفوراً) کی ترکیب میں اپنی موروثی بے ادبی کا مظاہرہ بھی فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں۔ (زعمت فعل با فاعل اللہ مفعول اول) ہمارے اسلاف کرام کی تعبیر ایسے

مقامات میں یوں ہوتی ہے کہ اسم جلالت مفعول اول ۔

(۱۴۲) صفحہ ۸۴ پر (زید ظننت قائم) کی ترکیب میں (زید قائم) کو جملہ اسمیہ خبریہ کرکے (ظننت) کا مفعول بہ معنیً قرار دیا اور فرمایا (ظننت فعل قلب ضمیر أنا اُس کا فاعل فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ) اَقُولُ ۔ یہ دونوں غلط کہ مثال مذکور بطلان عمل کی ہے اور جب عمل باطل تو مفعول بہ کیسا۔ نیز جملہ مفعول بہ نہیں ہوتا کہ مفعول بہ ہونا خواص اسم سے ہے۔ کما مرّ ۔ پھر (ظننت) کا فاعل ضمیر أنا کہنا صرف میر یاد نہ ہونیکی دلیل ہے کیونکہ فاعل (تا) ضمیر بارز ہے (أنا) نہیں ۔ مذکورہ بالا تمام خرافات کا صدور (اسی (أنا) کا نتیجہ ہے جبتک آدمی میں (أنا) موجود ہے ہر مقام پر ٹھوکریں کھاتا رہے گا ۔

(۱۴۳) صفحہ ۸۵ پر (ان اعمالھا اولی علی تقدیر التوسط و ابطالھا علی تقدیر التأخر) کی ترکیب میں (ابطالھا) کو (انّ) محذوف کا اسم اور (علی تقدیر التأخر) کو اُسکی خبر قرار دیا ہے ۔ اَقُولُ ۔ یہ غلط ہے کہ تقدیر بدون ضرورت درست نہیں ۔ کما مرّ ۔

(۱۴۴) اسی صفحہ پر (اذا ارید الھمزۃ فی اول علمت و رأیت صارا متعدیین الی ثلثۃ مفاعیل) کی ترکیب میں (صارا) کے اندر ضمیر (ھما) مستتر بیان فرمائی ہے ۔ اَقُولُ ۔ یہ غلط اور صرف میر یاد نہ ہونے کی دلیل ہے ۔ اُس میں الف ضمیر بارز اسم ہے ۔

(۱۴۵) صفحہ ۸۶ پر (فمعنی المثال الاول حملت زیداً علی ان یعلم عمراً فاضلاً) کی ترکیب میں (حملت زیداً الخ) کو جملہ فعلیہ خبریہ کرکے خبر قرار دیا ہے ۔ اَقُولُ ۔ یہ غلط ہے ورنہ لازم آئے گا کہ جملہ خبر عائد مبتدا سے خالی ہو بلکہ یہ مراد اللفظ ہوکر خبر ہے ۔

(۱۴۶) صفحہ ۸۷ پر (اعلم انہ لا یجوز حذف المفعول الاول من المفاعیل الثلثۃ) کی ترکیب میں (من) کو (لا یجوز) سے متعلق قرار دیا ہے ۔ اَقُولُ ۔ یہ غلط ہے اور قصور فہم پر مبنی ۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہوکر (المفعول الاول) سے حال ہے ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی فعل مذکور سے متعلق کر گئے ہیں ۔ جو قابلِ اتباع نہیں ۔

(۱۴۷) اسی صفحہ پر (ولا یجوز حذف احدھما بدون الاخر کما مرّ) کی ترکیب میں (کما مرّ) کو (لا یجوز) سے متعلق کیا ہے ۔ اَقُولُ ۔ یہ غلط ہے کیونکہ کاف تشبیہ مذکور سے متعلق نہیں ہوا کرتا بلکہ اُسکا متعلق ہمیشہ مقدر ہوا کرتا ہے ۔ کما مرّ عن الفوائد الشافیہ ۔

العوامل القیاسیۃ

(۱۴۸) صفحہ ۸۸ پر (واما اذا کان متعدیا فینصب المفعول بہ) کی ترکیب میں (اذا کان متعدیا) کو شرط اور (فینصب المفعول بہ) کو جزا قرار دیا ہے ۔ اَقُولُ ۔ یہ غلط ہے بلکہ (اذا) ظرف مابعد کی طرف مضاف اور (فینصب) کا مفعول فیہ مقدم ہے اور (فینصب) نہ جزا جسکی شرط جو یا محذوف کما مرّ ۔

(۱۴۹) صفحہ ۸۹ پر (وھو اسم حدث اشتق منہ الفعل) کی ترکیب میں (حدث) کو موصوف اور (اشتق منہ الفعل) کو صفت قرار دیا ہے ۔ اَقُولُ ۔ یہ غلط ہے کہ فعل حدث سے مشتق نہیں ہوتا ۔ بلکہ اسم حدث سے مشتق ہوتا ہے ورنہ لازم آئے گا کہ اسم حدث جو مصدر ہے مشتق منہ نہ ہے ۔ پس وہ جملہ (اسم حدث) کی صفت ہے ۔

(۱۵۰) صفحہ ۹۰ پر (قال البصریون ان المصدر اصل و الفعل فرع) کی ترکیب میں (الفعل) کو (انّ) محذوف کا اسم اور (فرع) کو اُس محذوف کی خبر قرار دیا ہے ۔ اَقُولُ ۔ یہ غلط ہے ۔ کما مرّ بلکہ (الفعل) کا عطف (المصدر) پر ہے اور (فرع) کا (اصل) پر ۔

(۱۵۱) اسی صفحہ پر (قال الکوفیون ان الفعل اصل و المصدر فرع لاعلال المصدر باعلالہ وصحتہ بصحتہ) کی ترکیب میں (لاعلال) کو (قال) سے متعلق کیا ہے ۔ اَقُولُ ۔ یہ غلط ہے اور قصور فہم پر مبنی کیونکہ یہ اصالت فعل و فرعیت مصدر کی علت ہے ۔ قول با صالت فعل و فرعیت مصدر کی علت نہیں حتی کہ (قال) سے تعلق ہو ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب بھی (قال) سے متعلق فرما گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں ۔ اس سے پیشتر بھی (الاستقلال کو

(قال البصریون میں وقال) سے متعلق کیا ہے یہ بھی درست نہیں۔ دونوں مقام پر (انّ) کے اسم و خبر کی درمیانی نسبت سے متعلق ہے۔ ہماری ترکیب دیکھی جائے۔

(۱۵۲) صفحہ ۹۱ پر (ولا شک ان دلیل البصریین یدل علی اصالۃ المصدر مطلقا و دلیل الکوفیین یدل علی اصالۃ الفعل فی الاعلال) کی ترکیب میں (مطلقًا) کو (یدل) کی ضمیر فاعل سے حال قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ بلکہ (اصالۃ) سے حال ہے۔

(۱۵۳) اور (انّ دلیل البصریین الخ) کو جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ قرار دیا ہے۔ اور (دلیل الکوفیین الخ) کو جملہ اسمیہ خبریہ معطوف پھر دونوں کو ملا کر لائے نفی جنس کی خبر۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ اولًا اسلئے کہ (انّ دلیل البصریین الخ) جملہ نہیں کیونکہ (انّ) اپنے مدخول جملہ کو بتاویل مفرد کر دیتا ہے۔ ثانیًا اسلئے کہ دلیل الکوفیین الخ جملہ اسمیہ کا باعتبار عطف خبر لائے نفی جنس ہونا درست نہیں ورنہ جملہ خبر کا عائد اسم لا سے خلو لازم آئے گا صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھئے۔

(۱۵۴) صفحہ ۹۲ پر (فاکرم متکلما بالھمزۃ) کی ایک ترکیب میں (بالھمزۃ) کو ظرف مستقر کے ضمیر (متکلمًا) سے حال قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے اور شئ لطیف کے فقدان پر مبنی۔ کیونکہ لفظ (اکرم) متکلم نہیں متکلم تو لافظ ہوتا ہے بلکہ صیغہ متکلم ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب بھی اسکو جائز قرار دے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۵۵) اسی صفحہ پر (ولا قائل بہ احد) کی ترکیب میں (لا) کو نفی جنس کیلئے اور (قائل بہ) کو اسکا اسم اور (احد) کو اسکی خبر قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کیونکہ لائے نفی جنس خبر کی اسم سے نفی کرتا ہے نہ اسم کی خبر سے یہاں پر (قائل بہ) کی نفی (احد) سے ہے نہ (احد) کی (قائل بہ) سے۔ یہ لائے نفی جنس نہیں بلکہ لا برائے نفی ہے اور (قائل) مبتدا کی قسم ثانی جو مسند ہوتی ہے اور (احد) فاعل قائم مقام خبر۔ اور (قائل) مرفوع منون ہے۔ علاوہ ازیں اگر لا برائے نفی جنس ہو تو (قائلًا) منصوب منون ہونا چاہیئے کہ (قائل بہ) مشابہ بمضاف ہے۔ اور مانع تنوین مفقود حالانکہ رسم خط مساعد نہیں۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی اسکو لائے نفی جنس فرما گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۵۶) صفحہ ۹۳ پر (فزید فی المثالین مجرور لفظا لاضافۃ المصدر الیہ و مرفوع معنی لانہ فاعل) کی ترکیب میں (فی المثالین) کو (مجرور) کا متعلق مقدم قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے ورنہ تقدیم ما حقہ التاخیر یفید الحصر کے پیش نظر لازم آئیگا۔ کہ زید مذکورہ ہر دو مثال کے سوا کہیں لفظًا مجرور نہو جو بدیہی البطلان ہے۔ بلکہ (فی المثالین) ظرف مستقر ہو کر (زید) سے حال ہے۔

(۱۵۷) نیز (مجرور) اور (مرفوع) کو ممیز اور (لفظًا) اور (معنًی) کو تمیز قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کیونکہ تمیز ذات مذکورہ سے ہوتی ہے یا ذات مقدرۃ سے اول دو قسم میں منحصر ہے۔ (۱) مفرد مقدار جسکے پانچ اقسام ہیں۔ اول عدد جیسے عندی عشرون درھما دوم وزن جیسے عندی منوان سمنا۔ سوم کیل جیسے عندی قفیزان برا چہارم ذراع جیسے عندی ذراع ثوبا پنجم۔ مقیاس جیسے عندی ملؤہ عسلا (مجرور) اور (مرفوع) ان پانچوں میں سے کوئی بھی نہیں۔ (۲) مفرد غیر مقدار جسکی تعریف محرم آفندی جلد اول صفحہ ۳۹۲ بحوالہ رضی باین الفاظ بیان فرمائی ہے و غیر المقدار کل فرع حصل بالتفریع اسم خاص یلیہ اصلہ للبیان و یکون لذالک الفرع بعینہ اسم یصح اطلاقہ علی الاصل نحو خاتم حدید و باب ساج و ثوب خز اوان لم یتغیر تسمیۃ البعض بالتبعیض نحو قطعۃ ذھب و قلیل فضۃ لم یجز انتصاب الثانی علی التمییز الخ

یعنی مفرد غیر مقدار ہر وہ فرع ہے جس کیلئے تفریع سے ایسا اسم خاص حاصل ہوا جس سے متصلًا اس فرع کی اصل بیان کیواسطے مذکور ہو۔ اور اس فرع پر اصل کا اطلاق درست ہو جیسے خاتم حدید کہ انگوٹھی لوہے سے بنی۔ اور اس کیلئے اسم خاص حاصل ہوا یعنی خاتم جس سے اسکی اصل یعنی حدید بیان کیواسطے متصلًا مذکور ہے۔ اور جیسے باب ساج اور ثوب خز۔ اور اگر تفریع سے فرع کیلئے اسم خاص حاصل نہوا تو ثانی کا انتصاب بنا بر تمیز جائز نہیں جیسے قطعۃ ذھب کہ سونے کے ٹکڑے کو قطعہ کہتے ہیں جو اسم خاص نہیں اور جیسے قلیل فضۃ کہ چاندی کے چھوٹے سے ٹکڑے کو قلیل کہتے ہیں یہ بھی اسم خاص نہیں تو ان دونوں مثالوں میں (ذھب اور

فضۃ) مجرور باضافت ہونگے نظر بر اں لفظ

(مجرور) اور (مرفوع) مفرد غیر مقدار بھی نہیں۔ کیونکہ انکی اصل (لفظاً) اور (معنیً) نہیں۔ بلکہ (جرٌ) اور (رفعٌ) ہے۔ پس صحیح یہ کہ (لفظاً) اور (معنیً) ذات مقدرۃ سے تمیز ہیں جو نسبت کہلاتی ہے۔ یعنی نسبت (مجرور) اور نسبت (مرفوع) بسوئے ضمیر نائب فاعل ممیز ہے (لفظاً) اور (معنیً) اسکی تمیز۔ اس مقام پر ہم نے ایک اور ترکیب بیان کی ہے جسکو البشیر الکامل میں دیکھا جائے۔

(۱۵۸) اسی صفحہ پر (ویذکر المفعول منصوباً کالمثال المذکور) کی ترکیب میں (کالمثال) کو (یذکر) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کما مرّ غیر مرّۃٍ۔

(۱۵۹) صفحہ ۹۴ پر (عجبت من ضرب زید ای من ان یضرب زید) کی ترکیب میں (من ضرب زید) کو مفسّر اور (من ان یضرب زید) کو مفسِّر قرار دیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے کما مرّ۔ بلکہ یہ (ای تفسیر الجملۃ بالجملۃ کیلئے ہے۔ اور (ای) کے بعد (عجبت) بقرینۂ سابق محذوف ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی وہی ترکیب کی ہے جو لائق اتباع نہیں۔

(۱۶۰) صفحہ ۹۵ پر (لا یسأم الانسان من دعاء الخیر ای من دعائہ الخیر) کی ترکیب میں بھی جار مجرور یعنی (من دعاء الخیر) کو مفسّر اور (من دعائہ الخیر) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ بھی غلط۔ کما مرّ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی ایسا ہی قرار دیا ہے جو قابل اتباع نہیں

(۱۶۱) اسی صفحہ پر (واما فی مصدر الفعل اللازم فصورۃ واحدۃ) کی ترکیب میں (فی مصدر الفعل اللازم) کو (کائن) مقدر سے متعلق کرکے (کائن) کو خبر قائم مقام شرط قرار دیا ہے اور (فصورۃ واحدۃ) کو مبتدا قائم مقام جزا۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ جملہ اسمیہ جزا ہے۔ جس کی شرط وجوباً محذوف۔ کما مرّ۔

(۱۶۲) صفحہ ۹۶ پر (وھو یعمل عمل فعلہ کالمصدر) کی ترکیب میں (کالمصدر) کو (یعمل) سے متعلق کیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کہ کاف جار کا متعلق عبارت میں مذکور نہیں ہوتا۔ کما مرّ۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہوکر مبتدائے محذوف (ھو) کی خبر ہے جس کا مرجع عمل اسم فاعل۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (یعمل) سے متعلق قرار دے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۶۳) صفحہ ۹۷ پر (لیکمل مشابھتہ بالفعل المضارع) اور (لما کان مشابھاً بالفعل المضارع) کی ترکیب میں (با) کو (مشابہت) اور (مشابھاً) سے متعلق قرار دیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کہ حرف جار زائد متعلق نہیں ہوتا۔ کما مرّ غیر مرّۃٍ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی متعلق کر گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۶۴) اسی صفحہ پر (فیکون خبراً عنہ) کی ترکیب میں (عن) کو (یکون) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہوکر (خبراً) کی صفت ہے یا (خبراً) کا ظرف لغو۔ کما فی الفوائد الشافیہ صفحہ ۶۲۔

(۱۶۵) صفحہ ۹۸ پر (الضارب عمراً فی الدار) کی ترکیب میں (ضارب عمراً) کو جملہ فعلیہ خبریہ کرکے صلہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل وغیرہ صفات اپنے مرفوع سے ملکر جملہ نہیں ہوتے اسلئے کہ انمیں اسناد تام نہیں ہوتی بلکہ شبہ جملہ ہوتے ہیں۔ کا فیہ اور اسکی شرح غایۃ التحقیق بحث تمیز میں ہے۔ (او ما ضاھاھا) من المضاھاۃ وھی المشابھۃ ای فیما شابہ الجملۃ الفعلیۃ وھو اسم الفاعل نحو الحوض ممتلئ ماءً او اسم المفعول نحو الارض مفجرۃ عیوناً او الصفۃ المشبھۃ نحو زید حسن وجھاً او اسم التفضیل نحو زید افضل اباً فان ھذہ الصفات مع ضمائرھا لیست بجملۃ لکن یشابھہا لانھا منسوبۃ الی فاعلہا کما ان الفعل منسوب الی فاعلہ)

(۱۶۶) اسی صفحہ پر (فیکون حالاً عنہ) کی ترکیب میں (عن) کو (یکون) سے متعلق کیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے بلکہ (منبئاً) مقدر کا ظرف مستقر ہے اور (وہ) (حالاً) کی صفت۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (عن) کو (یکون) سے متعلق کر گئے ہیں جو لائق اتباع نہیں۔ وجہ یہ کہ (کون) کا صلہ (عن) نہیں آتا۔

(۱۶۷) صفحہ ۹۹ پر (بل یکون حینئذٍ مضافاً الی ما بعدہ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں کہ مضافاً (شبہ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر) **اقول** - یہ غلط ہے کہ شبہ فعل اپنے مرفوع سے مل کر جملہ نہیں ہوتا۔ بلکہ شبہ جملہ ہوتا ہے۔ کما مرّ آنفاً)

(۱۶۸) اسکے بعد (مررت بزیدٍ ضاربِ عمروٍ امس) کی ترکیب میں فرماتے ہیں جسکو اسم فاعل کے عمل نہ کرنے کی مثال میں پیش کیا گیا ہے (ضارب اسم فاعل اپنے فاعل ضمیر اور مضاف الیہ یعنی مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر صفت) **اقول** - یہ غلط ہے ورنہ (ضاربِ عمروٍ) کا زید کیلئے صفت ہونا درست نہ ہوگا وجہ یہ کہ اگر (عمرو) کو (ضارب) کا مفعول قرار دیں تو صورت مذکورہ میں صیغۂ صفت اپنے معمول کی طرف مضاف ہوگا۔ اور ایسے صیغے کی اضافت معنوی نہیں ہوتی بلکہ لفظی ہوتی ہے۔ کافیہ میں ہے (واللفظیۃ ان یکون المضاف صفۃ مضافۃ الی معمولھا) اور اضافت لفظی تعریف کا افادہ نہیں کرتی تو (ضاربِ عمروٍ نکرہ رہا۔ اور نکرہ کا صفتِ معرفہ واقع ہونا درست نہیں۔ نظر بر آں (عمرو) مضاف الیہ ہے مفعول بہ نہیں۔ اب (ضارب) کی اضافت اسکی طرف معنوی ہوگی جو تعریف کا افادہ کرتی ہے تو (ضاربِ عمروٍ) معرفہ ہوا اور (زید) کی صفت واقع ہونا درست ہو گیا۔ چونکہ اسم فاعل کا بمعنی حال یا استقبال ہونا مفعول میں عمل نصب کے لئے شرط ہے۔ فاعل کو رفع دینے کیلئے شرط نہیں۔ لہذا مثال مذکور میں (ضارب) مفعول بہ میں عامل نہیں کہ شرط مفقود ہے۔ اور اپنے فاعل (ضمیر) میں عامل ہے۔ کہ اسکی شرط (اعتماد) متحقق ہے۔ اور یہ عمل اضافت لفظیہ کیلئے موجب نہیں اسلئے کہ اضافت لفظیہ میں معمول کی طرف مضاف ہونا ضروری ہے اور یہ (ضارب) اپنے معمول فاعل کی طرف مضاف نہیں۔ (عمرو) کی طرف مضاف ہے مگر وہ معمول نہیں پس مضاف باضافت لفظی نہ ہوا۔

(۱۶۹) صفحہ ۱۰۰ پر (سواء کان بمعنی الماضی والحال اوالاستقبال) کی ترکیب میں (سواء) کو مبتدا اور (کان بمعنی الماضی الخ) کو جملہ خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ اس تقدیر پر جملہ خبر کا عائد مبتدا سے خلو لازم آتا ہے۔ اور صحیح یہ کہ (سواءٌ) خبر مقدم ہے اور (کان بمعنی الماضی الخ) بتاویل (کونہ بمعنی الماضی والحال اوالاستقبال) مبتدا مؤخر۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے (سواءٌ) کا مبتدا ہونا جائز قرار دیا ہے جو لائق اتباع نہیں۔

(۱۷۰) اسی صفحہ پر (اعلم ان اسم الفاعل الموضوع للمبالغۃ کضراب الخ) کی ترکیب میں (الموضوع) کی ضمیر نائب فاعل کو ذوالحال اور (کضراب الخ) کو ظرف مستقر کر کے حال قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے۔ ورنہ لازم آئیگا کہ آئندہ آنیوالا حکم انہیں چھ صیغوں کیساتھ مخصوص ہو جائے حالانکہ مبالغہ کے دیگر صیغوں کا بھی یہی حکم ہے جیسے صدیق اور فاروق وغیرہ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی اسکو حال اور ضمیر نائب فاعل کو ذوالحال قرار دیا ہے جو قابل اتباع نہیں صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھیے

(۱۷۱) صفحہ ۱۰۱ پر (الکنھم جعلوا ما فیھا من زیادۃ المعنی قائماً مقام ما زال من المشابھۃ اللفظیۃ) کی ترکیب میں (جعلوا) کے اندر ضمیر فاعل (ھم) مستتر بتائی اور (فیھا) کے متعلق مقدر (حصل) سے (من زیادۃ) کو متعلق بتایا اور (زال) سے (من المشابھۃ) کو متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ تینوں باتیں غلط۔ اول اسلئے کہ صرف میں یاد نہ ہونے پر مبنی ہے۔ (جعلوا) میں ضمیر فاعل مستتر نہیں۔ بلکہ واو ضمیر بارز فاعل ہے۔ صرف میر صفحہ ۹ میں ہے۔ (وواو در نصروا علامت جمع مذکر و ضمیر فاعل است) دوم اسلئے کہ (من زیادۃ المعنی) ظرف مستقر ہو کر (ما) سے حال ہے۔ سوم اسلئے کہ (من المشابھۃ) بھی ظرف مستقر ہو کر (ما) سے حال ہے۔ کیونکہ دونوں (من) برائے تبیین ہیں۔ اور (من) برائے تبیین ظرف مستقر ہو کر حال ہوا کرتا ہے اگر مبہم معرفہ ہو۔ اور اگر نکرہ ہے تو صفت۔

(۱۷۲) صفحہ ۱۰۲ پر (وشرط عملہ کونہ بمعنی الحال اوالاستقبال) کی ترکیب میں (کون) کو اسم و خبر سے ملا کر جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے کہ مصدر اپنے متعلقات سے مل کر نحویوں کے نزدیک شبہ جملہ بھی نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ جملہ۔ اسیواسطے علامہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ نے کافیہ (بحث تمیز) میں اسکی نسبت کو جملہ اور شبہ جملہ سے علیحدہ بایں طور ذکر فرمایا ہے (او فی اضافۃ مثل یعجبنی طیبہ اباً وابوۃ ودارا وعلماً) -

(۱۷۳) اسی صفحہ پر (واعتمادہ علی المبتدأ کما فی اسم الفاعل) کی ترکیب میں (فی) کو (اعتماد) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے کہ (کاف) ہمیشہ ظرف مستقر ہوتا ہے۔ کما مرّ غیر مرۃ۔ صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھیے اور یاد رکھیے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (اعتماد) سے متعلق فرما گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۷۴) صفحہ ۱۰۳ پر (مثل زید مضروب غلامہ کلان اوغداً) کی ترکیب میں (الآن) کو معطوف علیہ اور (غداً) کو معطوف قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے۔

بلکہ (غزاً) سے پہلے (زین مضروب غلامہ) بقرینۂ سابق محذوف ہے۔ اور یہ مجموعہ ماقبل پر معطوف۔ کیونکہ دو مثالیں مقصود ہیں۔ ایک اسم مفعول بمعنی حال کی اور دوسری اسم مفعول بمعنی استقبال کی مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (غزاً) کو (الآن) پر معطوف قرار دے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۷۵) اسی صفحہ پر (واذا انتفی فیہ احد الشرطین المذکورین ینتفی عملہ) کی ترکیب میں (اذا) کو حرف شرط تحریر فرمایا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط کیونکہ (اذا) حرف نہیں بلکہ اسم ہے۔ کما مرّ مرارًا۔

(۱۷۶) صفحہ ۴۹ پر (وہی مشابہۃ باسم الفاعل) کی ترکیب میں (با) کو (مشابہۃ) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ یہ (با) زائدہ ہے اور بائے زائدہ متعلق نہیں ہوتی۔ کما مرّ فیما سبق۔

(۱۷۷) اسی صفحہ پر (وفی کون کلٌ منہما وصفۃ) کی ترکیب میں (کون) کو جملہ اسمیہ خبریہ ٹھہرا کر مجرور قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے کہ مصدر شبہ جملہ بھی نہیں ہوتا چہ جائیکہ جملہ۔ اور لطف یہ ہے کہ پہلے (کون) کو جملہ فعلیہ قرار دیا تھا۔ اور یہاں پر اسمیہ۔ لیکن اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ جنتا راج ہے جو چاہے کہو۔

(۱۷۸) اسی صفحہ پر (مثل حسن حسنان حسنون حسنۃ حسنتان حسنات علی قیاس ضارب ضاربان ضاربون ضاربۃ ضاربتان ضاربات) کی ترکیب میں (حسن) کو معطوف علیہ اور باقی مادہ کو معطوفات قرار دیا ہے۔ اسی طرح (ضارب) کو معطوف علیہ اور باقی مادہ کو معطوف۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے اور ضعف بصر پر قوی برہان۔ جب حرف عطف ہی نہیں اور نہ اسکو محذوف بتایا تو معطوف علیہ اور معطوف کا یہ بے ہنگام نہیں تو کیا ہے صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھیے۔

(۱۷۹) صفحہ ۵۰ پر (فاما اشتراط الاعتماد فمعتبر فیہما الا ان الاعتماد علی الموصول لا یتاتی فیہما) کی ترکیب میں (اشتراط الاعتماد فمعتبر فیہما) جملہ کو مستثنیٰ منہ قرار دیا ہے اور (الا) کو حرف استثنا۔ اور (ان الاعتماد علی الموصول الخ) جملہ کو مستثنیٰ۔ **اقول**۔ یہ سب غلط۔ بقول شخصے انشا غلط۔ املا غلط۔ مضمون غلط۔ کیونکہ جملہ نہ مستثنیٰ منہ ہوتا ہے نہ مستثنیٰ۔ اسلئے کہ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ہونا اسم کا خاصہ ہے۔ اگر باور نہ ہو تو ہم سے سنئے۔ حاشیہ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی بر حاشیہ ملا عبد الغفور قدس سرہما صفحہ ۸۰ میں خواص اسم شمار کرتے ہوئے فرمایا (من جملتہا تاء التانیث المتحرکۃ ویاء النسبۃ وکونہ فاعلاً ومفعولاً وموصوفاً وذا حال وتمییزاً ومثنی ومجموعاً ومنادی ومصغراً ومکبراً ومنسوباً ومستثنی ومستثنی منہ ومرجعاً للضمیر بلا تاویل ومنصرفاً وغیر منصرف وابدال الاسم الصریح منہ والاخبار بہ مع مباشرۃ الفعل نحو کیف کنت القیام اذا خرجت والتنکیر والتعریف والتذکیر والتانیث) اور جب الا کے جملہ ماقبل اور جملہ مابعد کا مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ہونا باطل تو الا بھی برائے استثنا نہ رہا۔ بلکہ الا یہاں پر بمعنی (لکن) برائے استدراک ہے۔ اور (لکن) خواہ برائے عطف ہو خواہ برائے استدراک دونوں کا مابعد جملہ اصطلاحاً مستثنیٰ نہیں کہلاتا چنانچہ کافیہ میں مستثنیٰ متصل کی بیان کردہ تعریف کے بعد شرح جامی ص۱۰۲ میں (بالا واخواتہا) پر فرمایا (احترز بہ عن نحو جاءنی القوم لا زید وما جاءنی القوم لکن زید جاء) اس سے ظاہر ہوا کہ (لکن) عاطفہ کے مابعد جملہ کو مستثنیٰ نہیں کہتے۔ اور اسی عبارت کے بعد متصلاً محرم آفندی ص۲۰ میں ہے۔ (او بلکن الاستدراکیۃ نحو جاءنی القوم لکن زید لم یجئ) اس سے معلوم ہوا کہ (لکن) استدراکیہ کے مابعد جملہ کو بھی مستثنیٰ نہیں کہتے۔ علاوہ ازیں اس سے پیشتر مستثنیٰ کے اسم ہونے کی بایں طور تصریح فرمائی کہ تعریف مستثنیٰ متصل میں واقع (المخرج) کی تفسیر میں فرمایا (ای الاسم الذی اخرج) اور مستثنیٰ منقطع کی تعریف میں واقع (المذکور) کی تفسیر محرم آفندی صفحہ مذکور میں بایں طور فرمائی (ای الاسم الذی ذکر) اب روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا کہ مستثنیٰ متصل ہو یا منقطع دونوں اسم ہوتے ہیں۔ نظر برآں ذات شریف کا (الا) کو برائے استثنا قرار دیکر جملہ ماقبل کو مستثنیٰ منہ اور جملہ مابعد کو مستثنیٰ قرار دینا درست نہیں نیز مستثنیٰ منہ بھی اسم ہی ہوتا ہے کیونکہ وہ ایسے اسم سے عبارت ہے جسکے حکم افراد یا اجزا سے مستثنیٰ کو خارج کیا جاتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ (مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستثنا بہ ہوا) اس ارشاد کو از قبیل (کریلے اور نیم چڑھے) سمجھیے کیونکہ یہاں پر (الا) کے جملہ ماقبل اور جملہ مابعد کو مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ قرار دینا ہی درست نہ تھا اسپر مزید یہ کہ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ کو ملا کر جملہ بنا دیا جو غلط بر غلط کا مصداق بن گیا۔ کیونکہ جملہ بغیر اسناد متحقق نہیں ہوتا۔ اور مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ میں اسناد مفقود پھر دونوں ملکر جملہ کیسے ہو جائیں گے۔

(۱۸۰) صفحہ ۱۰۶ پر (قد یکون معمولها منصوبًا علی التشبیه بالمفعول فی المعرفة وعلی التمییز فی النکرة) کی ترکیب میں (فی المعرفة) کو (التشبیہ) سے متعلق قرار دیا ہے اور (فی النکرة) کو (التمییز) سے۔ **اقول** - یہ غلط ہے اور عدم فہم معنی پر مبنی۔ کیونکہ (فی) صلۂ تشبیہ وجہ شبہ پر داخل ہوتی ہے۔ اور (المعرفة) یہاں پر وجہ شبہ نہیں نیز (نکرہ) تمیز کیلئے ظرف نہیں بلکہ خود تمیز ہے تو (فی النکرة) کو (التمییز) سے متعلق قرار دینے پر ظرفیۃ الشیٔ لنفسہ لازم آئے گی۔ صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھئے۔

(۱۸۱) صفحہ ۱۰۷ پر (لاجل الاضافة) کو ترکیب میں (فیجر) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے۔ بلکہ (مجرورًا) کا ظرف لغو ہے۔

(۱۸۲) صفحہ ۱۰۸ پر (ان یکون فی آخرہ الخ) کی ترکیب میں (یکون فی آخرہ الخ) کو جملہ بنا کر معطوف علیہ قرار دیا اور (او یکون فی آخرہ مضافا الیہ) کو جملہ بنا کر معطوف بھر فرماتے ہیں۔ (معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور) **اقول** - یہ غلط ہے بلکہ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صلہ ہوگا۔ کیونکہ اول (یکون) سے پیشتر (ان) موصول حرفی موجود ہے۔

(۱۸۳) اسی صفحہ پر (علی انها تمییز له) کی ترکیب میں (له) کو (تمییز) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے بلکہ ظرف مستقر ہو کر اس کیلئے صفت ہے۔

(۱۸۴) صفحہ ۱۰۹ پر فیرفع منه الابهام) کی ترکیب میں (یرفع) کی ضمیر فاعل (هو) کا مرجع (النکرة) قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے کیونکہ راجع کی مرجع کیساتھ تانیث میں مطابقت نہیں بلکہ اس کا مرجع (تمییز) ہے جو بہ نسبت (النکرة) اقرب بھی ہے۔

(۱۸۵) صفحہ ۱۱۰ پر (احدهما العامل فی المبتداء والخبر وهو الابتداء) کی ترکیب میں (العامل فی المبتدأ والخبر) کو معطوف علیہ قرار دیا ہے اور (هو الابتداء) جملہ کو معطوف۔ **اقول** - یہ غلط ہے۔ بلکہ یہاں پر عطف جملہ بر جملہ ہے یعنی (هو الابتداء) جملہ (احدهما العامل) جملہ پر معطوف ہے۔

(۱۸۶) اسی صفحہ پر (وهو الابتداء ای خلو الاسم عن العوامل اللفظیة) کی ترکیب میں (الابتداء) کو مفسر اور (خلو الاسم الخ) کو مفسر قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے کیونکہ بعض نحویوں کی نہیں تو ایسی صورت میں (ای) کے ماقبل کو معطوف علیہ یا مبدل منہ قرار دیتے ہیں۔ اور مابعد کو عطف بیان یا بدل الکل۔ کما مر عن مغنی اللبیب فتذکر۔

(۱۸۷) صفحہ ۱۱۱ پر جو کتاب کا آخری صفحہ ہے (اذ یصح ان یقال الخ) کی ترکیب میں (یقال) کو جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیکر فرماتے ہیں (بتاویل مفرد ہو کر فاعل ہوا) **اقول** - یہ غلط ہے کہ تعبیرات کے مطابق نہیں وہ تو یوں کہتے ہیں کہ (یقال الخ) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ (ان) موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر فاعل۔

ناظرین مقام غور ہے کہ صفحہ ۶ سے ترکیب نحوی شروع ہو کر صفحہ ۱۱۱ پر ختم ہوئی۔ تو کتاب کے کل صفحات ترکیب صفحہ ۱۰۵ ہوئے جن میں (۱۸۷) غلطیاں ہیں اور وہ بھی موٹی موٹی جن کو دیکھ کر مبتدی بھی انگشت بدنداں رہ جائیں۔ کتاب کا کوئی صفحہ غلطی سے خالی نہیں۔ ہم نے کل اغلاط بالاستیعاب بیان نہیں کئے۔ ورنہ اغلاط کی تعداد کہیں سینکڑوں تک پہونچتی۔ یہ ہے دارالعلوم دیوبند میں درجہ علیا کے مدرس مولنا ظہور احمد صاحب کی نحو دانی۔ اسی دارالعلوم کے تین صدر مدرس مولنا محمود حسن صاحب مولنا انور شاہ صاحب۔ مولنا حسین احمد صاحب کی حدیث دانی کا نمونہ ہم اپنی کتاب البشیر القاری بشرح صحیح البخاری میں پیش کر چکے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایں خانہ ہمہ آفتاب است۔ اسی پر بعض ناعاقبت اندیش دیوبندی صاحبان بغلیں بجا بجا کر فرماتے ہیں کہ ہمنے علمی خدمات انجام دی ہیں۔ شروح لکھیں حواشی لکھے۔ ناظرین پر منکشف ہوگیا۔ کہ ان حضرات کے حواشی اور شروح کا یہ حال ہے کہ اسلاف و اخلاف سب کے سب بدترین اغلاط میں گرفتار ہیں۔ انہیں بخاری شریف پڑھنے اور برسہا برس تک پڑھانے کے باوجود اسکے پہلے باب کا سمجھنا نصیب ہوا۔ اور ان ذات شریف کو نحو کی ابتدائی کتاب شرح مائۃ عامل کی ترکیب آئی

آخر وجہ کیا

وجہ ہمنے البشیر القاری میں بیان کی ہے کہ دیوبندی اکابر اپنے مرشد برحق حقیقت آگاہ ولایت پناہ حضرت حاجی امداد اللہ شاہ قدس سرہٗ کی جناب میں بے ادبی اور گستاخی کیساتھ پیش آئے۔ اور اصاغر تا ایں دم اس بے ادبی اور گستاخی کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں نظر برآں دونوں پر راہ حق مسدود کردی گئی

کہ مرشد برحق کی بارگاہ میں اسارت ادب کا یہی انجام ہوتا ہے جیسے اسلاف یہود نے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بے ادبیاں کیں اور اخلاف انپر راضی ہے لہٰذا دونوں کا انجام ضلال بعید ہوا۔ کہ ہر رہ بٹے تو گمر دملانے گمر رہ ٹے نا ہشود + بیچارہ نمرکو ڈ ہے جو گمر دکو سمجھے اور۔

ہدایات برائے اساتذہ

(۱) طلبہ کو جبتک نحومیر کے مسائل زبانی یاد نہوں شرح مائۃ عامل ہرگز شروع نہ کرائیں۔ (۲) عبارت کا تجزیہ کرکے ہر ہر کلمہ کے متعلق سوال کریں کہ یہ اسم ہے یا فعل یا حرف۔ اگر اسم ہے تو اُس کی علامتوں میں سے کونسی علامت پائی جاتی ہے۔ اور اگر فعل ہے تو اُسکی علامتوں میں سے کونسی علامت پائی جاتی ہے۔ اور اگر حرف ہے تو اُسکی علامت بتاؤ۔ (۳) اگر اسم ہے تو معرب ہے یا مبنی۔ اگر معرب ہے تو باعتبار وجوہ اعراب معرب کی ۱۶ سولہ قسموں میں سے کونسی قسم ہے۔ نیز معرب ہونے کی تقدیر پر منصرف ہے یا غیر منصرف۔ اگر غیر منصرف ہے تو اسباب منع صرف میں سے کون کون سے سبب پائے جاتے ہیں نیز مفرد ہے یا مثنیٰ یا جمع اگر جمع ہے تو قلت یا کثرت۔ اور اگر مبنی ہو تو اسم غیر متمکن کی ۸ آٹھ قسموں میں سے کونسی قسم ہے۔ نیز مبنی کس چیز پر ہے حرف پر یا حرکت پر یا سکون پر۔ ملفوظ پر یا مقدر پر۔ نیز اگر اسم ہے تو عامل ہو یا غیر عامل۔ اگر عامل ہے تو ۱۱ گیارہ قسموں میں سے کونسا ہے۔ اور اُسکے شرائط عمل پائے جاتے ہیں یا نہیں۔ نیز مرفوع ہے یا منصوب یا مجرور۔ اگر مرفوع ہے تو مرفوعات میں سے کونسا مرفوع ہے۔ اور اگر منصوب ہے تو منصوبات میں سے کونسا منصوب۔ اور اگر مجرور ہے تو مجرورات میں سے کونسا مجرور۔ (۴) اور اگر فعل ہے تو معرب ہے یا مبنی اگر معرب ہے تو باعتبار وجوہ اعراب کونسی قسم ہے اور اگر مبنی ہے تو مبنی اصل ہے یا غیر اصل۔ اور کس پر مبنی ہے نیز عامل ہے تو کیا عمل کرتا ہے نیز لازم ہے یا متعدی۔ اگر متعدی ہے تو بیک مفعول یا بدو مفعول یا بسہ مفعول۔ اور اگر کوئی اسم یا فعل معمول ہے تو اُس کا عامل لفظی ہے یا معنوی۔ (۵) اور اگر حرف ہے تو عامل ہے یا غیر عامل۔ اگر عامل ہے تو حروف عاملہ کی کونسی قسم ہے اور کیا عمل کرتا ہے اور اگر غیر عامل ہے تو حروف غیر عاملہ کی کونسی قسم۔ نیز مبنی ہے تو کس پر

اسم منسوب

(۶) اُس اسم کو کہتے ہیں جسکے آخر یائے نسبت ہو۔ یہ بھی عمل کرتا ہے بعض نحوی اسم مفعول کی طرح عامل قرار دیتے ہیں اور بعض اسم فاعل کی طرح۔ بر تقدیر اول اس کا مرفوع نائب فاعل ہوتا ہے اور بر تقدیر دوم فاعل۔ الفوائد الشافیہ صفحہ ۳۴ پر زیر تعریف معدل لفظ (الاصلیۃ) کی ترکیب میں فرمایا اسم منسوب مفرد مؤنث و نائب الفاعل فیھا ھی راجع الی الصیغۃ) اس سے معلوم ہوا کہ اسم منسوب کا مرفوع نائب فاعل ہوتا ہے۔ تو یہ حضرات اسم منسوب کو بتاویل (منسوب) لیتے ہیں جو صیغہ اسم مفعول ہے۔ اور ھمع الھوامع صفحہ ۱۹۲/۲ میں اسم منسوب الیہ کی تغیر لفظی اور معنوی بیان کرنیکے بعد تغیر حکمی بایں طور بیان فرمائی۔ (وحکمی وھو رفعہ لما بعدہ علی الفاعلیۃ۔ کالصفۃ المشبھۃ نحو مررت برجل قرشی ابوہ کانک قلت منتسب الی قریش ابوہ ویطرد ذلک فیہ وان لم یکن مشتقا وان لم یرفع الظاھر رفع الضمیر المستکن فیہ کما یرفعہ اسم الفاعل المشتق۔ اس سے ظاہر ہوا کہ یہ حضرات اسم منسوب کو بتاویل (منتسب) لیتے ہیں جو صیغہ اسم فاعل ہے تو اُس کا مرفوع انکے نزدیک فاعل ہوتا ہے۔ بروقت ترکیب اسم منسوب کے عمل کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ کہ یہ خطائے فاحش ہے جسمیں آجکل طلبہ درکنار اساتذہ بھی مبتلا ہیں۔

صفات

(۷) جیسے اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ صفت مشبہ۔ اسم تفضیل کے عمل کو بروقت ترکیب نظر انداز نہ کریں۔ (۸) اسم فاعل اور اسم مفعول پر الف لام بمعنی اسم موصول اسوقت ہوتا ہے جبکہ یہ بمعنی حدوث ہوں۔ اور اگر بمعنی ثبوت ہیں تو بالاتفاق حرف تعریف ہوتا ہے۔ جب انکے معنی تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقید ہو کر ملحوظ ہوں تو بمعنی حدوث ہوتے ہیں۔ اور اگر تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ انکے معنی کی تقیید ملحوظ نہیں تو بمعنی ثبوت ہوتے ہیں۔ یہ چیز دریافت کرنے کیلئے مزید توجہ درکار ہوتی ہے کہ کہاں پر بمعنی حدوث ہیں اور کہاں پر بمعنے ثبوت (۹) تسمیہ میں واقع صفت مشبہ الرحمٰن والرحیم عامل ہیں اور یہ کتب نحو میں صفت مشبہ کی بیان کردہ ۱۸ اٹھارہ قسموں سے خارج جن میں بعض حسن اور بعض احسن اور بعض قبیح ہیں کیونکہ یہ ۱۸ اٹھارہ قسمیں اسوقت ہیں جبکہ صفت مشبہ اسم ظاہر میں عامل ہو۔ (۱۰) اسم تفضیل کا استعمال بوجوہ ثلثہ معرفہ اسوقت واجب ہے جبکہ معنی تفضیل پر باقی ہو ورنہ واجب نہیں جیسے لفظ (آخر) کہ نوع رابع میں وجوہ ثلثہ سے معریٰ کرکے استعمال کیا گیا ہے

اور تیرہویں نوع میں معرّف باللام عمل بہر صورت کرے گا تمّت ثلاث عشر کاملۃ

اِصلاحِ ضروری

(نحو مررتُ بزیدٍ ای الْتصق مروری بمکان یقرب منہ زید) اور یہ قسم آئندہ مقامات کی ترکیب میں قدرے فروگذاشت واقع ہوگئی ہے کاپیاں طبع ہو کر جم جانے کے باعث درستگی نہ ہوسکی - فروگذاشت یہ ہے کہ مررتُ بزیدٍ کو مراد اللفظ قرار دیکر مضاف الیہ بنادیا - اور الْتصق مروری الخ کو جملہ مفسرہ صحیح ترکیب یوں کیجائیگی کہ نحو مضاف (مررتُ بزیدٍ) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ (ای) حرف تفسیر (الْتصق مروری بمکان یقرب منہ زید) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل - معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے ملکر مضاف الیہ (نحو) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہٗ مقدر کی باقی معلوم پھر مررتُ بزیدٍ اور الْتصق مروری الخ کی بر تقدیر ارادہ معنی وہی ترکیب کیجائے جو کتاب میں مذکور ہے - وجہ یہ کہ (مررتُ بزیدٍ) نحو کا مضاف الیہ ہونے کے باعث مراد اللفظ ہی مراد المعنی نہیں اور نہ جملہ ہوگا اور لفظ نحو جملہ کی طرف مضاف نہیں ہوتا - اور جب مراد اللفظ ہے تو مفرد ہوا - اور جملہ مفرد کی تفسیر نہیں ہوتا - لہٰذا (الْتصق مروری الخ) بھی مراد اللفظ ہے تو یہ بھی مفرد ہوا - نظر بر آں (ای) تفسیر المفرد بالمفرد کیلئے ہے - اور ایسی صورت میں (ای) کا ماقبل معطوف علیہ یا مبدل منہ اور مابعد عطف بیان یا بدل الکل ہوتا ہے - کما مرّ عن مغنی اللبیب وغیرہ - اساتذہ کرام بر وقت درس اس چیز کا خیال رکھیں -

مائۃ عامل کے مصنّفؒ

شیخ عبد القاہر جرجانی ہیں جو از روئے اعتقاد معتزلی تھے اور فقہ میں امام شافعی علیہ الرحمۃ کے مقلد کتاب جمل انہیں کی تالیف ہے جسکو مجموعہ نحو میر میں شامل کر دیا گیا ہے ابو علی فارسی کی کتاب الایضاح کی شرح لکھی جو تیس جلدوں میں مکمل ہوئی - ۴۷۱ھ میں وفات پائی -

اور اُس کے شارح

عارف باللہ شیخ عبد الرحمٰن جامی قدس سرہ السامی ہیں کہ ثانی الدر المکنون لمحمد ماہ بن محمد الانور آپکا اصلی لقب عماد الدین اور مشہور نور الدین ہے - اور اشعار میں تخلص (جامی) بتاریخ ۲۳ شعبان المعظم ۸۱۷ھ خراسان کے ایک قصبہ میں پیدا ہوئے جس کا نام (جام) تھا اُسکی طرف نسبت سے اور اپنے والد ماجد شیخ الاسلام احمد جامی قدس سرہ السامی کے (جام) بمعنی پیالہ کی طرف نسبت سے آپکا تخلص (جامی) ہے قصبہ جام کی طرف نسبت کرنے پر (جامی) کے معنی ہونگے قصبہ جام کے رہنے والے اور جام شیخ الاسلام کی طرف نسبت کرنے پر (جامی) کے معنی ہونگے شیخ الاسلام کے جام سے فیض حاصل کرنیوالے چنانچہ خود آپنے ان دونوں نسبتوں کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ؎ مولدم جام و رشحۂ قلمم + جرعۂ جام شیخ الاسلامی ست + لاجرم در جریدۂ اشعار + بدو معنی تخلصم جامی است -

نسب شریف اور تحصیلِ علم

آپکے والدین کریمین دونوں امام محمد علیہ الرحمۃ کے نسل پاک سے ہیں جو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلمیذ خاص تھے اپنے والد ماجد شیخ الاسلام احمد جامی قدس سرہ السامی سے صرف و نحو کی تحصیل فرمائی پھر ہرات پہونچکر علامہ جنید علیہ الرحمۃ سے شرح مفتاح اور مطول پڑھی - پھر خواجہ علی سمرقندی علیہ الرحمۃ کے حلقہ درس میں حاضر ہوئے جو سید شریف جرجانی قدس سرہ النورانی کے باکمال شاگرد تھے پھر شیخ محمد جاجرمی علیہ الرحمۃ کے درس میں شریک ہوئے جو علامہ سعد الدین تفتازانی کے سلسلۂ تلامذہ سے تھے پھر قاضی روم وغیرہ فضلائے روزگار سے استفادہ کیا شرح مائۃ عامل کے علاوہ تصانیف کی تعداد ۴۵ ہے بعض تصانیف فارسی زبان میں ہیں اور بعض عربی زبان میں -

سلسلۂ بیعت

مخدوم الملۃ حضرت سعد الدین کاشغری قدس سرہٗ سے سلسلۂ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے اور خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہٗ سے بھی استفاضہ کیا -

وفات

جب عمر شریف اکیاسی ۸۱ سال کو پہونچی تو بتاریخ ۱۸ محرم الحرام ۸۹۸ھ بمقام ہرات وصال فرمایا۔ آیت کریمہ ومن دخله کان آمنا سے سن وفات نکلتا ہے جسکو بعض ادبا نے بایں طور نظم کیا ہے۔ جامی کہ بود بلبل جنت بشوق رفت + فی روضة مخلدة ارضها السماء + کلکِ قضا نوشت بدروازۂ بہشت۔ تاریخہ ومن دخله کان آمنا۔ اور مولنا آسی مدراسی علیہ الرحمۃ نے اس تاریخ کو خالص عربی زبان میں فرمادیا جامیُ الّذی حوی راح مجامنا + کالرّوح کان فی جسد المقبر کامنا + قد مات بالهرات وقد حل بالحرم + ارختهٗ ومن دخله کان آمنا +

بارگاہ نبوی میں مقبولیت

مخدوم معظم جناب خان بہادر بھیا شیخ بشیر الدین صاحب مرحوم نے اپنے اُستاد معظم حضرت مولنا عبد السمیع صاحب (بیدل) قدس سرہٗ سے نقل کرکے بیان فرمایا کہ ایک قصیدۂ نعتیہ تالیف کرکے بایں خیال روانہ ہوئے۔ کہ مدینہ منورہ حاضر ہوکر مواجۂ شریف میں عرض کرینگے جھومتے ہوئے جارہے تھے۔ عالم مستی طاری تھا۔ جب مدینہ منورہ سے قریب پہونچے تو محبوب خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صاحب سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ جامی آرہا ہے اُس سے کہدینا کہ قصیدہ کا یہ شعر یہاں پر نہ پڑھے۔ خواہم از شوق دست بوس تو بُرد + دست بیروں کن از یمانی برد + ورنہ اُسکی خاطر ہاتھ قبر سے باہر نکالنا پڑے گا جس سے فتنہ عظیم برپا ہونے کا خطرہ ہے۔ اللہ اکبر کبیرا۔ ایسی مقبولیت ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ۔ وہ قصیدہ بتمامہ یہ ہے۔

یا نبی اللہ السلام علیک
بسلام آمدم جوابم دہ
مہر روئے تو برد ہوش از من
زاری من شنو تکلّم کن
گرہند فتم طریقِ سُنّت تو
اے دل و دیدہ خاک نعلینت
اے خوش آں سرزمیں کہ منزلِ تست
پیش آں بارگاہ نورانی
دم بدم در معنیٔ سفتہ
یا رسول اللہ السلام علیک

انما الفوز والفلاح لدیک
مرہمے بردل خرابم نہ
بنما روئے خود ز بہر یمن
گریۂ من نگر تبسم کن
ہستم از عاصیان امت تو
رشتۂ جاں شراک نعلینت
یا برآں جا گذار محمل تست
شود بر خاکِ راہ پیشانی
خالی از لاف و دعوئ گفتہ
انما الفوز والفلاح لدیک

بس بود جاہ و احترام مرا
خواہم از شوق دست بوس تو بُرد
سوئیم افگن ز رحمتے نظرے
لب بجنباں پئے شفاعت من
رحم کن بر من و فقیری من
روئے مجنوں برآں زمیں اولیٰ
برگیاہے کز آں زمیں خیزد
رو درآں بارگاہِ حشمت و ناز
کے بود کہ میاں ممبر و قبر
کے بود با دلے ز غم رستہ

یک علیک از تو صد سلام مرا
دست بیروں کن از یمانی برد
باز کن بر رحم ز لطف و دے
منگر در گناہ و طاعت من
دست دہ بہرِ دستگیری من
کہ بود پائے ناقۂ لیلیٰ
ناقہ در جیب و یاسمین بیزد
پیش سینہ نہادہ دست نیاز
کردہ صد چاک جیب و خرقۂ صبر
جامی احرام آں حرم بستہ

ادب

ہمارے اُستاذ معظم حضرت مولنا عبد الحی صاحب افغانی قدس سرہ النورانی - - - - نے واقعۂ ذیل بیان فرمایا جو دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف میں درجۂ معقولات کے مدرس علیٰ تھے کہ ایکمرتبہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو کھانا پینا بایں خیال ترک کردیا کہ کھانے پینے سے پاخانے پیشاب کی حاجت ہوگی مبادا جس مقام پر قضائے حاجت کی جائے وہاں پر پائے اقدس پڑا ہو کہ یہ نظر عشاق بین بے ادبی ہے۔ لیکن شرعی حکم نہیں بلکہ اپنے اپنے ظرف کے مطابق امکانی ادب ہے جیسے میرٹھ کے ایک مشہور رئیس محترم جناب منشی صادق حسین صاحب عرف چاند میاں مرحوم نے بیان فرمایا کہ ہمارے والد ماجد نے ہمیں ہدایت کی تھی کہ شکار کو جاؤ تو گدھ کو نہ مارنا کیونکہ اسکی عمر ہزار سال سے بھی زائد ہوتی ہے جس گدھ کو تم مارو شاید اُس نے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہو ایسے گدھ کو مارنا شانِ ادب سے بعید ہے۔ الغرض کچھ دن قیام کرنیکے بعد مزار اقدس پر حاضر ہوکر طالب اجازت ہوتے ہوئے عرض کیا بسفری روم چہ فرمائی۔ تو قبر انور سے جواب آیا بسلامت روی وباز آئی۔ یہ جواب سنکر سراپا مسرت بن گئے کہ اس جواب میں دوبارہ حاضری نصیب ہونے کا مژدہ ہے چنانچہ دوبارہ حاضر ہوئے اور حسب معمول سابق قیام کیا پھر کچھ عرصہ کے بعد سلام رخصت کیلئے حاضر ہوئے اور سابق کی طرح عرض کیا بسفری روم چہ فرمائی۔ اس بار قبر انور سے جواب آیا تو اشکبار ہوگئے کہ جواب نہ آنا اس بات کی دلیل ہے کہ آئندہ حاضری نصیب نہ ہوگی چنانچہ واپسی پر واصل بحق ہوگئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ وافاض علینا من فیوضہ الساطعۃ فی الدنیا والآخرۃ۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ ونور عرشہ سیدنا ومولانا لا ماوانا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین +

فقیر سید غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی اندرکوٹ میرٹھ ۲۶-۳۰/۱۲ھ چہارشنبہ ۶۰ھ

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

عکس طبع قدیم